علمائے اہل سنت والجماعت کیجانب سے

حق و صداقت کا

فیصلہ

شمشیر صداقت

حصہ اوّل، دوئم اور سوئم

مع فتویٰ و جواب فتویٰ

مرتبہ

فضل احمد نقشبندی مجددی مظہری

Maqbool Ahmed book Seller
Near [illegible] Bazar Old Anarkali
LAHORE.

کیا فرماتے ہیں؟

مولانا احتشام الحق صاحب

و

مفتی محمد شفیع صاحب

اصل فتوی کا فوٹو

ملاحظہ فرمایئے

اور

کیا جواب دیتے ہیں

ہمارے علماء اہل سنت والجماعت

وہ اطمینان قلب کے ساتھ پڑھیئے اور حق و صداقت کا فیصلہ کیجئے

فضل احمد نقشبندی

[illegible] کہ فرماتے ہیں علماء دین [illegible] میں جھگڑا ہوا

[illegible] علماء دین [illegible] اہل سنت [illegible] حرام شے [illegible] شراب کے سمجھا

[illegible] کہ حسین کے نام کا شربت بھی حرام ہے [illegible]

[illegible] کی بابت حضرت مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

[illegible] جلد ۳ میں فرمایا ہے محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام [illegible] شربت

[illegible] سبیل لگانا [illegible] شربت پلانا [illegible]

[illegible] اگرچہ [illegible] ثواب صحیح ہو [illegible] (خلاصہ)

[illegible] روافض کی وجہ سے حرام ہے

[illegible] اور [illegible] سب شیعہ سنی [illegible]

[illegible] نے کہا سبیل اور شربت امام حسین علیہ السلام [illegible]

[illegible] استغفر اللہ تم ایسی بیہودہ بات کہتے ہو [illegible] محرم میں آتی

[illegible] دونوں میں [illegible] والوں نے یہ طے کیا ہے کہ اگر مولوی احتشام الحق صاحب

اور مفتی محمد شفیع صاحب اور [illegible] خطیب اور مولوی عبد [illegible] صاحب [illegible]

تو مان لیا [illegible] کراچی میں سب سے بڑے عالم ہیں [illegible] جواب [illegible]

عنایت فرمائیں۔ کراچی [illegible]

[illegible] Ahmed Book Seller
No 81, Rissala Bazar Old Anarkali
LAHORE.

الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب صحیح

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ محرم عاشورہ اور
عید الوداع میں جھگڑا ہوا محمد عارف نے یہ کہا کہ حسین کے نام کا شربت
بھی حرام مثل پیشاب کے سمجھتا ہوں کیونکہ وہ غیر اللہ کیلئے ہے اسکی دلیل
حضرت مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاوی رشیدیہ جلد ۳
میں فرمایا ہے محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات
صحیح ہو یا سبیل لگانا دودھ پلانا شربت پلانا چندہ سبیل شربت
میں دینا نا درست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے [illegible]
عید الوداع ذکر سبیل اور شربت امام حسین علیہ السلام سب شیعہ سنی
ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں استغفر اللہ ہم ایسی بیہودہ بات سنتے ہوئے تو
شرم نہیں آتی جب جھگڑا دونوں میں بڑھا تو محلہ والوں نے یہ طے کیا ہے
کہ اگر مولوی احتشام الحق صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب اور محمد عتیق صاحب خطیب
اور مولوی عبد الکبار صاحب فرمادیں گے تو مان لینا ہوگا کیونکہ کراچی میں سب سے بڑے یہی
عالم ہیں براہ کرم جواب مدلل عنایت فرمائیں

کراچی نمبر ۲

جواب

ہو المرقوم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا شربت یا دوسرے کسی نام کی سبیل لگانا عوام جہلاء کا
مقصد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی و رضا حاصل کرنا اور انکا تقرب حاصل کرنا مقصود ہوتا
ہے اس لئے ایسے شربت اور ایسی سبیل کا پانی حرام ہونا ظاہر ہے اور آیۃ وجعلوا للہ مما ذرأ
من الحرث والانعام نصیبا فقالوا ہذا للہ بزعمہم وہذا لشرکائنا اسکی حرمت پر دال ہے جس طرح
کسی کے نام پر ذبح میں لغیر اللہ مقصود ہو کر تو لوگوں کے چھینٹے یا نام منسوب اپنے دیوتاؤں کے رکھتے
ہیں اسکا پانی مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ہے بعینہ یہی حکم شربت حسین و سبیل حسین کا ہے واللہ اعلم

کتبہ
ابو القاسم محمد عبد الرحمن

الجواب صحیح
احتشام الحق تھانوی

دارالافتاء

۱۰-۶-۵۰

فہرست جوابات و فتویٰ

علماءِ اہلِ سنت

جوابات

سلسلہ نمبر	اسم گرامی علماء	مقام	صفحہ
۱	جناب مولانا مفتی مظفر احمد صاحب دہلوی	کراچی	۴
۲	〃 مولانا سید ناصر جلالی صاحب	〃	۱۱
۳	〃 مولانا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی	مراد آباد	۱۵
۴	〃 علامہ محمد بشیر صاحب سیالکوٹی مدیر ماہنامہ طیبہ	سیالکوٹ	۲۲
۵	〃 علامہ مفتی محمد صاحبداد صاحب	کراچی	۲۴
۶	〃 علامہ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ صاحب خطیب جامع مسجد فتحپوری	دہلی	۲۶
۷	〃 مولانا مفتی محمد مشرف احمد صاحب نائب مفتی 〃 〃	〃	۴۱
۸	〃 مولانا سید محمد افضل حسین صاحب	بریلی	۴۴
۹	〃 مولانا مفتی اعظم ہند مصطفےٰ رضا خانصاحب بریلی	〃	۴۹
۱۰	〃 مولانا شاہ ضیاء القادری صاحب بدایونی	کراچی	۵۳
۱۱	〃 شاہ سید فضل حسین شاہ خطیب مسجد باغیچہ	〃	۵۶
۱۲	〃 مولانا عبدالحامد صاحب صدر جمعیۃ العلماء پاکستان	〃	۶۱
۱۳	〃 مولانا رفعت علی صاحب	〃	۶۳

۱۴	جناب مولانا شاہ فیض احمد صاحب	پاک پٹن شریف	۶۵
۱۵	" مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب	گڑھیلین	۶۷
۱۶	" مولانا مختار خاں صاحب اختر	گجرات	۶۹
۱۷	" مولانا محمد حشمت علی صاحب لکھنوی	پیلی بھیت	۷۵
۱۸	" مولانا ابو طاہر صاحب داناپوری	بمبئی	۸۱
۱۹	" مولانا محمود صاحب	"	۸۹
۲۰	" مولانا مفتی قمر الدین احمد صاحب	آگرہ	۹۱
۲۱	" شیخ الحدیث مفسر اعظم مولانا شاہ عبد العزیز صاحب	اعظم گڈھ	۹۳
۲۲	" مولانا مفتی عبد الحفیظ صاحب حقانی	آگرہ	۹۷
۲۳	" مولانا مفتی محمد اجمل صاحب	سنبھل	۱۱۱
	حصہ دوئم		
۲۴	" مولانا ظہور الحسن درس		۱۲۳
۲۵	" مولانا عبد الباقی ہمایوں		۱۳۹
۲۶	حصہ سوئم (شربت حسین رضا)		
۲۷	جناب مولانا تاج محمد آریجوی		۱۴۱
۲۸	عذرِ گناہ بد تر از گناہ		۱۶۳
۲۹	الجواب :- مولانا عبد النبی اکبر آبادی		۱۶۸
۳۰	مختصر عقائد علماء دیوبند		۱۷۶

تصدیقات

نمبر سلسلہ	اسماء گرامی علماء	مقام	صفحہ
۱	جناب مولانا سید حامد جلالی صاحب عالم فتحپوری	دہلی	۱۰
۲	" مولانا غلام محی الدین صاحب نعیمی	مرادآباد	۱۰
۳	" حکیم تحمل حسین خاں صاحب فتحپوری	کراچی	۱۱
۴	" مفتی مرشد علی صاحب سابق مفتی اعظم ریاست پٹیالہ	حیدرآباد	۱۱
۵	" مولانا شاہ احمد نورانی صاحب	میرٹھ	۱۲
۶	" مولانا ناصر خلیق صاحب		۱۲
۷	" قاضی مفتی زین العابدین صاحب	کراچی	۱۲
۸	" مولانا احمد حسین صاحب	گجرات	۱۲
۹	" مولانا عبد الرحمٰن صاحب خطیب مسجد نگرانی	کراچی	۱۲
۱۰	" مولانا عبد المتین صاحب	"	۱۳
۱۱	" مولانا شمس الضحیٰ صاحب	"	۱۳
۱۲	" مولانا مفتی ظفر احمد صاحب نعمانی	"	۱۴
۱۳	" مولانا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی	مرادآباد	۱۵
۱۴	" مولانا فضل حق صاحب داناپوری	"	۲۰
۱۵	" علامہ محمد عارف اللہ صاحب مدیر ماہنامہ سالک	راولپنڈی	۲۱
۱۶	" مولانا محمود احمد رضوی مدیر رضوان لاہور	لاہور	۲۳
۱۷	" مولانا اسیر احمد صاحب	جودھپور	۲۳

۱۸	جناب مولانا مفتی غلام قادر صاحب	کراچی	۴۹
۱۹	″ مولانا مشرف احمد صاحب دہلوی	دہلی	۴۱
۲۰	″ مولانا سید طاہر اشرف صاحب (اشرف الجیلانی)	کراچی	۵۰
۲۱	″ مولانا صوفی حافظ غلام رسول صاحب	″	۵۱
۲۲	″ مولانا مسعود احمد صاحب	″	۵۲
۲۳	″ مولانا سید حیدر حسین صاحب سیالکوٹی	″	۵۹
۲۴	″ مولانا محمد عالم صاحب سرگودھا	″	۶۰
۲۵	″ قبلہ میاں صاحب میاں علی محمد صاحب سجادہ نشین بسی شریف	بسی شریف	۶۷
۲۶	″ مولانا محمد ابراہیم صاحب الیاسینی مفتی اعظم سندھ و بلوچستان	بلوچستان	۶۸
۲۷	″ مولانا عبد الضیاء محمد وجیہ الدین صاحب قادری ضیائی بانی غازی پوری	پیلی بھیت	۸۰
۲۸	″ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب	″	۸۱
۲۹	″ ابو الظفر صاحب محب الرضا صاحب	بمبئی	۸۸
۳۰	″ محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی	″	۸۸
۳۱	″ محمد الیاس صاحب نوری مدرس	″	۸۸

مولوی احتشام الحق و مولوی محمد شفیع صاحبان و غیرہم وہابیہ دیوبندیہ

کے غلط فتووں کا بطلان اور علمائے اہل سنت والجماعت کیجانب سے

حق و صداقت کا

اعلان

الموسوم بہ

شمشیر صداقت

سنہ ۱۳۷۵

Maqbool Ahmed book Seller
No 21 Risala Bazar Old Anarkali
LAHORE.

اسمیں بتایا گیا ہے کہ وہابیہ دیوبندیہ محرم میں سبیل
کے شربت کو پیشاب سے تشبیہ دیتے ہیں اور علمائے
مذکورین اسکی حمایت کرتے ہیں۔ علمائے اہل سنت کی
جانب سے اسکا دندان شکن و مدلل جواب ملاحظہ ہو!

مرتبہ

فضل احمد نقشبندی مجددی مظہری!

قیمت عہ؍

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ محمد عارفین اور عبد التواب میں جھگڑا ہوا محمد عارفین نے یہ کہا کہ حسین کے نام کا شربت میں حرام مثل پیشاب کے سمجھتا ہوں کیونکہ وہ غیر اللہ کیلئے ہے اسی کو حضرت مولٰنا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاوی رشیدیہ جلد ۳ میں فرمایا ہے محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا۔ اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا۔ دودھ پلانا۔ شربت پلانا چندہ سبیل شربت میں دینا نادرست تشبہ بروافض کی وجہ سے حرام ہے۔ **خلاصہ**

عبد التواب نے کہا سبیل اور شربت امام حسین علیہ السلام سب شیعہ سنی ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں استغفر اللہ تم ایسی بیہودہ بات کہتے ہو تم کو شرم نہیں آتی جب جھگڑا دونوں میں بڑھا تو محلہ والوں نے یہ طے کیا ہے کہ اگر مولوی احتشام الحق صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب اور محمد متین صاحب خطیب اور مولوی عبد الجبار صاحب فرمادینگے تو مان لینا اسلئے کہ کراچی میں سب سے بڑے یہی عالم ہیں۔ براہ کرم جواب

ممدلل عنایت فرمائیں۔ کراچی کھڈا۔

عنایت اللہ کراچی
۶-۹-۵۴

۷۸۶

جواب ....(مولانا احتشام الحق)

ہو الموفق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا شربت یا انکے نام کی سبیل رکھنا اس سے عوام جہلا کا مقصد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی و رضا ہوتی ہے اور ان کا تقرب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے اسلئے ایسے شربت اور ایسے سبیل کا پانی حرام و ناجائز اور آیۃ وجعلوا للہ مما ذراء من الحرث والانعام نصیبا فقالوا ھذا للہ بزعمھم و ھذا لشرکائنا آیۃ اس کی حرمت پر دال ہے جس طرح گرمی کے زمانے میں بعض ہندو رہ گذر پر لوگوں کے پینے کے لئے پانی بنام دیوتاؤں کے رکھتے ہیں اس کا پانی مسلمانوں کے لئے جائز نہیں بعینہ یہی حکم شربت حسین و سبیل حسین کا واللہ اعلم

کتبہ ابو القاسم محمد صلاح الدین عفی عنہ

الجواب صحیح
بندہ احتشام الحق تھانوی
۶ ۱/۷۴ ھ

جیکب لائن کراچی
مہر دار الافتاء
حرسہ اللہ فیہ

الجواب ...... (مولانا محمد شفیع)

ماہ محرم میں سوگ و تعزیہ برداری و شربت سازی اور دیگر انہی سے متعلقہ جو امور عام طور سے رائج ہیں سب بدعت ہیں شرع میں نہ صرف یہ کہ انکی کوئی اصل نہیں بلکہ ممانعت ہے واللہ اعلم۔

الجواب صحیح
محمد مظہر بقا عفی عنہ
۹ ۱/۴ ھ

مہر

بندہ محمد شفیع عفی عنہ

حضرت مولٰنا مفتی مظفر احمد صاحب دہلوی کراچی

ھوالمسدد

مجیب و مصحح اول کے جواب سے یہ چند امور مقتبس ہوتے ہیں

(۱) حضرت حسینؓ کی خوشنودی و رضا لازم آتی ہے۔ حالانکہ اس کا عدم مشروع ہے یعنی انسے بغض و عداوت چاہیئے جو عین ایمان ہے یا انسے کوئی علاقہ نہ ہو۔

(۲) اور ان کا تقرب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ مخصوص باری تعالیٰ ہے۔ لہٰذا شربت یا سبیل والا مشرک ہوا۔ چونکہ اس نے سبیل سے تقرب امام حسینؓ حاصل کیا۔

(۳) شربت و سبیل مشرکین کی طرح فعل شرک ہے فقالوا ھٰذا

لِلّٰہِ بزعمہم اور جو فعل شرک کرے وہ مشرک لہٰذا سبیل لگانے والا مشرک ہوا۔

(۴) گرمی کے موسم میں بعض ہنود اپنے دیوتاؤں کے نام پر پیاؤ لگاتے ہیں بعینہٖ یہی حکم شربت وسبیل حسنین کا ہے۔ یعنی سبیل لگانے والے حسنین علیہ السلام دیوتا مانتے ہیں۔ سبحان کیا فہم فراست ہے۔

(جواب (۱) مجیب اول صاحب و مصحح کے سینہ میں جو حسنینؑ کیجانب سے حسد و بغض و عداوت کی آگ شعلہ زن ہے وہ انکی زبان و قلم سے ظاہر ہے اہل علم و مسلمان اسکو سمجھیں۔ مولی تعالیٰ انکے شر سے ہر مسلمان مومن کو محفوظ رکھے۔ بیشک حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی سبیل یا دیگر اشیار ایصال ثواب سے حضرت حسنین علیہما السلام کی مسلمانوں کو خوشنودی و رضا ہی مقصود ہوتی ہے بقولہ تعالیٰ یرزقون فرحین یہ عین ثواب ہے۔ بقولہ تعالیٰ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ سے تمام مسلمانوں پر اہل بیت کی محبت عزت و حرمت فرض کردی اور اہانت حرام محبت کا تقاضا ہے۔ دامے درمے سخنے قدمے انکی خدمت کیجانب انکی توہین سے بچے تاکہ ازدیاد محبت کا سبب ہو اور دوسرے یہ متفقہ اہل سنت کا مسئلہ ہے کہ عبادت مالی و بدنی و قولی یعنی استغفار وغیرہ کا ثواب میت کو پہنچتا تیسرے جو چیز جب موہوب لہ کو دیجائے خواہ وہ زندہ ہو یا متوفی تو اس سے موہوب لہ خوش ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ زندہ کو بعینہ وہ چیز ملتی ہے اور متوفی کو اسکا ثواب ملتا ہے جس سے وہ خوش ہوتے ہیں بقولہ تعالیٰ یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ مظاہر حق میں حمادؒ سے نقل کیا ہے کہ وہ کسی قبرستان میں سو گئے رات کو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ تمام اہل قبور حلقے حلقے بنا کے بیٹھے ہیں۔ کہا کہ

کیا قیامت آگئی۔ جواب ملا نہیں بلکہ ہمارے ایک بھائی نے قل ھو اللہ احد
کا ہمکو ثواب بخشا ہے اس کا ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں غرض یہ
فعل مسلمانوں کا مستحسن ہے نہ کہ شرک اور کیا مجیب دل درحم صاحب کو یا ان کے
مدرسہ کیلئے کوئی شخص انکی خوشنودی و رضا کیلئے روپے اشرفیاں یا دیگر شے دے یا وہ
خود اپنی محبوبہ بیوی یا بچوں یا عزیزوں کو انکی خوشنودی و رضا کیلئے (جو شرعاً جائز
ہے) دیں تو حضور والا ..... خود بدولت اپنے اس فتوے کی رو سے کون ہوئے
اور کیا کبھی آپ کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا ہے یا نہیں اور کیا خود آپنے اپنی اہلیہ
و بچوں کی خوشنودی و رضا جوئی کی ہے یا نہیں اگر کی ہے تو آپ کون ٹھہرے
(۲) تقرب یعنی عبادت کا الزام مسلمانوں پر بہتان عظیم ہے۔ وہ کونسا مسلمان
ہے جو حضرات حسنین علیہ السلام کو معبود یا خدا تعالیٰ کا شریک سہیم خیال کرتا ہو۔
(۳) خدا کے لئے کوئی ایک مسلمان تو ایسا دکھا دیں جو یہ کہتا ہو یہ سبیل
تو اللہ کیلئے ہے اور یہ سبیل ہمارے شرکائے معبود حسین کے لئے جب ہی
تو آیتہ کا مصداق بنکر مشرک بن سکتا ہے ورنہ وہ عقل کا دشمن ہے جو فعل
مسلم جائز و مستحسن کو فعل شرک بتائے۔
(۴) موسم گرما میں جو ہنود اپنے دیوتا یعنی اپنے چھوٹے معبودوں کے
نام پر بہ نیت عبادت پیاؤ لگا کر تقرب حاصل کرتے ہیں اس سے شربت
و سبیل حسینؑ سے کیا نسبت کیا کوئی سبیل لگانے والا حسنین علیہما السلام کو دیوتا
چھوٹا معبود سمجھکر انکے لئے تقرب کی نیت سے سبیل لگاتا ہے۔ سبیل
لگانے سے صرف ایصالِ ثواب مقصود ہوتا ہے۔ یعنی اس سبیل سے جو

مسلمان پانی یا شربت وغیرہ پئیں گے اس کا جو بدلہ یعنی ثواب اللہ تعالےٰ
دے گا وہ ثواب حضرت حسینؑ کی ارواح مبارکہ و دیگر شہداء رحمہم اللہ تعالیٰ
کو ہدیہ ہے جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ کے
ایصال ثواب کے لئے کنواں کھدوا کر فرمایا ہٰذہٖ لامّ سعد مشکوٰۃ یعنی
یہ سعد کی ماں کے لئے ہے حالانکہ انکا فعل اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور ثواب
اپنی والدہ کے لئے لیکن آپنے اسکو اپنی والدہ کے نام زد کر کے فرمایا یہ سعد
کی ماں کے لئے ہے بعینہ یہی حکم شربت و سبیل حسینؑ کا ہے تو گویا اب مجیب
کے نزدیک پیاؤ ہنود و شربت و سبیل حسین و کنواں سعدؓ تینوں ایک حکم میں
ٹھہرے ۔ ماشاء اللہ مجیب اول و مصحح صاحب نے تمام اہل سنت و جماعت
سے مشائخ کرام علمائے عظام و خواص و عوام سب کو جو شربت یا سبیل یا
ایصالِ ثواب امام عالی مقام الابن الجد لام و رقفار انام فداہم روحی ۔ وغیرہ کرتے ہیں
ان پر تقرب کا نازیبا دھبہ لگا کر نصف آیۃ لکھکر کافر مشرک ٹھہرایا بعض
سُنّی تو تقرب کا مفہوم بھی نہ سمجھتے ہوں گے للہ ذرا انصاف کیجئے جو آیۃ مشرکین
کے حق میں لفظاً و معناً نازل ہوئی وہ آیۃ اپنی فہم و عقیدہ کی بناپر مسلمان
اہل سنت صحیح العقیدہ صحیح العمل پر زبردستی چپاں کر کے ماروں گھٹنا پھوٹے
آنکھ کے مصداق بنادی پوری آیۃ شریفہ یوں ہے ۔ وجعلوا للہ مما ذرأ
من الحرث والانعام نصیبًا فقالوا ھٰذا للہ بزعمھم وھٰذا لشرکائنا فما کان

كان لشركائهم فلا يصل الى الله وما كان لله فهو يصل الى شركائهم ساء ما يحكمون۔

ترجمہ۔ اور اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کئے۔ ان میں ایسے حصہ دار ٹھیرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے انکے خیال میں اور یہ ہمارے شریکوں (معبودوں) کا تو جو انکے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور جو خدا کا ہے وہ انکے شریکوں کو پہنچتا ہے۔ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں اس آیت یا ترجمہ سے کوئی جاہل بلکہ اجہل بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ مشرکین کا فعل اور سبیل حسنین کا فعل ایک ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم:۔ ان کے جواب ایک بات یہ بھی لازم آتی ہے کہ یہ لوگ اہل سنت وجماعت کو مشرک سمجھتے ہیں جبھی تو مشرکین کے فعل سے نسبت دی غالبًا اسی لئے انکی ایک جماعت اہل سنت وجماعت کو کلمہ پڑھواتی پھرتی ہے کہ انکے نزدیک وہ مشرک ہیں

یہ لوگ اصل میں خارجی ہیں چونکہ امام حسین علیہ السلام سے جلنا اور ان کے لئے ایصالِ ثواب کو روکنا شعار خوارج ہے پانی شربت وسبیل دودھ پلانے کو منع کرنا یزیدیوں کا اتباع ہے کہ انہوں نے اہل بیت پر پانی بند کیا یہ پانی وغیرہ کا ثواب بند کرتے ہیں۔

رئیس المحدثین حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے طریقہ عمل

سے تمام امور پر پوری روشنی ڈالدی وہ فرماتے ہیں کہ تمام سال دو مجلس در خانۂ فقیر منعقد می شوند مجلس ذکر وفات شریف و مجلس شہادت حسین اول کہ مردم روز عاشورہ یا یک روز پیش ازیں قریب چہار صد کس یا پنج صد بلکہ ہزار فراہم می آیند و درود میخوانند بعد ازاں کہ فقیر می آید می نشیند ذکر فضائل حسنین رضی اللہ عنہما کہ در حدیث شریف وارد شدہ در بیان می آید و آنچہ در احادیث اخبار شہادت ایں بزرگان و تفصیل بعضے حالات و بدمآلی قاتلان ایشاں وارد شدہ نیز مذکور می شود باین تقریب بعضے شدائد کہ در جناب ایشاں گذشتہ از روئے احادیث معتبرہ بیان کردہ می شود دریں ضمن بعضے مرثیہ ہا کہ از مردم غیر یعنی جن و پری حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ شنیدہ اند نیز مذکور می شوند خوابہائے متوحش کہ حضرت ابن عباس و دیگر صحابہ دیدہ اند و دلالت بر فرط حزن و اندوہ روح مبارک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میکنند مذکور می گردد. بعد ازاں ختم قرآن مجید و پنج آیت خواندہ بر ماحضر فاتحہ نمودہ می آید۔ دریں مابین اگر شخصے خوش الحان سلام میخواند یا مرثیہ مشروع ایں اتفاق می شود و ظاہر است کہ دریں بین اکثر حضار مجلس را و ایں فقیر را ہم رقت و بکا لاحق می شود این سنت قدریکہ بعمل می آید پس ایں چیز ہا نزد فقیر بہمین وضعے کہ مذکور شدہ جائز نمی بود اقدام بر آں اصلا می کرد (فتاوی عزیزی) شاہ صاحب نے اپنے عمل سے محفل شریف

وعشرہ کے تعین انہیں اجماع دیگا برسی عرس شہید کربلا منانا۔ کھانے پر فاتحہ ختم قرآن پاک و پنج آیت کا پڑھنا سرتتیہ مشروع سب ہی ثابت فرمادیا ہے اور مولینا رشید احمد صاحب اور انکے متبعین کے تمام واہمات فاسدہ کا پورا پورا رد فرمادیا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ شاہ صاحب کی طرح ہمیشہ سے اہل سنت اس طریقہ کے کاربند رہے اور ہیں مجیب ثانی کا جواب سبحان اللہ ماشاء اللہ ہے انہوں نے تو مثل کہو کھیت کی سنو کھلیان کی صادق کردی اور شربت سازی وغیرہ سے اپنے معتقدات کا پورا اظہار بھی فرمادیا غرض شاہ صاحب کا قول و عمل تمام جوابات کا شافی کافی جواب ہے محمد عارفین نہایت درجہ گستاخ بدتمیز بیہودہ بے باک فاسق دین سے بے بہرہ ہے خداوند تعالیٰ ایسے عقائد فاسدہ سے اہل سنت کو محفوظ رکھے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واولی واحکم

تصدیق حضرت مولانا غلام محی الدین صاحب

حضرت مولینا مفتی مظفر احمد صاحب نے دیوبندی مولویوں کے گمراہ کن فتووں کا جواب باصواب تحریر فرماکر مسلمانوں کو انکی عداوت اہلبیت اظہار کا اظہار فرمادیا مولیٰ سبحانہ تعالیٰ مسلمانوں کو خوارج کی خباثتوں سے محفوظ رکھے۔

دار الافتاء کراچی

محمد مظفر احمد غفرلہ فریرود کراچی
قرو سنٹرل ہوٹل

تصدیق حضرت مولانا حامد جلالی

الجواب صحیح

فقیر سید حامد جلالی غفرلہ
(من علماء فتحپوری دھلی)

آمین یا مولی الکریم　　غلام محی الدین نعیمی عفی عنہ
کراچی

حضرت مولانا ناصر جلالی صاحب کراچی

الجواب

حضرت مولانا حافظ قاری مفتی محمد مظفر احمد صاحب دہلوی سلمہ اللہ
تعالیٰ نے جو جواب تحریر فرمایا ہے۔ وہ عین حق اور عین صواب ہے اس
کے خلاف جو قیاس اور جہلا نے رائے دی ہے وہ خوارج بدباطن اور
وہابی بدعقیدہ۔ اور مشرکین و مبتدعین یزیدیوں کا فعل ہے اللھم
احفظنا منھم بجاہ سید المرسلین وآلہ علیہم الصلوٰۃ والسلام

تصدیق حضرت مولانا مولوی حکیم محمد حسین صاحب　　احقر ناصر جلالی

ناصر جلالی دہلوی

حضرت علامہ مفتی قاری
محمد مظفر احمد صاحب مدظلہ العالی
کا جواب بالکل حق وصواب اس کے خلاف کا سخت گمراہ و بے دین مستحق
عذاب ہے۔　　مولوی حکیم تجمل حسین خاں فتحپوری عفا اللہ عنہ

تصدیق مفتی مرشد علی صاحب حیدرآبادی

بے شک عبادت مالی و بدنی کا ثواب جسکو چاہے ایصال کر سکتا ہے
مجیب حضرت مظفر احمد صاحب نے جو کچھ بھی جواب دیا وہ حق و صحیح ہے کیونکہ
شربت حسنین و سبیل یا دوسری قسم کے طعام و شیرینی وما اہل لغیر اللہ میں
نہیں آتا فقط۔　　ابو العلی مجد الدین سید محمد مرشد علی مجددی
سابق مفتی اعظم ریاست پٹیالہ۔ وارد حال کراچی

حضرت مولانا شاہ احمد نورانی

ما اجابہ مولانا العلامہ المفتی محمد مظفر احمد صحیح بلا ارتیاب ومخالفہ یتبعنا

سبیل الشیطان اللھم احفظنا من البغی والطغیان واھدنا الی سنۃ

ومحبۃ سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ وازکی التحیات

مادامت الشھور والزمان۔ نمقہ المعبد الجانی احمد نورانی۔

تصدیق مولانا ناصر خلیق صاحب
الجواب صحیح

غفرلہ الباری ۳/۲/۷۴ھ

مولوی حکیم سید ناصر خلیق دہلوی ۲۷ ہرناسٹر ہاؤس متصل میمن مسجد صدر سمرسٹ اسٹریٹ

کراچی نمبر ۳ ۱۳۷۴ھ

تصدیق حضرت مفتی زین العابدین

جواب مفتی مظفر احمد صاحب صحیح و حق والحق احق ان یتبع

کتبہ قاضی زین العابدین (حافظ قاری) دہلوی

حضرت مولانا احمد حسن صاحب گجراتی

مجیب مصیب حضرت العلام مفتی ابن مفتی محقق ابن المحقق مولانا

مظفر احمد صاحب (دام ظلہ الاقدس علیٰ رؤس اہلسنت) نے جو تحریر

فرمایا وہ بالکل صحیح ہے۔ مجیب اول خارجی معلوم ہوتا ہے اہل بیت سے

بغض وعداوت رکھنا خارجیوں کا کام ہے مجیب ثالث یعنی حضرت

مولانا مفتی مظفر احمد صاحب دہلوی۔ اہل سنت کے مسلم شدہ مفتی ہیں

الحق احق الیٰ ان یقال

تراب نعلین سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم احمد حسین عفا اللہ عنہ

فی الراس بحرمت جد الحسن والحسین رضی اللہ عنہ خطیب عیدگاہ

(گجرات پنجاب) وارد حال کراچی
تصدیق حضرت مولانا عبیدالرحمن صاحب کراچی

نصف آیۃ کا ترجمہ بیان کرکے پوری آیت کو چھوڑ دینا اور اپنا مطلب نکال لینا فرقہ ضال وہابیہ دیوبندیہ کا قدیم شعار ہے اللہ پاک انکے فریب سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے الحمدللہ کہ مولٰینا مظفر احمد صاحب مدظلہ نے حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کردیا اللہ پاک انکو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔ فقط

تصدیق حضرت مولٰینا متین صاحب مولوی عبیدالرحمٰن قادری نظامی دہلوی
الجواب صحیح خطیب مسجد مکرانی پیر کالونی ۲ کراچی!
فقیر محمد عبدالمتین قادری غفرلہ

تصدیق مولانا شمس الضحی صاحب کراچی
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عشرۂ محرم نہایت متبرک اور بابرکت ایام ہیں انہیں صدقات وخیرات اور دیگر عبادات خصوصاً اطعام مساکین نہایت مرغوب ومحمود اور باعث خیر وبرکت وموجب نزول رحمت ہے انہیں سبیلیں لگانا، پیاسوں کو سیراب کرنا یہ ایسے اعمال ہیں جنکا ذکر خود احادیث کریمہ سے ثابت ہے اور اسے بدعت بتانا شریعت پر جرأت ہے ان اعمال کو مشرکین سے تشبیہ دینا شریعت سے ناواقفیت اور جہالت کا ثبوت ہے۔ قربت یعنی عبادت یقیناً خداوند کریم ہی مخصوص

ہے کوئی مسلمان بجز خدا کسی کی عبادت نہیں کرتا ہے مسلمانوں پر افترا اور انکے ساتھ سوء ظنی بحکم ۱۲ دظنوا ظن السئو کے تحت اشد کبیرہ ہے مسلمان ان دنوں میں جو کچھ کرتا ہے وہ محض لوجہ اللہ اور قربت کی خاطر کرتا ہے اور ان اعمال خیر کا جو کچھ ثواب ہوتا ہے وہ حضرات حسنین اور جملہ شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روحوں کو ایصال کر دیتا ہے اور یہ باتفاق اہل سنت جائز ہے نہیں جانتا کہ حنفیہ شافعیہ مالکیہ اور حنابلہ میں سے کوئی بھی ایصال ثواب کا منکر نہیں

مسلمانوں کے ان اعمال خیر کو جسے وہ محض لوجہ اللہ کرتے ہیں قربت حسنین وغیرہما قرار دینے والے حضرات کو چاہئے۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ کی شفاء السقام علامہ نبہانی کی شواہد الحق کا مطالعہ کر کے اپنی روش درست کر لیں اور مسلمانوں کے ساتھ سوء ظنی رکھنا ایسے گناہ کبیرہ سے محفوظ رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ شمس الہی غفرلہ کراچی

تصدیق حضرت مولٰنا مفتی نذر علی صاحب کراچی۔

ھو۔ حضرت مولٰنا مفتی منظر احمد صاحب نے جو کچھ لکھا ہے درست ہے سبیل امامین رضی اللہ عنہما۔ انکے نام پر ایصال ثواب فاتحہ خواہ دودھ پر ہو کھچڑہ پر سامنے رکھکر ہو بغیر سامنے رکھے تاریخ معینہ عشرہ محرم الحرام کو مستحسن باعث ثواب و برکت ہے۔ وہابیہ نجدیہ خوارجیہ کے نزدیک ناجائز و حرام ہے جیسا کہ انکے مولویوں کے فتووں سے ظاہر ہے ہاں وہابیوں کے نزدیک ہندوؤں کے سودی روپیہ سے پیاؤ جو ہندو اپنے طور

پر سبیل لگاتے ہیں اسکا پینا جائز ہے دیکھئے فتویٰ رشیدیہ۔

سوال۔ ہندو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کرکے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔ الجواب۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں فقط۔ مسلمان انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں کہ ہندو اپنے بتوں کے نام پر پیاؤ بنائیں تو اسکا پینا جائز ہے اور امامین کو ایصال ثواب کی غرض سے مسلمانوں کی سبیل حرام ہے تف ہے ایسے عقائد پر مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کے دلوں پر صحابہ کرام، اہلبیت اطہار اولیاء کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت پیدا فرمادے آمین

ظفر علی دارالعلوم امجدیہ فیروز شاہ اسٹریٹ کراچی

تصدیق حضرت علامہ مفتی محمد عمر نعیمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

ایک استفسار اسکے تین جواب میرے پیش نظر ہیں۔ مفتی صاحبان کی علمی حیثیت یہ ہے کہ شاید وہ اس سے بھی واقف نہیں کہ فتویٰ کیا صیغہ ہے اور اس کے کیا معنیٰ ہیں پہلے جواب کے لکھنے والے صاحب نے امور خیر کو ناجائز اور حرام بنانے کے لئے قرآن مجید کی آیت تحریر فرمادی ان صاحب نے تفاسیر کا مطالعہ کرلیا ہوتا تو انہیں معلوم ہوجاتا کہ یہ آیۃ مشرکین مکہ کے باب میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنے اموال میں بتوں کو خدا کا شریک قرار دیا تھا۔ کوئی مسلمان حضرت امام حسن یا امام حسین یا انکی والدہ ماجدہ حضرت خاتون جنت کو خدا یا خدا کا شریک نہیں مانتا۔ بلکہ اللہ کے محبوب اور مقرب بندے اور اللہ تعالیٰ کی

مدد کے مظہر جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان محبوب بندوں کے صدقہ میں ہماری حاجت روائی فرماتا ہے۔ جب مسلمان ایسا جانتے ہیں تو مفتی صاحب کا حکم ان پر کس طرح صحیح ہوا۔ دوسرے جواب لکھنے والے صاحب نے محض اپنے قیاس سے امور خیر کو ناجائز و حرام قرار دیا نہ قرآن مجید کی آیت نہ کوئی حدیث شریف نہ فقہہ کی عبارت پیش فرمائی اور پیش کہاں سے فرماتے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ جن سے وہ ان امور کو ناجائز قرار دیں جب قرآن پاک نے ناجائز قرار نہیں دیا حدیث شریف میں ممانعت نہیں آتی۔ فقہہ حنفی منع نہیں کرتی۔ تو مجیب صاحب دین میں اپنی عقل لگا کر بدعتی ہوئے مولنا مولوی مفتی شاہ مظفر احمد صاحب کا جواب حق باصواب ہے بیشک ایصال ثواب شرعاً مستحب جائز ہے خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بکری ذبح فرما کر اس کا گوشت ان عورتوں کو تقسیم فرمایا جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں اور اس کا ثواب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشا۔ یہ حدیث صحاح ستہ میں مذکور ہے۔ فقہہ کی معتبر کتاب مراقی الفلاح میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے ہیں ان کیلئے

جج کرتے ہیں کیا یہ انہیں پہنچتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ضرور پہنچتا ہے۔ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص۳۶۳ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ حضرت سعد بارگاہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری ماں کا انتقال ہوگیا اگر میں اس کے لئے صدقہ کروں تو انہیں ثواب پہنچے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ضرور پہنچے گا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں کس چیز کا ثواب پہنچاؤں فرمایا پانی کا حضرت سعد نے کنواں بنوایا اور اس کا ثواب اپنی ماں کو پہنچایا اس کنوئیں کا نام بیرام سعد ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ کنواں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بنوایا گیا مگر کسی نے اسکو حضور کا کنواں نہ کہا حضرت سعد نے بنوایا ان کا نام بھی نہ لیا گیا بلکہ سعد کی ماں کا کنواں کہا گیا۔ کیونکہ ثواب سعد کی ماں کو پہنچایا گیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنکو ایصالِ ثواب کیا جائے انکا نام لینا حدیث سے ثابت ہے چونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو ثواب بخشتے ہیں اس لئے امام کی سبیل کہتے ہیں اور اگر امام کا نام لینے سے وہ سبیل ناجائز ہوجاتی ہے تو سعد رضی اللہ عنہ کی ماں کا نام لینے سے اس کنوئیں کا پانی کیوں ناجائز نہ ہوا صاحب شریعت علیہ السلام نے بھی نہ فرمایا کہ سعد کی ماں کا نام نہ لو اس سے شرک ہوجاتا ہے۔ اس لئے صاف معلوم ہوگیا کہ امام کو

ثواب بخشیں گے تو امام کی سبیل کہیں گے اور سرکار بغداد کو ثواب کا نذر کریں گے تو غوث پاک کی گیارہویں کہیں گے یہ کہنا حدیث شریف سے ثابت ہے۔ مسلمانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں سے علاقہ نیازمندی ہے اسلئے وہ نفیس ولذیذ کھانے پکاکر اس کا ایصال ثواب کرتے۔ سبیلیں لگاکر لوگوں کو برف شربت پانی پلاکر اس کا ثواب پہنچاتے ہیں جس طرح درود شریف میں آل پاک کا ذکر کرکے درود شریف کا ثواب پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح کھانے اور پانی کا بھی جن بدنصیبوں کو ان محبوبان خدا سے تعلق و نیازمندی نہیں وہ اسے روکتے اور منع کرتے ہیں بلکہ بعض ایسے دریدہ دہن ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ان پاک نعمتوں کو جن پر قرآنِ عظیم پڑھا گیا۔ بزرگانِ دین کو ایصالِ ثواب کیا گیا۔ نجس اور پیشاب و پاخانہ کی مثل کہتے ہیں وہ بھی اسلام کے دعویدار تھے۔ جنہوں نے اہل بیت مصطفےٰ پر کھانا پانی بند کیا تھا یہ بھی مسلمان ہونے کے مدعی ہیں کہ کھانے پانی کے ثواب کو روکتے ہیں مسلمانو سمجھ لو کہ یہ اگر اسوقت ہوتے تو جس طرح آج ثواب کو منع کرتے ہیں اسی طرح آب و دانہ بند کرنے والوں کے ساتھ ہوتے۔ مسلمانو غور کرو ان لوگوں کے نزدیک بزرگان دین کی فاتحہ و نیاز کا کھانا تو ناجائز ہے مگر ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی دیوالی کی پوری کچوری کھیلیں کھانا

درست ہے ان کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ہے جو ان کے فتاویٰ حصہ دوم ص ۱۱۹ پر مذکور ہے انہیں مشرکوں سے محبت ہے اور خاصان خدا سے نہیں پھر ان ایصالِ ثواب کے منع کرنے والوں نے اپنے استادوں کے استاد مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کا فتویٰ ہی تسلیم کرلیا ہوتا جس میں وہ ذکر شہادت ایصال ثواب فاتحہ پنج آیت سب کو اپنا معمول فرماتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ یہ سب کام میں کرتا ہوں کیا مانعین حضرات ہمت کرینگے اور شاہ صاحب پر بدعتی اور مشرک ہونے کا فتوی جڑیں گے۔ آخر میں اپنے سنی بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ این و آن کے کہنے پر عمل نہ کریں۔ ذکر شہادت کی مجالس معتبر روایات سے پڑھوائیں سنیں مگر وہ بد مذہب جو اس کے اہل نہیں نہ ان سے مجلس پڑھوائیں نہ انکی مجلسوں میں شرکت کریں فی نفسہ سبیلیں لگانے میں حرج نہیں نام و نمود و صراف بیجا سے بچیں سبیلوں کو سجا کر نمایش گاہ نہ بنائیں اس میں جو روپیہ برباد ہوتا ہے وہ غرباء و مساکین پر خرچ کر کے امام کی روح کو خوش کریں۔ تاشے باجے۔ کھیل تماشے یزیدیوں کے افعال ہیں امام مظلوم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تاشے باجے نہ تھے ان سے بچنا ضروری ہے ہمیں اللہ حق کو قبول کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔

کتبہ

العبد المعتصم بذیل النبی الامی عمر النعیمی

حضرت مولانا فضل حق صاحب دانا پوری

مولٰنا احتشام الحق اور مولٰنا محمد شفیع صاحب کا فتوی دربارۂ شربت حسنین نظر سے گذرا جسمیں انہوں نے اپنی خبث باطنی بدمذہبی دسوء اعتقادی حضرات حسنین رض سے بتائی وہ اظہر من الشمس ہو اما مین کے نام کے شربت کو حرام بتایا اور جو آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی تھی وہ مسلمانوں پر چسپاں کردی اس سے انکی حقیقت پوری طرح ظاہر ہوگئی یہ لوگ حقیقت میں معتزلی خارجی ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی علامت سے ہمکو پہلے ہی سے آگاہ فرما دیا ہو کہ یہ لوگ اُن آیتوں کو جو کفار دمشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہیں انکو مسلمانوں پر چسپاں کریں گے یہ حدیث آج بھی بخاری میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولٰنا مولوی قاری حافظ مفتی مظفر احمد صاحب ظلہ العالی کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے انکی بدعقیدگی و مکاری وعیاری سے ہمکو آگاہ کردیا اور تمام علمائے اہلسنت کا جواب حق ہے۔

حضرت علامہ مفتی محمد سردار احمد صاحب لائل پور۔

مکرم محترم زاید لطفہ۔

سلام مسنون خیر و عافیت آپکی کتاب شمشیر صداقت روانہ فرمائی وصول ہوئی۔ اس شمشیر نے کذب و باطل و نجدیت وہابیت کے پرخچے اڑا دیتے۔ دیوبندیت کو ذبح ہی کر ڈالا آپ کا گرامی نامہ بھی ملا کاشف احوال ہوا غالباً آپکے علم میں یہ بات ہو کہ فقیر قلیل الفرصت ہے وقت کم از کم ملا تاہم فقیر چند سطور لکھکر شمشیر صداقت کی تصدیق کرتا ہے

یاد آوری کا شکریہ محب محترم حضرت مولانا مفتی مظفر احمد صاحب کا جواب صحیح ہے مولانا موصوف کی خدمت میں سلام مسنون معروض والسلام والدعا۔ فقیر ابو الفضل محمد سردار احمد غفرلہ خادم اہلسنت والجماعت لائل پور ۳ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ

حضرت علامہ محمد عارف اللہ صاحب راولپنڈی

نحمدہ و بہ نستعین و نصلی علی النبی الامین۔

فقیر نے علمائے دیوبند کا جواب پڑھا جس میں انہوں نے اپنے اکابرین کا اتباع کرتے ہوئے ماہ محرم الحرام میں ان معمولات کو حرام و بدعت قرار دیا۔ جنپر امت مسلمہ کا عملدر آمد رہا ہے اور جن کے جواز میں بجز فرقہ ضالہ معتزلہ کے کسی نے شبہ نہ کیا۔ پھر اس کا جواب الجواب حضرت مولانا مفتی مظفر احمد صاحب دہلوی مدظلہ نے تحریر فرمایا جس کو پڑھکر بہت زیادہ مسرت ہوئی۔ موصوف نے مسئلہ ایصال ثواب پر روشنی ڈالی اور مخالفین کے استدلال کی دھجیاں بکھیر دیں علمائے حق ہر زمانہ میں حمایت دین کے لئے کمربستہ رہے اور چراغ مصطفوی سے شرارت کی سیہ کاریوں کو پامال کرتے رہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس دور پر فتن میں مسلمانوں کو دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحابہ اجمعین

دعاگو. محمد عارف اللہ قادری خطیب مرکزی جامع مسجد
راولپنڈی و مدیر اعلیٰ ماہنامہ سالک،

حضرت علامہ محمد بشیر صاحب سیالکوٹی

کتاب شمشیر صداقت کا مطالعہ کیا۔ سبیل حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق دیوبندی مولویوں کا فتویٰ کوئی انکا نیا شغل نہیں۔ بلکہ یہ لوگ مدت سے مسلمانوں کو مشرک اور حلال چیزوں کو حرام کہنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اس گمراہ کن فتوی کا جواب حضرت مولانا مولوی مظفر احمد صاحب مدظلہ العالی نے خوب لکھا ہے اور حق یہی ہے جو حضرت موصوف نے تحریر فرمایا روافض ہر اس چیز کو جسے صحابہ ثلثہ رضی اللہ عنہم سے نسبت حاصل ہو اچھا نہیں جانتے ہیں اور خوارج ہر ایسی شے سے جسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے نسبت کا شرف حاصل ہے۔ بغض و عداوت رکھتے ہیں۔ یہ دیوبندی فتوی اسی دوسری حقیقت کی ایک مثال ہے اسی بغض و عداوت کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے فتوؤں میں تلبیس اور تحریف معنوی سے کام لیتے ہیں۔ اس دیوبندی فتوی میں بھی تلبیس و تحریف موجود ہے۔ جسے حضرت مولانا مفتی مظفر احمد صاحب نے واضح فرما کر مسلمانوں کو آگاہ فرما دیا۔ واللہ الہادی۔

ابو الغفور محمد بشیر مدیر
مسئول ماہنامہ طیبہ ضلع سیالکوٹ

سید محمود احمد رضوی مدیر رسالہ رضوان لاہور

مولانا فضل احمد صاحب مجددی کا مرتبہ پمفلیٹ بنام شمشیر صداقت
سب مجھے ملا میں بوجہ عدیم الفرصتی اسکو مکمل نہیں پڑھ سکا۔ البتہ یہ معلوم ہوا۔
کہ اس رسالہ میں حضرت امام حسین کے نام کی سبیل اور شربت کے جواز
پر گفتگو کی گئی ہے تو اصل مسئلہ کے متعلق یہ کہنا ہے کہ شہزادہ کونین سیدنا
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کیلئے شربت
پلانا۔ سبیل قایم کرنا۔ بلا شبہ جائز ہے اور اس کے ناجائز ہونے پر کوئی
دلیل شرعی نہیں ہے۔ اور بلا دلیل شرعی کسی جائز امر کو ناجائز کہنا صرف
جہالت ہی نہیں بلکہ شریعت پر زیادتی بھی ہے۔ ایصال ثواب کا مسئلہ اہل
سنت کا متفقہ مسئلہ ہے اور اس کے جواز پر متعدد صحیح احادیث
دال ہیں واللہ اعلم۔ سید محمود احمد رضوی مدیر رسالہ رضوان لاہور۔
مورخہ ۲۳/۱۲/۵۴

جناب مولٰنا مولوی امیر احمد صاحب جودھپوری

رسالہ شمشیر صداقت مرتبہ مولانا فضل احمد صاحب نقشبندی
کو میں نے اول تا آخر دیکھا جس میں ایک استفتا اور اسکے تین جواب
مولوی احتشام الحق صاحب اور مولوی محمد شفیع صاحب اور مولوی مظہر

صاحب بقا کے بھی بغور دیکھیے جو حق و انصاف سے بعید معلوم ہوئے اس کے جواب الجواب میں حضرت علامہ مفتی مظفر احمد صاحب مدظلہٗ اور حضرت مفسر قرآن علامہ مفتی محمد عمر نعیمی صاحب شیخ جامع مخزن عزیزیہ بحر العلوم نے جو مدلل جوابات عنایت فرمائے ہیں وہ حق و انصاف پر مبنی اور بالکل صحیح ہیں ان میں قطعی شبہ کی گنجائش نہیں بیشک ایصال ثواب۔ فاتحہ خواہ شربت پر ہو یا کھانے پر عشرہ محرم میں ہو یا کسی اور دن ہو شریعت مطہرہ میں جائز ہے اور وما اھل بہ لغیر اللہ میں ہرگز داخل نہیں فقط

پیر امیر احمد واعظ
جودھپوری

حضرت علامہ مفتی محمد صاجبداد صاحب کراچی

باسمہ تعالیٰ شانہ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

ایصال ثواب کے لئے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سبیل بلاشبہ جائز ہے جیسا کہ محترم مولانا مظفر احمد صاحب دہلوی نے لکھا ہے جو لوگ اپنی بے سمجھی کی وجہ سے اسے حرام و ناجائز کہکر

ہنود کے اس پانی جیسا کہتے ہیں جو وہ دیوتاؤں کے نام پر رکھتے ہیں صریح نادانی ہے اور خواہ مخواہ اہل اسلام کے جذبات کو مشتعل کر کے فرقہ وارانہ فساد کھڑا کرنا ہے حدیث میں ہذہ لام سعد کے الفاظ سے سبیل کا نہ فقط جواز ثابت ہوتا ہے بلکہ صحیح تشبہ کا ثبوت ملتا ہے اسکو ممنوع اور بدعت کہنا بڑی بے سمجھی ہے کسی صحیح العقیدہ مسلمان کا گمان وہم بھی نہیں جاتا ہے کہ اس سے حضرت امام حسین وغیرہ شہدار کرام رضوان اللہ علیہم کی عبادت مقصود ہے حق تعالیٰ دین میں صحیح سمجھ کی توفیق عطا فرمائے بخاری ج ۲ صـ۱۰۲۴ میں باب قتال الخوارج والملحدین کہ جو آیتیں کفار کے متعلق ہیں انکو مومنین پر چسپاں کرتے ہیں وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انہم انطلقوا الی ایات نزلت الکفار فجعلوا علی المؤمنین انتہیٰ جو لوگ اس قسم کی آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں وہ خوارج کے پیرو ہیں

ھٰذا ما ظہرلی فی ھذا الباب واللہ سبحنہ اعلم بالصواب

جمعہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۳ مئی ۱۹۵۵ عیسوی

صاجداد عفی عنہ از مرکزی دار الافتار جمعیۃ علمائے پاکستان نئی جامع مسجد کلری مسان روڈ کراچی ۲

حضرت مولانا مولوی مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ صاحب دہلوی

هو الموفق والمسدد

میاں عارفین کے معارف کے ایک نمونہ سے تعارف ہوا۔ انکا یہ قول بدتراز بول ہے اس سے قبل بھی بعض احباب بیان کرتے تھے کہ وہابیہ حضرت امام ہمام کی فاتحہ کے شربت کی شان میں ایسے ناپاک الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن یقین نہ آتا تھا کہ ہمکو تو محققین نے عام اشیائے مباحہ میں بھی شمار نہیں بلکہ متبرک بتلایا ہے کوئی مسلمان اسکو کیسے نجاست غلیظہ سے تشبیہ دے سکتا ہے لیکن آج یہ استعجاب جاتا رہا اور ثابت ہوگیا کہ حقیقت میں احباب صحیح فرماتے تھے۔ ایسے بھی غلیظ نفوس رکھنے والے موجود ہیں جنکے نفس کی غلاظت ان کے منہ سے نکلتی رہتی ہے سچ ہے کل اناء یترشح بما فیہ اللہ تعالیٰ اونکو ہدایت فرمائے اور ایسے پاک لوگوں کا اتباع نصیب فرمائے جو کسی جلیل القدر کے سابقہ منسوب شے کو بھی متبرک اور مستحق عظمت خیال کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایمان کی تباہی ادب پر ہے جب ایمان میں نقص ہوتا ہے جب ہی انسان سے ایسے ناپاک لفظ صادر ہوتے ہیں۔ اور جسقدر قلب میں صفائی اور ایمان میں قوت ہوتی ہے اس قدر آپ ملاحظہ کریں گے۔

کہ ایسی اشیاء کی اوسکے دل میں عزت ہوگی اور اس کے متعلق عظمت بھرے الفاظ صادر ہونگے۔ ایمان میں جب ضعف ہوتا ہے تو عقل سلیم بھی جاتی رہتی ہے اور شیطان اس کے قلب میں یہ واضح کردیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عظمت کرنا حرام بلکہ شرک ہے۔ یہ سمجھ ہی میں نہیں آسکتا کہ جنکی عظمت بھی کیجاتی محض اسوجہ سے کہ اسکا تعلق اس عظیم حقیقی کے ساتھ پاتے ہیں یا کسی کے اکرام کے لئے خود اسی کا یا اس کے رسول کا حکم پاتے ہیں۔ تو حقیقت میں ان اشیاء کی عظمت واکرام اوسی تبارک وتعالیٰ کی عظمت واکرام ہے اسلئے کہ ان کے ساتھ محبت اور انکا اکرام محض اللہ ہی کے لئے کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب۔ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ بلاشبہ دلونکی پرہیزگاری سے ہے۔ اور حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ ما احب عبد عبداً الا اکرم ربہ عزوجل یعنی بندہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا اکرام وبزرگی کرتا ہے۔ اور فرمایا ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم۔ یعنی مسلمان بوڑھے کا اکرام کرنا بھی بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کے اجلال واکرام سے ہے۔ غرض یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی تعظیم جائز نہیں بالکل غلط ہے۔

خود اس ذات قدسی صفات سے جکی عظمت وجلالت کے آگے ہر

مخلوق کا سر جھکا ہوا ہے) بعض ایسی چیزوں کا ادب فرمایا ہے جنکی نسبت کسی بزرگ کے ساتھ ملاحظہ فرمائی ہے چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ سے کنز العمال میں یہ روایت منقول ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مکہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ داخل ہوئے اور اس وقت خانہ کعبہ میں اور اس کے اطراف میں تین سو ساٹھ بت تھے جنکی پرستش کیجاتی تھی حضرت نے اشارہ فرمایا تو جتنے بت تھے سب اوندھے ہو گئے پھر فرمایا۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اس کے بعد خانہ کعبہ میں تشریف فرما ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی فرئی فیہ تمثال ابراھیم واسمٰعیل واسحاق قد جعلوا فی ید ابراھیم الازلام یستقسم بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاتلھم اللہ ما کان ابراھیم لیستقسم بالازلام ثم دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بزعفران فلطخہ بتلک التماثیل انتھی یعنی حضور نے اس میں دیکھا کہ حضرت ابراہیم واسمٰعیل واسحاق علیہ السلام کی تصاویر رکھی ہیں اور ابراہیم کی تصویر کے ہاتھ میں تیر دے رکھے ہیں جس سے کفار فال دیکھا کرتے تھے۔ فرمایا خدا انکو قتل کرے ابراہیم علیہ السلام تو تیروں سے فال نہیں لیتے تھے۔ پھر حضور نے زعفران منگائی اور ان تصاویر پر اوس کو مل دیا (تاکہ تصویریں اپنی حالت پر نہ رہیں) انتھی ظاہر ہے کہ یہ تصویریں

بتوں ہی کا حکم رکھتی تھیں جنکی توہین کا حکم کیا جا چکا تھا اور فی الواقع ان تصویروں کو ان حضرات سے نسبت ہی کیا تھی وہ تو چند احمقوں نے اپنی طبیعت سے جیسا چاہا گھڑ رکھی تھیں لیکن چونکہ انکو ان حضرات سے نسبت کر رکھا تھا اسکا لحاظ رکھتے ہوئے حضورؐ نے مٹایا بھی تو معطر زعفران سے سبحان اللہ کس قدر ادب تھا کہ جہاں بزرگوں کا نام آگیا پھر وہ چیز کسی درجہ کی باطل ہی کیوں نہو مگر اس کے ساتھ بھی ایک قسم کی رعایت ادب ہی کی گئی۔ اب خیال کیجئے کہ جب خود سرکار دوعالم جن کا مرتبہ حق تعالیٰ کے نزدیک ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے بھی کہیں اونچا ہے ایسی بے اصل چیز کے ساتھ صرف نام کی نسبت کیوجہ سے عزت فرمائیں تو ہمکو ان اشیاء کے ساتھ جنکی نسبت کسی جلیل القدر بزرگ کے ساتھ ہو کس درجہ کا ادب کرنا زیبا ہے یہی وجہ ہے کہ اسی شربت کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں کہ طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرات امامین نمایند و بر آں فاتحہ وقل و درود بخوانند متبرک می شود خوردن آں بسیار خوب است۔

یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ میاں عارفین اور انکے ہم خیال لوگوں نے اس شربت پر امام ہمام علی نبینا علیہ السلام کے نام مبارک آنیکی وجہ سے یہ ناپاک حکم لگایا ہو تو اس شبہ کا استیصال بیر ام سعد والی حدیث سے

بخوبی ہو چکا ہے جس کا ذکر عزیزی مولوی مظفر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جواب میں کیا ہے

نیز حضور نے فرمایا ما احد اذا اراد ان یتصدق بصدقۃ ان یجعلھا لوالدیہ اذا کانا مسلمین فیکون لوالدیہ اجرھا ویکون لہ مثل اجورھما من غیر ان ینقص من اجورھما شیئ کنز احیاء العلوم امام الغزالی یعنی اگر کوئی شخص صدقہ دینا چاہے تو کچھ مضائقہ نہیں کہ اپنے ماں باپ کے نام سے دیدے جبکہ وہ مسلمان ہوں پس اوس کا ثواب ان دونوں کو ملیگا اور اس کو بھی انہیں کے برابر ثواب ملیگا بدون اس بات کے کہ انکے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ قطع نظر دلائل شرعیہ کے عقل خود اس کا فیصلہ کرتی ہے کہ کسی شے کے ساتھ کسی کے نام کی نسبت کر دینا اسکو بہر صورت حرام نہیں کر سکتی۔ اسلئے کسی شے کی اضافت کسی دوسری شے کے ساتھ عبادت کے معنی ہی میں منحصر نہیں جسکو ہر جاہل بلکہ اجہل بھی بخوبی جانتا ہے۔ اضافت کیلئے ایک ادنیٰ علاقہ بھی کافی ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے مکان اپنے فلاں بچے کے نام پر خریدا یا اسکے نام کر دیا تو کوئی نہ کہیگا کہ اس نے شرک کیا کہ غیر اللہ کے نام پر کر دیا۔ اب اس میں سکونت حرام ہے۔ یا کوئی کہے کہ پاکستان میرا ملک ہے کوئی نہ سمجھے گا کہ یہ اسکی ملک کا دعویٰ کر رہا ہے۔ بلکہ اس علاقہ سے کہ وہ اسمیں رہتا ہے اسکو اپنی طرف اضافت دے رہا ہے یا تک

کہ عبادت خالصہ کو غیر اللہ کی طرف ایک علاقہ کی وجہ اضافت دیجاتی ہے چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ ان احب الصیام الی اللہ صیام داؤد اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ تر داؤد (علی نبینا) و علیہ السلام کا روزہ ہے درالمختار میں ہے من المندوبات صلاۃ التوبۃ۔ بلکہ خود قرآن کریم میں اسکی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔ پس اگر اس علاقہ کی وجہ سے کہ اسکا ثواب چونکہ بارگاہ امام عالی مقام میں خصوصیت کے ساتھ پیش کرنا مقصود ہے کسی نے سبیل کو حضرت امام کے نام کی کہدیا تو کیوں اسپر ایک ناپاک حکم لگا کر شربت کو حرام کہا جا سکتا ہے۔

میاں عارفین نے اپنے قول کی صحت پر فتاوی رشیدیہ کی ایک عبارت پیش کی ہے تو اول تو اسمیں بھی شربت پر کوئی حکم نہیں لگایا ہے۔ اسمیں تشبہ بروافض کیوجہ سے سبیل لگانے کو حرام بتلایا ہے لہٰذا یہ حکم بھی صحیح نہیں جبکہ تشبہ باطل یہاں پایا ہی نہیں جاتا۔ شیعان علی کا ابتدا بر سبیل عقلا مستبعد ہے انکو اس طرف رہنمائی کی ہوگی تو اہلسنت نے کیں اس صورت میں انہوں نے ہمارا تشبہ کیا نہ ہمنے انکا اور اس دعوی کا ثبوت اس مدعی کے ذمہ لازم جو یہ کہے کہ ابتداءً روافض نے سبیل لگائی یہانتک کہ یہ فعل انکے شعار سے ہوگیا اور اہلسنت نے انہی کے تشبہ کے قصد سے لگانی شروع کی اور انکی اہلسنت کی سبیل میں کوئی مغائرت بھی تھی جو

پائی جاتی جب یہ امور اربعہ ثابت کرے تب اوسکے دعوی کو تسلیم کیا جا سکتا ہے یا فی نفسہ سبیل کو مذموم کہے کہ کسی بنا پر ممانعت کیجا سکتی ہے چنانچہ درمختار میں ہے۔ ان قصد کا فان التشبہ بھم لا یکرہ فی کل شیئ بل فی المذموم ادنیٰ فیما یقصد بہ التشبہ اور ملا علی کی شرح فقہ اکبر میں ہے انا ممنوعون من التشبہ بالکفرۃ او اھل بدعۃ المنکرۃ فی شعارھم لا منھیون عن کل بدعۃ ان عبارات سے یہ تین امور ثابت ہوتے اول یہ کہ تشبہ اوسے کہا جاتا ہے جو کسی قسم کے فعل کو اس غرض سے کیا جائے کہ اوس سے مشابہت حاصل ہو جائے۔ لغت کی کتابوں میں بھی یہی معنے ہیں چنانچہ منتہی الادب میں ہے التشبہ مانستن اور لغات سعیدی میں ہے۔ تشبہ (بوزن تکلف) مشابہت اختیار کرنا۔ دوسرے یہ کہ تشبہ وہ ممنوع ہے جو اہل باطل کے شعائر سے ہو۔ تیسرے یہ کہ وہ فعل پہلے سے اونکا ہو کہ اگر ایسا نہیں او رشبہ بہ کا تحقق ہی نہیں تو تشبہ کا وجود ہی کہاں متحقق ہو سکتا ہے۔ ہاں ایک شبہ ضرور کیا جا سکتا ہے کہ بعض ایسے افعال بھی پائے جاتے ہیں جو بقصد تشبہ نہیں کئے گئے۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ اہل باطل کے شعائر سے یہ فعل ہے تب بھی شارع علیہ السلام نے اوسے مکروہ رکھا ہے جیسے

عاشورہ کا روزہ کہ جب معلوم ہوا کہ یہودی اس روز کی تعظیم کرتے ہیں
اور وہ اس روز روزہ رکھتے ہیں تو فرمایا کہ صوموا التاسع والعاشر
وخالفوا الیھود تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہ اس میں تشبہ ہے کہ قصد کا
وجود نہیں نہ صوم عاشورہ فی نفسہ مذموم اور نہ نفس صوم عاشورہ
سے ممانعت پائی جاتی ہے بلکہ اس فرمان واجب الاذعان سے غرض
یہ تھی کہ ہمیں اونکے ساتھ موافقت لازم آتی ہے اور ہماری نظر
میں اولنے موافقت بھی مناسب نہیں اسلئے تم اس کے ساتھ نویں
کا بھی روزہ رکھ لیا کرو کہ فی الجملہ انسے مغایرت حاصل ہو جائے (پچھلی
عبارت میں جو تھے امر سے ہی جانب فقیر کا اشارہ تھا) اسی طرح کفار
مکہ کعبہ شریف کی تعظیم کرتے تھے اور یہ انکے شعائر سے تھی لیکن ہمیں
اسکی تعظیم سے ممانعت نہ کی بلکہ واجب کردی گئی کہ حسن لذاتہ تھی یونہی
سبیل حسن لذاتہ ہے پس ہمکو اس خیال سے کہ رافضی لگاتے ہیں کیونکر منع
کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر صرف اسی وجہ سے سبیل کی ممانعت کیجاتی ہے
کہ رافضی سبیل لگاتے ہیں تو وہ تو امام ہمام سے محبت بھی کرتے ہیں تو
کیا ما لیس سبیل اسکی بھی ممانعت فرمائیں گے۔ اسکے سوا کیا کہا جاسکتا
ہے کہ مولیٰ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔ غرض سبیل کے باب میں تشبہ کا حکم
اہلسنت پر لگانا بالکل غلط اور ان پر اتہام ہے یا انکے ساتھ سوء ظنی

اور یہ دونوں امر حرام ہیں اور سخت گناہ بقولہ تعالیٰ والذین یؤذون المومنین بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتانا واثما مبینا ولقولہ تعالیٰ ان بعض الظن اثم الحاصل اس نزاع میں مجبوب شیخ و شاب عزیز عبدالتواب سلمہ الوہاب کا اس گندہ دہن کو ڈانٹ بتلانا بالکل صحیح ہے اور خود انکے لئے باعث اجر و ثواب۔ یہ واقعہ تو بالکل اس واقعہ کی شان رکھتا ہے کہ ایک پاکیزہ شہر راحت دہر کے کسی محلہ کی بدرو کا منفذ صحیح بند ہو کر محلہ کی طرف پھوٹ نکلا کسی نفاست شعار نے اسے بند کرنا چاہا۔ اہل محلہ اسمیں بے وقوف بستے تھے انکو یہ تو سوجھا نہیں کہ اگر اس نجاست کا یونہی اس طرف رخ رہا تو پہلے محلہ کو اور پھر تمام شہر کو گندہ کریگا کہنے لگے میاں ابھی ٹھہرو پہلے ہم شہر کے بڑے بڑے مہتروں سے اسکے متعلق مشورہ کرلیں چنانچہ دوڑے اول مہتروں کے پاس پہنچے جو انکے نزدیک چوٹی کے تھے اور انکی خدمت میں واقعہ کا ذکر کیا۔ ان بدنصیبوں نے چونکہ اس مصلحت سے کہ ایسے واقعات میں ہماری پوچھ ہو گی خود ہی بدرو میں ایسے نقائص رکھے تھے کہنے لگے کہ ہرگز ہرگز اسکو بند نکرنا یہ تو حکومت کے حکم سے ہماری ہی کارفرمائیاں ہیں۔ آخر انجام اسکا یہی ہوا کہ تمام شہر میں سڑاند پھیل گئی اہل محلہ اگر کچھ بھی عقل رکھتے ہوتے تو بند کرنیوالے کی اعانت کر کے جہاں سے غلاظت نکل رہی تھی اسکو بند کر دیتے ورنہ اتنا تو کرتے کہ بجائے مہتروں کے

پاس جانے کے قانون داں وکلا کے پاس جاکر اسکو دریافت کرتے خیر یہ
تو درمیاں میں ایک جملہ معترضہ کے طور پر آپڑا۔ بتلانا تو یہ ہے کہ عبدالتواب
صاحب کا یہ فعل بڑا مستحسن فعل ہے شرعاً انکے لیے یہی زیبا تھا کہ وہ اس قول کے
منکر کو زبان سے روکتے لقولہ علیہ السلام من رای منکم منکرا فلیغیرہ
بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ الحدیث پس یقیناً عبدالتواب حق پر ہیں
اور انکا مخالف اور اسکے حمایتی سب باطل پر بلکہ اسکے حمایتی تو اس سے
بھی بڑھ گئے۔ وہ بادی النظر میں کچھ نہ کچھ وجہ تو رکھتا تھا یہ لوگ ممانعت
کی وہ وجہ بتلاتے ہیں جو سبیل ... مقتضی ہے کہتے ہیں کہ اس
سے مقصد چونکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی اور رضا ہوتی ہے
اور ان کا تقرب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے اس لئے یہ حرام ہے۔ ایسی بات
نہ کہے گا۔ مگر عقل سے بیگانہ اور اس کا دشمن۔ انکی خوشنودی اور رضا
حاصل کرنا اور انکی نزدیکی میسر آنا کیا کوئی بری شے ہے۔ انکی خوشنودی
اور رضا میسر آجائے تو بیڑا ہی پار ہے۔ حدیث میں عام مسلمان کی خوشنودی
حاصل کرنے کو موجب مغفرت بتلایا فقال علیہ السلام ان من موجبات
المغفرة۔ ادخالک السرور علی اخیک المسلم رواہ الطبرانی نیز فرمایا من
قضی لاحد من امتی حاجة یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی
فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ اللہ الجنة اس معنی میں بکثرت احادیث

وارد ہیں جو اہل علم پر پوشیدہ نہیں۔ عجب تر یہ کہ اس شربت کی حرمت پر آیہ کریمہ وجعلوا للہ مما ذرأ الآیہ سے استدلال فرمایا جارہا ہے جو بدرجہ غایت مضحکہ خیز ہے۔ مفسرین نے اس آیہ کریمہ کے متعلق جو روایات بیان فرمائی ہیں اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اپنی زمین کی پیداوار چارپاؤں میں سے اپنی بے عقلی سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے اور ایک بتوں کا۔ اللہ تعالیٰ کا حصہ مہمانوں اور مساکین پر خرچ کرتے اور بتوں والا حصہ بتوں پر اور بتخانہ کے خادموں پر۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ کے حصہ سے کچھ کم ہو جاتا یا ناقص نکلتا تو اسکی پرواہ بھی نہ کرتے اور بتوں والے حصہ سے کچھ کم ہو جاتا یا ناقص ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے حصہ سے اسمیں شامل کر دیتے۔ اور کہتے کہ جو بتوں کا حصہ ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا حصہ بتوں کو پہنچ جاتا ہے۔ اس آیہ کریمہ میں انکی اس جہالت اور مشرکانہ فعل کو بیان فرمایا گیا ہے تفسیر سراج المنیر میں یہی مضمون آپکو دوسری تفسیر میں بھی ملیگا میں بخوف طوالت انکی اصل عبارت نقل کرنا ضروری خیال نہیں کرتا کہ آیہ کریمہ کے معنی خود ہی مضمون کی وضاحت کر رہے ہیں۔ آیہ کریمہ کے معنی میں بیان القرآن مصنفہ مولنا اشرف علی صاحب سے لکھ رہا ہوں تاکہ مخالف کو بھی اطمینان میسر آئے وہ اس کے معنی اس طرح لکھتے ہیں۔ اور تعالیٰ نے جو کھیتی (وغیرہ)

اور مواشی پیدا کئے ہیں ان (مشرک) لوگوں نے ان میں سے کچھ حصہ اللہ (کے نام) کا مقرر کیا (اور کچھ حصہ بتوں کے نام کا مقرر کیا حالانکہ پیدا کرنے میں کوئی شریک نہیں) اور بزعم خود کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا ہے (جو کہ یہاں تو اور مسافر وغیرہ عام مصارف میں صرف ہوتا ہے) اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے جنکے مصارف خاص ہیں) پھر جو چیز انکے معبودوں (کے نام) کی ہوتی ہے وہ تو اللہ (نام کے حصہ) کی طرف نہیں پہنچتی (بلکہ اتفاقاً ملجانے سے نکال لی جاتی ہے) اور جو چیز اللہ (کے نام) کی ہوتی ہے وہ ان معبودوں کے نام کے حصہ) کی طرف پہنچ جاتی ہے انہوں نے کیا بری تجویز نکال رکھی ہے انتہی اب مسلمان غور کریں کہ اہلسنت کی سبیل کو اس آیت سے کچھ بھی تعلق ہے۔ رہا یہ خدشہ کہ اس سبیل پر امام ہمام کا نام لیا گیا ہے جس طرح ھذا للہ کا ئنا میں شریکوں کا نام لیا گیا تو اس خدشہ کو ہم پہلے ہی دور کر چکے ہیں دیکھو کوئیں پر ام سعد کا نام آیا اور اس حدیث کو اپنا اپنا ہنا ؤ جو ہم تحریر کر چکے ہیں جسمیں حضور نے فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں کہ کوئی اپنے ماں باپ کے نام سے صدقہ دے آپ کہیں گے کہ اسمیں تو صدقہ دینے کا ذکر ہے اور صدقہ تو اسی کو کہتے ہیں جو خدا کی راہ میں صرف کیا جائے لہذا اسپر کسی دوسرے کے نام کا آنا مضائقہ نہیں تو ہم کہیں گے کہ یہاں بھی سبیل پر نام آیا ہے اور سبیل پانی وغیرہ کو کہتے ہیں جو راہ خدا میں صرف کیا

جائے چنانچہ غیاث میں ہے سبیل بمعنی راہ وطریق وبمعنی وقف نیز آمدہ وبمعنی آب وشربتے کہ در راہِ خدا وقف کنند۔ الحاصل نہ آیت کو سبیل کی حرمتہ سے کچھ تعلق نہ اور ہی کوئی دلیل ایسی ہے جس سے اسکی ممانعت ثابت ہو۔ صاحب فتاوی رشیدیہ اسکی ممانعت کی طرف گئے لیکن انکو بھی یہ دلیل نہ سوجھی جو مجیب اول نے ٹٹول لی انکا بھی ہاتھ پڑا تو تشبہ پر کہ آخر اہل علم تھے ایسا بے تکا استدلال کیسے کرتے جسکو دعوے سے دور کا تعلق بھی نہیں الئے تو دوسرے مجیب ہی اچھے رہے کہ انہوں نے کوئی دلیل ہی بیان نہ کی یہ فرماکر کہ شربت سازی کی شرع میں ممانعت ہے مہر لگادی۔ اب انکی کوئی گرفت ہی نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی اعتراض بھی کرے کہ شریعت مطہرہ میں اسکی کہاں ممانعت ہے تو یہ فرماکر چھوٹ جائیں گے کہ میں نے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اسکی ممانعت کہاں بتلائی ہے۔ یہ شریعت وہابیہ کا مسئلہ ہے جسکا جی چاہے فتاوی نذیریہ و رشیدیہ میں ملاحظہ کرلے انمیں یہ مسئلہ موجود ہے۔ الحاصل پہلا اور دوسرا جواب دونوں ہی غلط ہیں۔ تیسرا جواب عزیزم مولوی مظفر احمد سلمہم کا صحیح ہے۔

مجیب اول نے اپنے جواب میں تقرب کا ذکر کیا ہے پس اس کے متعلق اتنا یاد رکھنا چاہیے کہ تقرب غیر اللہ وہ ممنوع و شرک ہے جو بذریعہ

عبادتِ غیر اس سے حاصل کیا جائے کہ ایسا تقرب حاصل کرنا رب تبارک
وتعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے نہ وہ تقرب جس کے معنے علاقہ خاص کے
ہیں اور جو کسی کی محبّت و فرمانبرداری اور اس کے ساتھ سلوک و احسان
سے حاصل ہوتا ہے ایسا تقرب ممنوع نہیں۔ کیا کسی کو کہتے نہیں سنا
کہ فلاں شخص کو بادشاہ کا تقرب حاصل ہے۔ اور مقرب بارگاہ سلطانی
ہے۔ غرض ایسا تقرب امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صدہا فوائد کا ثمر
ہے کہ وہ خاص محبوب الٰہی میں چنانچہ کسی نے حضور سے دریافت کیا
کہ ای اھل بیتک احب الیک قال الحسن والحسین یعنی اہل بیت
میں سب سے زیادہ آپکے نزدیک کون محبوب ہے فرمایا حسن وحسین نیز
فرمایا اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما الٰہی میں ان دونوں
کو دوست رکھتا ہوں تو تو انکو دوست رکھ اور اسکو دوست رکھ جو انکو
دوست رکھے۔ نیز فرمایا۔ احب اللہ من احب حسینا اللہ دوست رکھتا
اسکو جو حسین کو دوست رکھتا ہے (ردی النضرة الترمذی) ایک حدیث
میں فرمایا لوان عبدین تحابا فی اللہ عزوجل واحد فی المشرق و
آخرفی المغرب لجمع اللہ بینھا یوم القیامۃ یقول ھذا الذی کنت
تحبہ فی یعنی وہ بندے جو اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہونگے جن
میں ایک مشرق میں ہوگا اور دوسرا مغرب میں تو قیامت میں اللہ تعالیٰ دونوں

کو ملادیگا۔ فرمائیگا کہ یہ وہ ہے جسکو تو میری وجہ سے محبوب رکھتا تھا امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے تفسیر کبیر میں ایک بڑی لمبی حدیث تحریر فرمائی ہے جس میں حضرت امام ہمام سے محبت کے بڑے بڑے فوائد مذکور ہیں اگر خوف طوالت نہوتا تو میں انکو ذکر کرتا۔ لیکن خیال کرتا ہوں کہ اہل فہم و دانش کے لئے یہی احادیث کافی ہیں۔ غرض ہرگز ہرگز اہلسنت مخالفین کے اقوال پر کان نہ دھریں اور جسقدر ہو سکے حضور کے ساتھ محبت اور انکے لئے ایصال ثواب میں کوشش کریں ورنہ قیامت میں جب محبین امام کے اعزاز و اکرام دیکھیں گے تو بڑی حسرت ہوگی کہ ہمنے کیوں نہ یہ فضیلتیں حاصل کیں۔

لیکن یاد رکھیں کہ اگر محض دکھاوے کیلئے سبیلیں لگائیں اور انکی تزئین و آرائش میں روپیہ صرف کیا اور اس شربت دودھ کو ان صاحبان کے لئے خاص کیا جو تعزیوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور دوسروں کے لئے صرف پانی رکھا جیسا کہ سننے میں آتا ہے تو ہرگز یہ سبیل قبول نہوگی اکتساب عقاب ہاتھ آئیگا اور اسراف جیسے حرام کے علاوہ طرح طرح کے گناہوں کا مرتکب ہوگا

کاش یہ محبین بجائے شربت کے حرام کہنے کے ان لغویات پر تنبیہ کرتے تو مستحق ثواب بھی ہوتے انکو بتلاتے کہ صرف انہی ایام کو شربت کیلئے

خاص کر ان ایام سرما میں بجائے شربت کے چاے پلاؤ اور پھر پانی ہی ہی پر کیوں انحصار کیا۔ فقرا کو نقد و لذیذ کھانے کھلاؤ اس سے زیادہ توفیق ہو تو بارہ مہینہ انکے نام کی سبیل لگاؤ نہریں کھدواؤ مسافر خانے بنواؤ۔ بہر حال جسقدر رہو سکے حضور سے تعلق خاص پیدا کرو کہ سعادت دارین سے مالا مال ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

مہر مسجد فتحپوری دہلی

حضرت علامہ مفتی مشرف احمد صاحب دہلوی

التحقیق والتصدیق ومنہ التوفیق الحقیق

رسالہ شمشیر صداقت دیکھا اوس کے سوال کے پہلے دو جوابوں کی تمام تردیدات بجا و درست و صواب ہیں مزید براں امام اہل سنت حامی سنت ماحی بدعت دامت برکاتہم کی فیصلہ کن تسدید سدید نے تو شجر باطل کی بیخ کنی ہی کر ڈالی اہل باطل کی سازش کا دار و مدار نقطہ تقرب پر تھا امام علام کے بحر تفقہ و افتا کی مواجی و روانی کا کیا کہنا سبحان اللہ گمراہوں کے لئے نہایت محتاط و موثر مشفقانہ انداز اختیار فرمایا جو علمائے جانبین کے لئے زریں سبق آموز ہے للہ در المجیب اللبیب

حیث اجاب فاجاد صدق اللہ الھادی لکل قوم ھاد آپ کے
ظل میون کو عامۂ مؤمنین پر عموماً اور اہل علم پر خصوصاً سایہ افگن !
رکھے آمین حسنی وحسینی بارگاہ معلیٰ میں اس ناچیز کو کچھ تقرب حاصل
ہو شہنشاہ کونین کے قرۃ العینین حضرات حسنین کا غلام زادہ مختصراً انذر
عقیدت پیش کرتا ہے ۔ بدعتی بدعت بدعت کی رٹ لگاتے ہیں مگر
اتنا ہوش نہیں کہ لفظ تقرب کو قرب عبادت کے لئے خاص کر لینا
چودھویں صدی کی بدعت سیّہ ہے ۔ لہٰذا لفظ تقرب کے الزام
سے حضرات حسنین کے نام کے شربت یا سبیل کو ناجائز بنانے
والے چودھویں صدی کے بدعتی ہو کے وہ صریح حدیث کے
خلاف کر رہے ہیں مسلم میں حضرت ابو ذرؓ والی حدیث مشہور و معروف
ہے اس میں بندہ کا تقرب مولیٰ سے مولیٰ کا تقرب بندہ سے وارد
ہے من تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعاً ومن تقرب
منی ذراعا تقربت منہ باعا یعنی جو بندہ مجھ سے ایک بالشت تقرب
حاصل کرتا ہے تو میں اس سے ایک ذراع تقرب فرماتا ہوں جو مجھ سے
ایک ذراع تقرب حاصل کرتا ہے تو میں اس سے ایک باع تقرب فرماتا
ہوں یہ بات جلی بدیہات سے ہے کہ ایک کام مختلف اعتبارات سے متعدد
اشخاص کے لئے کیا جا سکتا ہے لولا الاعتبار لبطل الحکمۃ

گر فرق مراتب نکنی زندیقی عبد التواب سے جھگڑنے والے نے تو
غضب ہی کر ڈالا کیسی حلال طیب بابرکت شے کو کیسی ناپاک شے
سے تشبیہ دی نعوذ باللہ منہ اسکو چاہیے کہ جس عالم پر اعتماد ہو اس
سے دریافت کر لے کہ مشرکین جن جانوروں کو اپنے معبودان باطلہ
کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں اگر کوئی مسلمان انکے مالک کی اجازت سے
ذبح کرلے تو وہ بتوں کے نام کے جانور حلال ہیں یا حرام تو اس کو
اپنی پرلے درجہ کی گستاخی کا یقین ہو جائیگا تفسیر احمدی میں ہے
ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء کما ھو الرسم فی زماننا
حلال طیب یعنی جو گائے اولیاء اللہ کے لیے نذر مانی ہوئی ہے
جیسا کہ ہمارے زمانہ میں اسکا رواج ہے وہ حلال طیب ہے جو لوگ
مومنوں کو ایذا دینے والے الفاظ بطور تنقیص کفریہ شرکیہ فعل کا الزام
دیتے ہیں اور انکے ثابت کرنے سے عاجز ہیں انکے مقابلہ کے لئے
حدیث من رای منکرا الخ پر عمل کریں اور ایسی اشد منکر اور خبیث
افترا پردازی اور پرلے درجہ کی گستاخی کو مٹانیکی حسب استطاعت
پوری پوری کوشش کریں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

احقر مشرف احمد غفرلہ
نائب مفتی مسجد فتحپوری دہلی!

جواب حضرت مولٰنا سید محمد فضل حسین صاحب و حضرت مولٰنا مفتی اعظم مصطفےٰ رضا خاں صاحب بریلوی بلدہ بریلی ۲۶ رشوال ۷۳ھ

الجواب۔ سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا شربت انکو ایصال ثواب کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور ایصالِ ثواب سے انکی خوشنودی و رضا بھی مقصود ہوتی ہے جو انکے ساتھ محبت کی دلیل ہے اور انکے ساتھ محبت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے اور انکے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ محبت ہے۔ انکی خوشنودی و رضا چاہنا خدا کی خوشنودی و رضا چاہنا ہے انکی خوشنودی انکی ذات کے لئے نہیں ہی لئے ہے کہ وہ محبوبان خدا ہیں مردان خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند حدیث میں ہے من احبھم فبحبی احبھم مرقات میں ہے والمعنی انما احبھم لانہ یحبنی۔ پھر حدیث میں ہے احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمۃ واحبونی لحب اللہ واحبوا اھل بیتی لحبی مرقات میں ہے او ان محبوب المحبوب محبوب نیز حدیث میں ہے حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط مرقات میں ہے قال القاضی کانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علما بنور الوحی ما سیحدث بینہ وبین القوم فخصہ باالذکر وبین انہما کالشی الواحد فی وجوب المحبۃ وحرمۃ التعرض واکد ذلک بقولہ احب اللہ من احب حسینا فان محبتہ محبۃ الرسول ۔ ومحبۃ الرسول محبۃ اللہ نیز حدیث میں ہے من احبہما فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ تو انکی خوشنودی و رضا چاہنے کو برا نہ بتائیگا۔ مگر وہ کہ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے بغض و عداوت ہو چنانچہ حدیث میں ہے ومن ابغضہ فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ ۔ خوشنودی اور رضا چاہنے ہی کو تقرب کہتے ہیں غیر خدا کی طرف تقرب اگر بہ نیت عبادت نہ ہو تو ہرگز نہ شرک نہ کفر نہ ناجائز وحرام جیسے درود شریف پڑھنے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خوشنودی بھی مقصود ہوتی ہے ۔ درمختار وردالمختار میں ہے ۔ ولا یکفر لانا لا نسیئ الظن بالمسلم انہ متقرب الی الآدمی بھذا النحر علی وجہ العبادۃ لانہ الکفر وھذا بعید من حال المسلم ۔ ایصال ثواب اہلسنت کے نزدیک جائز ہے ۔ معتزلیوں کو اس سے انکار ہے مراقی الفلاح میں ہے ۔ وعن انس انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ انا نتصدق عن موتانا ونحج عنھم وندعو لھم

فهل یصل ذلک الیهم فقال نعم انہ لیصل و لیفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق اذا اھدی الیہ رواہ ابوحفص الکبری فللانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ عند اھل السنۃ و الجماعۃ صلوٰۃ کان او صوما او حجا او صدقۃ او قراۃ للقرآن او اذکار او غیر ذلک من انواع البر و یصل ذلک الی المیت و ینفعہ قالہ الزیلعی فی باب الحج من الغیر طحطاوی میں ہے وقالت المعتزلۃ لیس للانسان ان یجعل ثواب عمل لغیرہ۔ پھر جس شربت یا شیرینی یا کھانے پر بزرگان دین کی فاتحہ ہوتی ہے وہ تبرک ہو جاتا ہے اس کا کھانا بہت خوب ہے۔ فتاوی عزیزی میں ہے طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرات امامین نمایند و براں فاتحہ و قل و درود خوانند تبرک می شود و خوردن بسیار خوب ست۔ آیۂ کریمہ وجعلوا للہ مما ذرا من الانعام والحرث سے استدلال کر کے شربت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حرام بتانا نری جہالت ہے کہ اولاً وہ آیت مشرکین کے حق میں ہے وہ اپنے معبودان باطل کو خدا کا شریک ٹھیراتے تھے اور کوئی مسلمان حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شریک نہیں جانتا پھر اوس آیت میں یہ کہاں ہے کہ بتوں کے نام کا جو حصہ مشرکین ٹھیراتے تھے شریعت نے اسکو حرام کیا ہے۔ بلکہ مشرکین اسکو حرام سمجھتے تھے اور

قرآن کریم نے انکے اس اعتقاد کا رد کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ
چیز شرعاً حرام نہیں قرآن کریم کا ارشاد ہے وحرموا ما رزقہم اللہ افتراءً
علی اللہ قد ضلوا وما کانوا مھتدین فتاوی عالمگیری میں ہے مسلم
ذبح شاۃ المجوسی لبیت نارھم او الکافر لآلھتھم توکل لانہ سمی اللہ
تعالیٰ ویکرہ للمسلم کذا فی التاتارخانیہ۔۔۔ جامع الفتاوی بعض
وہابی یہ کہتے ہیں کہ غیر خدا کے لئے جو چیز نذر کی گئی ہو وہ حرام ہے تو یہ بھی
غلط ہے تفسیرات احمدیہ میں ہے ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء کما
ھو الرسم فی زماننا حلال طیب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ المفتی
دار العلوم مظہر اسلام بلدہ بریلی
۲۶ شوال ۷۳ھ

مہر دار العلوم
مظہر اسلام بریلی

الجواب صحیح وصواب واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا خاں غفرلہ

بعد حمد وصلوٰۃ میں نے کتاب اعلان موسوم بہ شمشیر صداقت
کا مطالعہ کیا۔ وہابیہ دیوبندیہ کے فتوے اور علماء اہل سنت کے فتوی

غور سے پڑھے صحیح طریقہ جواب اور مسلک اہل سنت کے موافق
احکام وہی ہیں جو فاضل نوجوان حضرت مولٰنا حافظ مظفر احمد صاحب
زید فیضہ نے تصنیف فرمائے، اور وہابیہ کی عیاری و مکاری، اور قرآن کی
تحریف کا خوب پردہ چاک فرمایا جزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزا شرح
وغیرہ کتب معتبرہ اہل سنت والجماعت و شروح احادیث عقائد متون
میں ایصال ثواب کے احکام صریحہ موجود ہیں۔ لیکن یہ دشمن رسول صلی
اللہ علیہ وسلم اور دشمن صحابہ اہل بیت اور اولیاء کرام سے بغض و کینہ
رکھنے والی جماعت ہمیشہ ان مستحسن طریقوں کے روکنے کی سعی کرتی
رہتی ہے۔ مسلمانوں کو ان مذہب کے بھیڑیوں اور ملت کے ڈاکوؤں سے
پرہیز لازم اور اتباع اہل سنت والجماعت ضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم

الفقیر عبد المصطفیٰ الازہری غفرلہ
شیخ الحدیث جامعہ رضویہ
ہارون آباد ریاست بہاولپور

حضرت مولٰنا مفتی غلام قادر صاحب کراچی

حضرت علامہ مولٰنا شاہ حافظ قاری مفتی مظفر احمد صاحب دہلوی مدظلہ العالی کا فتویٰ حق و صداقت پر مبنی ہے۔ اس کے برعکس محمد شفیع و احتشام الحق تھانوی کا جواب تجاہل عارفانہ جہل مرکب اور انتہائی بغض و عناد کے مترادف ہے درحقیقت فرقہ وہابیہ و دیوبندیہ اپنی کافرانہ ذہنیت و ملحدانہ خیالات کے پیش نظر ہر جائز و کار خیر کو حرام و بدعت ٹھیرانے کا عادی ہے مسلمانوں کو انکی مکاری و دسیسہ کاری سے ہمیشہ اجتناب کرنا چاہئے۔ میں حضرت مفتی صاحب قبلہ کے فتوٰی اور دیگر حضرات علماء اہل سنت کے جوابات کی تصدیق و تائید کرتا ہوں والسلام۔ ۲۳؍جون ۵۵ء

مفتی غلام قادر صابری
سابق مفتی آزاد کشمیر
حال کراچی
جامع مسجد میونسپل فائر بریگیڈ
صدر

تصدیق حضرت مولانا سید طاہر اشرف صاحب کراچی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء وسید المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین۔

اما بعد:۔ ایام محرم الحرام میں سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کو ثواب پہنچانے کے لئے امت مرحومہ کے افراد پانی، شربت، دودھ وغیرہ کی سبیلیں لگاتے ہیں اور اس طرح اپنی عقیدت اور نسبت کا اظہار امام عالی مقام کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس ضمن میں مولوی احتشام الحق صاحب کا فتوی نظر سے گذرا جسمیں انہوں نے اس فعل کو شرک قرار دیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ۔

اس طرح بے دریغ مسلمانوں کو مشرک ٹھیرانا، آیات قرآنی کی غلط تاویل کرنا، احادیث نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ہدایۃً روگردانی کرنا، اسلاف صالحیں کے عمل کو ہدف طعن بنانا یہ تمام افعال اسقدر مذموم ہیں کہ ان کی مذمت کے لئے درحقیقت الفاظ نہیں ملتے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت مولانا محمد مظفر احمد دامت برکاتہ، کو اور دیگر علماء اہلسنت کو جنہوں نے اس گمراہ کن فتوی کا مدلل اور مسکت جواب تحریر فرما کر ملت اسلامیہ کی ہدایت فرمائی

ان تمام علماء کرام نے تمام ادلہ کو اس قدر روشن انداز میں بیان فرمادیا ہے کہ اب اس عاجز کے لئے مزید کچھ تحریر کرنا تحصیل لاحاصل ہوگا اس لئے یہ فقیر ان تحریرات علماء اہلسنت کی صحت کی تصدیق کرتے ہوئے اپنی تحریر کو اس دعاء پر ختم کرتا ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ تمام ملت اسلامیہ کو مسلک اہلسنت پر گامزن فرمائے اور استقامت بخشے، آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم الیٰ یوم الدین۔ فقط۔

(حضرت مولانا) سید طاہر اشرف (اشرف الجیلانی)
مسکن سادات اشرفی الجیلانی، فردوس کالونی۔ کراچی

حضرت مولٰنا صوفی حافظ شاہ غلام رسول صاحب کراچی

الحمد للہ جو کچھ علماء اہل سنت وجماعت ایدہم اللہ وتعالیٰ رسالہ اعلان شمشیر صداقت میں لکھا ہے۔ وہی اہل حق کا مذہب ومسلک ہے اور جو لوگ اسکے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں جماہیر اہل السنۃ والجماعت کے برخلاف ہیں یہ فقیر اس رسالۂ متبرکہ شمشیر صداقت کی تائیداً تصدیق کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے شائع کرنے اور اس سے تعاون کرنے والوں کو جزائے خیر واحسن عطا فرمائے آمین بحق طٰہٰ ویٰسین

ہمارے سرکار غوث پاک نے فرمایا۔ وَمَنْ یَتْرُکَ الْآثَارَ فَقَدْ ضَلَّ سَعْیُہٗ۔ وَھَلْ یَتْرُکُ الْآثَارَ مَنْ کَانَ مُسْلِمًا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سلف صالحین کے آثارِ پاک پر رکھے وباللّٰہِ التوفیق

الفقیر الی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ

غلام رسول القادری عفاعنہ مقیم جامع قادریہ

آستانۂ غوثیہ سولجر بازار کیمپ کراچی

حضرت مولانا مولوی مسعود احمد صاحب کراچی

الجواب

امام عالی مقام حضرت سیدنا حسین علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ و السلام کے ایصال ثواب کی غرض سے سبیل و شربت نذر و نیاز کو ہندوں کے فعل سے تشبیہ دینا سراسر جہل پر مبنی ہے

وہی پرانا راگ الاپنا اور تقرب غیر تقرب کی بحث چھیڑ کر مسلمانوں کو عمل خیر سے روکنا یہ وہابیہ کا دیرینہ طریقہ ہے۔ مجیب محترم نے کمال علمی سے ان خرافات کی دھجیاں اڑا کر حق کو واضح کر دیا جزاہ اللہ خیر الجزاء

محمد مسعود احمد عفی عنہ دہلوی خلف حضرت مولانا شاہ محمد کرامت اللہ خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ خطیب مسجد صابری رنچھوڑ لائن جناح اسٹریٹ

حضرت مولانا شاہ ضیا۔ القادری صاحب

طمع فاتحہ از خلق نداریم نیاز
عشق من در پس من فاتحہ خواہم یافتند

حضرت نیاز بے نیاز تا شاہ نیاز احمد چشتی فخری بریلوی رحمۃ اللہ تیرہ صدی ہجری کے مشہور اولیاء اللہ میں ہیں اگرچہ انہوں نے خود کو دیوبندی وہابی وغیرہ جیسے دنیا طلب زاہدان خشک کی فاتحہ سے بے نیاز ظاہر فرمایا ہے۔ مگر ساتھ ہی اعلان فرمایا ہے کہ میرے وصال کے بعد میرا عشق میری فاتحہ خوانی کے لئے باقی رہیگا۔ یعنی جبتک مجھے عشق و عقیدت رکھنے والے دنیا میں موجود رہیں گے۔ میرا سلسلہ فاتحہ ختم نہ ہوگا۔

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما حضور محبوب رب العلمین سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ محبوب نظر ہیں جنکے متعلق احادیث شاہد ہیں کہ حضور نے فرمایا۔

حضرت اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک ضرورت سے رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور گھر کے اندر سے اس حال میں آئے کہ آپ کسی چیز کے اندر لپٹے ہوئے تھے جس سے میں ناواقف تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر جب میں حضور سے اپنی ضرورت عرض کر چکا اور جب اپنی حاجت سے فارغ ہوگیا تو میں نے دریافت کیا

حضور یہ آپ کیا چیز لئے ہوئے ہیں۔ حضور نے چادر کو کھولا تو اوس کے اندر حسن اور حسین حضور کی دونوں پہلوؤں میں لپٹے ہوئے تھے حضور نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے فرزند ہیں یا اللہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان دونوں سے سے محبت کرے یا اللہ تو ان سے بھی محبت فرما۔ (ترمذی)

ایک ولی کامل نے اظہار بیزاری کیا اون لوگوں سے جنکے سینے محبت سے خالی ہیں اور منتخب فرمایا اپنی فاتحہ خوانی کے لیے صرف اہل محبت کو اور سوز عشق رکھنے والوں کو

بطور مثال یہ حدیث پیش کیجارہی ہے جن میں حضور نے حضرات حسنین رضی اللہ عنہما سے اپنی انتہائی محبت کا اظہار فرماتے ہوئے اپنے خالق و مالک سے درخواست کی ہے کہ یا اللہ تو بھی ان میرے لخت جگر بیٹوں سے محبت فرما اور ساتھ ہی یہ بھی التجا کی کہ یا اللہ جو میرے سبطین طیبین حضرات حسنین رضی اللہ عنہما سے قیامت تک محبت کا تعلق قایم رکھیگا تو اون کے ساتھ بھی محبت رکھ اللہ تعالی کی محبت اپنے بندوں کے ساتھ قطعا دلیل مغفرت ہے۔ مسلمانوں خدارا اپنے آقا و مولانا حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح احادیث پر غور کرو اور پھر ان زاہدان خشک صدرالدین۔ احتشام الحق۔ مظہر بقا۔ محمد شفیع کے فتوے

کے الفاظ کو بار بار پڑھو غور کرو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا شربت یا ان کے نام کی سبیل رکھنا۔ جس کو تیرہ سو برس سے ابتک ہزاروں عابد وزاہد اکابر اولیا عوام وخواص مستحب ومستحسن سمجھکر رکھتے آئے ہیں یہ اس کو حرام وناجائز اور ہندوؤں کے دیوتاؤں کی پیاؤ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور بدعت قرار دیکر ممانعت کا حکم دیتے ہیں۔

اگر یہ گستاخ ذرہ بھر بھی حضور محبوب کبریا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رکھتے ہوتے تو جو حضرات حسین سے حضور بدرجہ کمال محبت رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ اور اپنی امت سے ان کے ساتھ رہنے کے متمنی ہوں۔ بطور شہید فی سبیل اللہ جنکا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ ہو کہ بعد انبیاء وصدیقین دنیا کے انسانیت میں سب سے زیادہ فضیلت والے سمجھیں جائیں خود اللہ تعالیٰ نہایت تاکید سے یہ فرمائے کہ تم یہ گمان بھی نہ کرنا کہ یہ لوگ جو خدا کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں مرچکے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اونکی حیات جاودانی کا تمہیں شعور نہیں ہے اور وہ اپنے رب کی طرف سے رزق پانے والے اونکے لئے عیش مخلد کی بشارت ہے۔ اللہ اللہ کیا زمانہ ہے یہ مصنوعی تقدس معمولی پولیس کے کانسٹبل سے لیکر حکام وافسران کے اردلی چپراسیوں کی خوشنودی ورضامندی حاصل کرنے کیلئے اون کے در کی خاک پھانکنے کو تیار اور حضرت حسین علیہما السلام کی خوشنودی

ورضامندی جو حقیقتاً اسکے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور ذریعہ نجات ہے اوسکو شرک بتائیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ حضرت محترمی مولانا مفتی مظفر احمد صاحب اور دیگر علماء اعلام اہلسنت کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جنہوں نے مسئلہ کے ہر گوشہ کو دلائل مستند سے واضح فرمایا۔

فقیر ضیاء القادری غفرلہ
صدر جمعیۃ المشائخ ومجلس شیدائیان نبی کراچی

حضرت سید شاہ فضل حسین صاحب کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خص سیدنا محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم بعلم الاولین والاخرین والظاہرین والباطنین وفضلہ علی جمیع خلقہ اجمعین لم یخلق الرحمٰن مثل محمد ابداً وعلمی انہ لا یخلق الی الیوم القیامہ۔

امابعد:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان عظیم ہے اُن مقدس و بزرگ واکابر ہستیوں پر جنہوں نے اپنے مقدس خون سے دین احمدی کے شجر و برگ کی آب پاشی کی اور دین احمدی کو مستحکم و مضبوط بنایا

آج دنیا میں ان ہی کے طفیل سے دین کا نام باقی ہے اور انکے آثار قدیمہ پر چلنے والوں کیلئے رحمت باری کے ابواب مفتوح ہیں اور ھدایت کے سبیل مکشوف ہیں۔ اور ہر باغیہ وطاغیہ وہابیہ کے باطل ارادوں کو کچلنے و سرنگوں کرنے کے لئے ادلہ القویہ موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان مقدس ہستیوں کو انکے مقدس کارناموں و صداقت وحقانیت کی وجہ سے یہ صلۂ عظیم عطا فرمایا ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے قلوب میں اس بات کو راسخ کر دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ومقبول بندوں کی مقدس ارواح کے لئے ہمیشہ ہمیشہ ایصال ثواب کرتے رہیں تاکہ فیوض وبرکات باطنی و روحانی کے روابط قائم ودائم رہیں اور ایصال ثواب کے لئے بے شمار احادیث نبویہ موجود ہیں جسمیں کسی دیندار وایماندار کے لئے کلام وانکار کی قطعاً کوئی گنجایش باقی نہیں ہے۔ البتہ فرقہ طاغیہ وباغیہ وہابیہ جو کہ شیخ نجدی کے پیرو ہیں۔ یزیدی سنت کو زندہ رکھنے کے لئے ہمیشہ ماہ محرم میں اپنے فتووں کے ذریعہ بھکایا کرتے ہیں اور ایک پاک وحلال چیز کو جو کہ بصورت ایصال ثواب کی جاتی ہے حرام وپلید وپیشاب وپاخانہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ ان وہابیہ کے شیخ نجدی کی پرانی سنت قبیحہ ہے۔ حالانکہ یہی دین وہابیہ

توحید و رسالت کے سب سے بڑھ کر اپنے آپ کو علمبردار ثابت کرنے کے دعویدار ہیں۔ مگر افسوس ہے ان کی ذہنیت و عقل پر کہ احادیث کی معانی و اسرار کو نہ سمجھ سکے۔

ایصال ثواب کے بارے میں چند احادیث صحیحہ و معتدبہ مندرجہ ذیل میں مرقوم کیجاتی ہیں تاکہ ناظرین اپنے ایمان و عقائد کو آداب الصالحین و صراط المستقیم پر ثابت رکھیں۔

ایصال ثواب کی نیت سے کسی چیز کو کسی بزرگ کے نام سے منسوب کرنا یا پانی و کھانا وغیرہ تقسیم کرنا یا سبیل کی صورت میں پانی و شربت وغیرہ رکھنا اس میں عندالشرع احمدیؐ کسی قسم کوئی حرمت و کراہت نہیں واقع ہوتی ہے بلکہ عین شرع کے مطابق جائز و مستحسن ہے۔ اخبرنا ابوحنیفہؒ قال حدثنا عطاء بن ابی رباح عن عبداللہؓ بن رواحؓ انہ سمی شاۃ من غنمہ لرسول اللہ الی الاخر کتاب الآثار صفحہ ۵۷ کہا امام محمدؒ نے کہ خبر دی ہم کو امام ابوحنیفہؒ نے اور کہا کہ حدیث بیان کی عطا بن ابی رباح نے عبداللہ بن رواح سے کہ اس نے ایک بکری اپنی بکریوں میں سے نبی کریمؐ کے نام پر پال رکھی تھی اور اس بکری سے بہت محبت و پیار کرتا تھا اور اسے خوب چارہ وغیرہ کھلاتا تھا یہاں تک کہ وہ خوب فربہ ہوگئی۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے

کہ حضرت سعدؓ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا دربار رسالت مآب میں عرض کی کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے میں اپنی والدہ کی روح کو ایصال ثواب کرنے کے لئے کیا چیز خیرات کروں حضور پر نور نے فرمایا الماء یعنی پانی کا ایک کنواں کھدوا حضرت سعدؓ نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا۔ ھذہ السبیل لامّ سعد یہ کنواں سعد کی ماں کی روح کو ایصال ثواب کرنے کے لئے کھدوایا گیا ہے۔ آج کل کے وہابیہ وباغیہ وغیرہ اگر ان احادیث کو تھوڑی سی بھی نظر انصاف وایمان سے دیکھیں تو یقیناً حلال اشیاء کو حرام بتلانے کے فتووں سے باز آجائیں۔ خداوند تعالیٰ ان گمراہوں سے سادہ لوح مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

بقلم خود سید فضل حسین شاہ خطیب
مسجد باغیچہ ہاشم خاں کراچی نمبر ۳

حضرت مولانا سید حمید حسین صاحب سیالکوٹی

ذالک کن الک لا ریب فیہ

ایصال ثواب امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام محرم وغیر محرم میں جائز ہے اور کفار مکہ کے لئے اور مشرکین پر جو آیت نازل ہوئی وہ اہل سنت پر چسپاں کرنا بے دینی ہے سرکار دو عالم کے صاحبزادے

حضرت ابراہیم کا انتقال ہو گیا کچھ خرما اور دودھ اور روٹی منگا کر ایصال ثواب فرمایا حدیث شریف کے لفظ موجود ہیں ثواب ھذہ للاطعمۃ لا بنی ابراہیم یعنی اس طعام کا ثواب میرے بیٹے ابراہیم کو ہو۔ طعام بھی ہے اور دودھ ہے اور یہی تو حضرت امام حسینؓ کی فاتحہ اور سبیل میں ہے جو ایصال ثواب کو حرام قرار دے اسکی امامت ناجائز ہے اور اہل سنت و جماعت کے مذہب سے خارج ہے۔

فقیر سید حیدر حسین سجادہ نشین علی پوری
ضلع سیالکوٹ حال کراچی

حضرت مولانا محمد عالم صاحب سرگودھا

محرم میں سبیل پانی و کھانا کھلانا شرعاً جائز ہے۔

حقیقت میں یہ ایصالِ ثواب ہے قرآن کریم ربنا اغفر لنا ولاخواننا سبقونا بالایمان اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت سعدؓ تعالیٰ عنہ کو حضور پر نور نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک کنواں کھودو اور جسکا ثواب تمہاری ماں کو پہونچتا رہیگا۔ اب تک کنواں موجود ہے۔ اور اس کا نام بیرام سعد رکھا گیا اب کنواں پر سعدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کا نام آیا ہے۔ یہ غیر خدا ہے خدا ہی قیوم بدعقیدہ

لوگوں سے بچائے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے چیز حرام ہوجاتی ہے تو عقیقہ کا بکرا جن پر غیر کا نام آتا ہے۔ یعنی یہ عقیقہ محمد دین کا ہے اس پر محمد دین کا نام آگیا یہ تو مولوی کھا لیتا ہے یہ حرام نہیں اور امام حسین سے قلبی عداوت ہے کہ جس پر انکا نام آتا ہے وہ حرام ہوجاتی ہے خداوند کریم ہدایت نصیب کرے۔

محمد عالم خطیب جامع چک نمبرہ جنوبی
بھلوال ضلع سرگودھا حال کراچی
بقلم خود

حضرت مولانا عبدالحامد صاحب۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انتہائی افسوس ہے کہ پاکستان کے اندر چند عناصر افراد نے عقائدی مسائل کے سلسلہ میں اس قسم کے فتاویٰ دینے شروع کئے ہیں جن سے ملت کے اندر افتراق پیدا ہو جس طرح ہندوستان میں دیوبندی علماء کا کام صرف یہ ہے کہ وہ گیارہویں شریف۔ میلاد شریف کرنے والوں کو بدعتی و گمراہ بیدین کہا کرتے تھے۔ اس لئے پاکستان آنیکی اُنکے افراد نے وہی وطیرہ اختیار کرلیا ہے۔ مقام حیرت ہے کہ محرم

شریف میں ایصال ثواب ~~کہتے~~ حرام کہتے ہیں سیدنا امام حسین عالی مقام کے نام پر کہیے سبیل لگانا. شربت پر فاتحہ دینا توانکے نزدیک حرام وممنوع ہے لیکن ارباب اقتدار کے یہاں سویم کی مجلسوں میں ایصال ثواب سے شریک ہونا جائز ہے۔

مولوی احتشام الحق تھانوی اور جناب مفتی محمد شفیع صاحب نے عنایت اللہ کے استفسار پر جو جواب دیئے اور جنہیں رسالہ شمشیر صداقت میں جناب فضل احمد صاحب نقشبندی نے شائع کیا دیکھکر افسوس ہوا کہ ان دونوں دیوبندی علما نے سیدنا امام عالی مقام علیہ السلام کے نام پر سبیل لگانے اور شربت پر ایصال ثواب کو بدعت وحرام وممنوع لکھ دیا اور لکھا کہ اسکی کوئی اصل نہیں حالانکہ خود حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے اس استصواب پر کہ میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے کوئی ایسا عمل ہے جس میں اسکی روح کو خوش کرسکوں. حضور نے فرمایا اسکے نام پر کنواں کھدوادو. جبتک لوگ اس سے پانی پیتے رہیں گے. تمہاری ماں کی روح کو ثواب پہنچتا رہیگا یہ دیوبندی علما تو اتنا بھی علم نہیں رکھتے کہ ایصالِ ثواب کے لئے احادیث شریفہ اور کتب فقہ میں ان سے زیادہ ان امور صحت پر دلائل وشواہد موجود ہیں۔

بلاشبہ حضرت سیدنا امام حسین عالی مقام علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور دیگر اکابر کی ارواح بجیات کو ایصال ثواب کیلئے کنواں بنوانا - مدارس جاری کرانا مساجد بنوانا - ان سب کی غرض ایصال ثواب ہے جو جائز درست ہے ایسے امور کو بدعت و ممنوع و حرام کہنا اور یہ سمجھنا کہ ان میں تقرب متعدی ہے کھلی ہوئی جہالت ہے۔ محمد عبدالحامد ۱۳۷۴ھ

جمعیۃ علماء پاکستان

الجواب - نحمدہٗ و نصلی علی حبیبہ الکریم

اکابر علمائے کرام و مفتیان شرع متین کے سامنے جواب کی جرأت کرنا آفتاب کے سامنے چراغ روشن کرنے کی مثل کے مترادف ہے بحمداللہ تعالیٰ اکابر نے دیوبندی مولویوں کے غلط فتووں کے وہ قاہر رد اور مضامین علیہ تحریر فرمائے کہ پڑھ کر ایمان تازہ اور دل روشن ہو جائے۔

اب میں صرف علامہ مفتی فلاں صاحب دیوبندی سے عرض کردوں گا کہ حضور نے فتویٰ نویسی کی ابھی نئی پریکٹس شروع کی ہے اور ظاہر ہے کہ نیا وکیل جب پریکٹس شروع کرتا ہے تو دس بیس مقدمے خراب کرتا ہے اسی طرح نیا ڈاکٹر یا طبیب دس بیس مریضوں کی بھینٹ لیتا ہے اور یہی نتیجہ آپ کی مشق کا نکلا کہ جناب نے بھی آخرت کے بورئیے سمیٹے جوانان جنت کے سردار کے نام ایصال ثواب کو حرام و ناجائز و شرک لکھ مارا اور یہ نہ سوچا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہا کی ایذا دہی سے حضور کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور حضور کو ایذا دینے والے کے حق میں عذاب الیم کی وعید ہے کما قال تعالیٰ والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ٥ (القرآن) مزید برآں اپنے عیب پر پردہ ڈالنے کیلئے بے جوڑ آیت بھی لکھ دی۔ وجعلوا للہ مما ذرا الایہ اجی حضرت اس آیت کے متعلق اپنے اکابر کا یہ فیصلہ تو دیکھ لیا ہوتا تفسیر موضح القرآن میں ہے " پھر جو کسی بزرگ کو کچھ دے اور اس بزرگ کو اپنی جگہ ٹھہرا دے اور اس کی طرف سے اللہ کی راہ میں جن کو کھلا کو

دے تو حکم برداری ہے اللہ کی اور چیز فقیر کو اور ثواب اس شخص کے بدلے اس بزرگ کو" اور شربت کا ثواب ہے ہم امام عالیمقام کی روح پر فتوح کو ہدیہ کرتے ہیں اور ہاں طبیعت آپکی چڑجاتی ہے کہ ہم نے شربت کو امام رضی اللہ عنہ کے نام سے موسوم کیوں کیا تبھی تو آپ "حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا شربت یا ان کے نام کی سبیل" حرام و ناجائز فرما رہے ہیں اور کمال کیا آپ نے کہ عوام اہل اسلام کو آپ سنی حنفی بن کر دھوکہ دے رہے ہیں۔ مزہ تو جب ہوگا کہ مصنوعی سنیت و حنفیت کا نقاب آپ کے چہرے سے اترے گا۔ اور اصلی خدوخال نمایاں ہوں گے اے مفتی فلاں صاحب خدا لگتی کہنا کہ حدیث پاک اور فقہ حنفی سے ہر وہ چیز جو منسوب یا موسوم بغیر اللہ ہی حرام ہے نہیں بولتے اچھا جانے دو ذرا اس عبارت کا مطلب بتلادو "محمد اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عطاء ابن رباح عن عبد اللہ ابن رواحۃ انہ سمی شاۃ من غنمہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (از کتاب الآثار امام محمد رحمۃ اللہ علیہ باب الایمان)

(ترجمہ) عبد اللہ بن رواحہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری سرکار مدینہ کے نام کی کی۔ ایک مسئلہ اور بتایئے جناب مفتی فلاں صاحب جو خاتون آپ کے عقد میں آئیں وہ آپ کی طرف منسوب ہو کر آپ کی زوجہ کہلائیں گی یا نہیں اگر آپ کی زوجہ ہوئیں تو پھر عرض ہے کہ معاذ اللہ آپ اللہ ہیں یا غیر اللہ اگر غیر اللہ ہیں تو زوجہ کی نسبت آپ کی طرف کیسے درست ہوئی اپنا فتویٰ کام میں لایئے۔ اور اگر معاذ اللہ سیڑھی پر قدم رکھا ہے پھر خدا ہی حافظ ہے۔ سنا تو ہوگا کہ مدنی تاجدار نے غلاموں رامت کی طرف سے قربانی فرمائی تھی اب ان کے غلام بھی ان کے پیارے نواسہ کے نام ایصال ثواب کرنے کے لئے شربت پلاتے اور سبیل لگاتے ہیں۔ ہاں جنہیں غلامی سرکار سے انکار ہے وہ ایصال ثواب کو رد کیں تو کیا اور کربلا میں فرات کا پانی روکا تو کیا بہرحال اللہ کے نام سے کسی چیز کو منسوب کریں یا کسی چیز کا ایصال ثواب کریں اہل سنت و احناف کے نزدیک جائز و درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد رفعت علی قادری (رضوی)

۸۶

حضرت شاہ فیض احمد صاحب پاکپٹن شریف

آپ حضرات کو تعجب ہو گا کہ مولانا احتشام الحق تھانوی اور مولوی
صدر الدین اور مفتی محمد شفیع اور مولوی محمد مظہر صاحبان نے سبیل شربت
امام الہدی سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو کہ ماہ محرم میں بطور
ایصالِ ثواب الی روح سیدنا الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقسیم ہوتا ہے
حرام اور ناجائز کہکر اور پانی بنام دیوتاؤں کے ساتھ تشبیہ دیکر امام
ہمام کی سخت توہین کی اور مناع للخیر معتد اثیم کے مصداق ہوئے جس کا
بدلہ آخرت میں پائیں گے یہ کوئی جائے تعجب نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ
تو خدائے تعالیٰ کی توہین سے بھی باز نہیں آتے جھوٹ کو حق تعالیٰ کی طرف
نسبت دیکر حق تعالیٰ کو امکانی طور پر یا علی الاطلاق جھوٹا کہتے ہیں امکان
کذب کیا وقوع تک کے بھی قائل ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ امکان
کذب باری تعالیٰ ماننے سے قرآن کریم اور توحید اور رسالت وغیرہ جیسے
قطعیہ مسائل کی قطعیت میں فرق آتا ہے اور ان مسائل کے منکر اور
کافر نہیں کہہ سکیں گے کیوں جب ان مسائل میں امکان کذب ہو سکتا
ہے تو منکر کافر نہ ہوگا۔ حالانکہ قرآن برہان کے تمام مقدمات قطعی ہوتے
ہیں امکان کذب ماننے سے قرآن برہان نہیں رہیگا علاوہ اس کے

تصدیق ضد اور صریح مخالف تکذیب ہے کسی کی طرف کذب منسوب کرنے
کو تکذیب کہتے ہیں اور تصدیق کسی کی طرف صدق منسوب کرنے کو
کہتے ہیں جب تم نے تکذیب کو بطور امکان کذب کے حق تعالیٰ کی طرف منسوب
کیا تو تصدیق حق تعالیٰ نہ رہی معلوم ہوا کہ تم تصدیق کے قابل نہیں
ہو۔ کیونکہ تصدیق اور تکذیب یہ دو ضدّین ہیں اور اصل یہ ہے کہ الضدان
لا یجتمعان یعنی صدق و کذب یکجا جمع نہیں ہو سکتے کیونکہ وہابی دیوبندیوں
کا عقیدہ کہ قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے
تو وقوع کذب کے درست ہو گئے لہذا اس کے قائل کو کافر اور بدعتی خیال
کہنا نہیں چاہیئے یاد رہے وہابی دیوبندیوں کا معیار زندگی فقط یہ ہے
کہ ذکر رد کے فضل قاطع نقص کا جویا رہے پھر کہے مردک کہ ہوں امت
رسول اللہ کی میرے بھائی مسلمانوں کو چاہیئے ایسے مومن خدا و رسول صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اولیائے کرام ائمہ عظام کو لوگوں کی محفلوں اور
مجمعوں سے کلی طور پر پرہیز کریں تاکہ عقیدہ حقہ میں انکے صحبت
سے فرق نہ آوے حضرت مولٰنا علامہ زمان محقق دوران صاحب
علم خضری مفتی محمد مظفر احمد صاحب نے انکے فتووں کو بادلہ قطعیہ رد فرما کے
مسلمانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

فقد اصاب المجیب المعیب العلام المحقق المدقق

المفتی محمد مظفر احمد فی ابطال فتاواتہم و انی علیٰ اثرہ قویم تراب اقدام کلاب الاولیاء و خادم آستان عالیہ بسی شریف ہوشیار پور مفتی فیض احمد خطیب جامع قبولہ شریف پنجاب ضلع منٹگمری سواد حال کراچی

(برائے خط نوشتن)

بمقام پاک پٹن شریف کوٹھی گنگا رام والی ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری پنجاب۔ حضرت قبلہ میاں صاحب میاں علی محمد صاحب سجادہ نشین بسی شریف۔

حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب گڈھ یاسین

جو کچھ مولانا مفتی مظفر احمد صاحب نے شربت و سبیل امام حسین رضی اللہ کے باب میں تحقیق فرمائی اور شاہ عبد العزیز صاحب کا فتویٰ انکل کیا وہ عین صواب ہے اور علماء محققین کا معمول یہ ہے۔ اور جو کچھ مخالفین نے لکھا وہ راہ حق سے دور ہے ان کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے کوئی علاقہ نہیں اسلئے بزرگان دین کے تبرکات کو اعمال ہنود سے تشبیہ دیتے ہیں ان منکروں کے سردار حاجی امداد اللہ صاحب اور مولوی محمد قاسم نانوتوی نے بھی اس کو جائز کہا ہے اور سندھ کے اکابر علماء میں سے

حضرت مخدوم عبدالواحد سیوسطانی تحریر فرمایا ہے کہ کھانے کے نسبت میت کی طرف کرنے سے وہ کھانا حرام نہیں ہوتا اور کیونکر حرام ہو سکتا ہے۔ سعد بن عبادہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے نبی کریم علیہ السلام سے عرض کیا میری ماں کا انتقال ہوگیا تو کون صدقہ بہتر ہے۔ حضور نے فرمایا پانی تو سعد نے کنواں کھدوایا اور اس کنوئیں کا نام بیر ام سعد ہے یہ حدیث احمد ترمذی ابوداؤد۔ ابن ماجہ نے روایت کی اس حدیث کے موافق تشنگان دشت کربلا جنہوں نے غربت مسافرت میں بھوک اور پیاس میں راہ خدا میں سوکھا گلا کٹوایا جنکی مظلومیت پر انسان تو کیا ملائکہ بھی روتے ہیں ان سنگدلوں کے حال پر افسوس جنکے دل واقعہ کربلا سے غمگین نہیں ہوتے اور وہ ان بزرگوں کی خدمت میں ایصال ثواب کو روکتے اور منع کرتے ہیں انکی بدحالی اور دل کی سختی پر افسوس۔ اللہ ہدایت فرمائے انکو سیدھے راستے کی۔

وانا المفتقر الی اللہ المفتی

محمد ابراہیم الیاسینی

مفتی اعظم ممالک سندھ و بلوچستان

یہ فتویٰ حضرت کا فارسی میں ہے جس کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

مولٰنا مختار احمد خاں صاحب گجرات

۷۸۶

بعون العلام الوھاب

الجواب

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام شریف پر سبیل لگانا جائز اور شربت وغیرہ پر انکی فاتحہ پڑھنا باعث برکت ہے کیونکہ یہ ایک قسم کا ایصال ثواب ہے۔ ایصال ثواب کے جائز ہونے پر قرآنی آیات احادیث صحیحہ اقوال فقہاء شاہد ہیں اس کی تفصیل جاء الحق اور انوار ساطعہ میں ملاحظہ کیجیے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) ومن الاعراب من یتخذ ما ینفق قربات عند اللہ و صلوات الرسول الا انھا قربۃ لھم ۝

جس سے معلوم ہوا کہ صدقہ وخیرات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کی نیت کرنا سعادت ہو

(۲) حضرت ابوہریرہ نے فرمایا ہے۔ کیا کوئی شخص ایسا ہے جو مسجد اعشار میں دو چار رکعتیں پڑھکر یہ کہدے (ھذا لابی ھریرۃ) یہ نماز ابوہرہ کے نام کی ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے صالح ابن درہم سے نقل کی مشکوٰۃ شریف میں بھی موجود ہے۔

(۳) حضرت ابن عبادہ نے کنواں کھدوا کر فرمایا (ھذہ لام سعد) یہ

ام سعد کے نام کا پانی ہے اس حدیث کو بخاری نے نقل کیا۔

(۴) حضرت کعب ابن مالک نے فرمایا (صدقۃً الی اللہ والی رسولہٖ) میرا یہ باغ اللہ رسول کے لئے صدقہ ہے یعنی اللہ کی عبادت کے لئے ادھر اسکے رسول کی خوشنودی کے لئے اسکو مسلم بخاری سے نقل کیا۔

غرضیکہ ایصال ثواب کے جائز ہونے پر بے شمار دلائل ہیں۔ مولوی ابو القاسم اور احتشام الحق صاحبان نے اسکی حرمت پر صرف دو دلیلیں قائم کیں ایک یہ آیت کریمہ۔ وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث و الانعام نصیبًا فقالوا ھٰذا للہ بزعمھم وھٰذا لشرکائنا۔ دوسرے یہ کہ اس سبیل اور شربت میں امام حسین کی خوشنودی منظور ہوتی ہے لہٰذا یہ شرک ہے۔

دلیل ۱ پر چند طرح گفتگو ہے۔

(۱) اس آیت میں مشرکین کے فعل کی تردید ہے اور مشرکین کی آیتوں کو مسلمانوں کے لئے پڑھنا طریقہ خوارج ہے۔ بخاری شریف میں ہے۔ وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی اٰیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین۔ یعنی خوارج بدترین مخلوق ہیں کیونکہ انہوں نے مشرکین کی آیتوں کو مسلمانوں

پر چسپاں کیا۔

(۲) اس آیت میں بتوں کے نام پر جانور یا کھیت وقف کرنے کا ذکر ہے اولیاء اللہ سے اسے کوئی تعلق نہیں امام حسین خدا کے شریک نسبت نہیں بلکہ وہ تو اللہ کے محبوب ہیں اور بتوں کی آیتوں کو اولیاء اللہ پر چسپاں کرنا جہنمی لوگوں کا طریقہ کار ہے جس کا حوالہ اوپر گذر چکا ہے۔

(۳) جو جانور زندگی میں اور جو کھیت وغیرہ بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے وہ حلال ہوتا ہے حرام نہیں رب فرماتا ہے۔ ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ الخ ۔ سائبہ بحیرہ وغیرہ جانور بتوں کے نام پر چھوڑے جاتے ہیں مگر وہ شریعت میں حلال رہے۔

(۴) اس آیت میں بھی یہ نہیں فرمایا گیا کہ یہ کھیتیاں اور یہ جانور حرام ہو گئے بلکہ صرف انکے اس عمل کی برائی بیان کی گئی تعجب ہے کہ دعویٰ کچھ اور دلیل کچھ۔ من چہ می سرائیم و طنبورہ من چہ می سرایدہ۔

(۵) صحابہ کرام نے کبھی غنیمتوں میں تحقیق نہ کی کہ یہ زمین مندر کے نام ہے یا کچھ اور۔ اور یہ چیز کسی بت کے نام کی تو نہیں بلکہ جو کچھ غنیمت میں آیا قبضہ میں لیکر آپس میں تقسیم کیا رب نے بھی فرمایا فکلوا مما غنمتم حلالاً طیباً۔ جو کچھ غنیمت میں آئے کھالو

حلال طیب ہے۔

(۶) مقام تعجب ہے کہ گنگا اور جمنا کا پانی حرام نہ ہو وہ گائے جسے ہندو پوجتے ہوں حرام نہ ہو بلکہ حلال ہو جب خود ان معبودین کا کھانا حرام نہیں تو جو چیز ان کے نام پر چھوڑی جائے وہ کیوں حرام ہو گی اور جب معبودانِ باطلہ کے نام کی چیز حلال ہے تو جن اشیاء کو اولیاء اللہ سے نسبت ہو جائے وہ کیوں حرام ہونگی اسی لئے فتاوی عالمگیری نے لکھا کہ اگر مجوسی آتش کدہ کے لئے گائے پالے اور آتش کدہ پر لیجا کر مسلمان سے ذبح کرائے اور مسلمان اللہ کے نام پر ذبح کرے تو گائے حلال ہے۔ علامہ احمد جیون نے تفسیر احمدی میں فرمایا کہ اولیاء اللہ کے نام پر جو گائے پالی جائے اور خدا کے نام پر ذبح کر دی جائے حلال طیب ہے۔

(۷) دیو بندیوں کے مورث اعلیٰ مولوی رشید احمد صاحب فتاوی رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۲۳ میں فرماتے ہیں کہ ہولی دیوالی میں ہندوؤں کے یہاں کی پوری کچوری اور کھیلیں کھانا جائز ہے جو کہ وہ کسی مسلمان کو ھدیۃً بھیجیں۔

حیرت ہے کہ اولیاء اللہ کے نام کا شربت تو حرام مگر بتوں کے نام کی پوری کچوری جائز کیوں نہ ہو رب فرماتا ہے الخبیثات

للخبیثین۔ بہرحال آیت مذکورہ سے سبیل و شربت کی حرمت پر دلیل پکڑنا محض حماقت اور بے دینی ہے۔ دوسری دلیل یعنی مولوی احتشام الحق صاحب کا سبیل و شربت کو اسلیے حرام کہنا کہ اس سے حضرت حسین کی خوشنودی مقصود ہوتی ہے۔ ایسا انوکھا استدلال ہے کہ جہاں تک کسی عالم کے ذہن کی رسائی نہ ہوسکی یہ قاعدہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے کہ بندہ کو راضی کرنے کے لئے کوئی کام کرنا شرک ہو جاتے رب فرماتا ہے۔ واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ۔ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں لوگ راضی کریں مسلم بخاری اور تمام کتب احادیث موجود ہے فمن کان ھجرتہ الی اللہ ورسولہ الخ جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو اسکی ہجرت انہی کی طرف ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے عرض کیا تھا اتوب الی اللہ ورسولہ

بخاری۔

جس تقرب کو فقہا نے شرک لکھا وہ بمعنی عبادت ہے نہ کہ بمعنی خوشنودی ورنہ استاد کو نذر کرتے ہیں اسے خوش کرنے کے لئے ماں باپ کو ہدیہ دیتے ہیں انہیں راضی کرنے کے لئے عزیزوں اور احباب کو تحائف پیش کرتے ہیں انہیں خوش کرنے کے لئے شاید یہ سب چیزیں

دیوبندی دھرم میں شرک ہو نگی سبیل و شربت فاتحہ کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ان چیزوں کا ثواب ان بزرگوں کی بارگاہ میں ہدیہ کیا جائے حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو ہدیہ دو تاکہ آپس کی محبت بڑھے۔

فتویٰ رشیدیہ میں سبیل و شربت کو تشبہ روافض کی وجہ سے حرام کیا گیا ہے انہوں نے تشبہ اور اشتراک میں فرق نہیں کیا۔ تشبہ میں یہ شرط ہے کہ وہ فعل کفار کی نشانی بن چکا ہو ان کے ساتھ خاص ہو یا کرنے والا انکی نقل کی نیت کرے یا وہ کام بنفسہ برا ہو تو وہ تشبہ بنے گا جیسا کہ شامی وغیرہ میں ہے۔

نیز کفار کی پیاؤ بتوں کے نام پر مسلمانوں کی سبیل امام حسین کے نام پر پھر تشبہ کہاں رہا مشرکین گنگا جل لائے مسلمان آب زمزم مشرکین پتھر کے بت کی طرف سجدہ کرتے ہیں مسلمان کعبہ شریف کی طرف جو کہ پتھروں کی ہی عمارت ہے مشرکین دوارکا اور کاشی شریف کا احترام کرتے ہیں مسلمان مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کا مشرکین رام اور سیتا کے نام کے پتھروں کی تعظیم کرتے ہیں مسلمان سنگِ اسود کو چومتے ہیں اور مقام ابراہیم کی طرف جھکتے ہیں۔ کیا انہیں بھی دیوبندی علماء تشبہ کی آڑ لیکر حرام کہیں گے۔ غرضیکہ مولوی محمد شفیع اور

احتشام الحق صاحبان کے فتوی باطل محض ہیں اور علماء اہلسنت کے فتوے صحیح ہیں۔

کتبہ احوج والناس الی حبیب المختار

محمد مختار خاں اختر ولد مفتی احمد یار خاں صاحب گجرات

۹ ذی القعدۃ الحرام بروز جمعہ ۱۳۷۴ھ

حضرت مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب پیلی بھیت

۷۸۶/۹۲

اللہم رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نحن عباد محمد صلی علیہ وعلی ذریتہ وصحبہ ابد اللہ

سگ بارگاہ نبوی بندہ درگاہ قادری گدائے آستان رضوی غفرلہ ربہ القوی

نے رسالہ شمشیر صداقت دیکھا حضرات علمائے اہلسنت مفتیان دین وملت

دامت برکاتہم وعمیت ارشاداتہم کے جوابات حق ودرست وصحیح ہیں

اور صدرالدین واحتشام الحق تھانوی وظفر بقا ومحمد شفیع کے خرافات

کفر وضلال وفضیح ہیں اور استفتا میں جس مرتد محمد عارفین کا تذکرہ ہے اسکے

نجس فتوے مشتمل بر کفر وارتداد قبیح ہیں ما شاء اللہ سبحانہ وتعالی ہمارے

علمائے کرام اہلسنت دامت فیوضہم نے حضرت شاہزادہ گلگون قبا

شہید کربلا سیدنا امام عرش مقام حسین علی جدہ وعلیہ

الصلوٰۃ والسلام والثنا کی نیاز کے شربت کے جائز و مستحسن مستحب و ثواب بلکہ متبرک ہونے کے ثبوت کو عرش تحقیق تک پہنچا دیا اور قرآن عظیم وحدیث کریم کے دلائلِ قاہرہ وحجج زاہرہ سے اور خود دیوبندی دھرم کے مسلمات سے وہابیوں دیوبندیوں کے کفری فتوے کی دھجیاں اڑانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی بجزاھم اللہ تعالیٰ خیرا و کثرھم وایدھم وعلیٰ جمیع اعداء الدین نصرھم آمین۔ جملہ مسلمانانِ اہلسنت کو ہوشیار وخبردار رہنا ضروری ہے کہ یہ وہابیہ دیوبندیہ وہ ہیں جن کے عقائد کفریہ کثیرہ میں سے بعض یہ ہیں کہ (۱) کذب ظلم میں اور ہر قسم کی تمام بیحیائیوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر نظر کرتے ہوئے کوئی خرابی کوئی عیب نہیں یعنی معاذ اللہ خدا جھوٹ بولے ظلم کرے ہر قسم کی تمام بیحیائیوں میں مبتلا ہو تو بھی اسکی ذات اقدس میں کوئی نقصان لازم نہیں ہو سکتا والعیاذ باللہ تعالیٰ ملاحظہ ہو جہد المقل حصہ اول مطبوعہ بلالی سٹیم پریس ساڈھورا ضلع انبالہ مصنفہ محمود حسن دیوبندی ص۴۱ (۲) خدا کا جھوٹ بولنا چوری کرنا شراب پینا ظلم کرنا جاہل ہونا بھی ممکن ہے جتنے اچھے برے کام بندے کرسکتے ہیں وہ سب اچھے برے گندے گھنونے کام خدا بھی کرسکتا ہے۔ ان میں سے کسی کام سے بھی خدا کا پاک ہونا عقلاً واجب ہو تو خدا کی قدرت گھٹ جائیگی بندے کی قدرت بڑھ جائیگی والعیاذ باللہ تعالیٰ

ملاحظہ ہو۔ تذکرۃ الخلیل مطبوعۂ الخلیل مشین پریس میرٹھ مصنفۂ عاشق الٰہی میرٹھی صف۔ ۳ وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا جھوٹ بول چکا۔ خدا جھوٹ بولتا ہے۔ خدا جھوٹ بولے گا۔ خدا جھوٹا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ملاحظہ ہو فوٹو ے فتوائے رشید احمد گنگوہی۔ ۴ کُل علم غیب کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے ثابت ہونا تو عقلی و نقلی دلیلوں سے باطل ہے اور بعض غیبوں کا علم جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاصل ہے اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر بچے ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں اور چار پاؤں کو بھی حاصل ہے والعیاذ باللہ ملاحظہ ہو حفظ الایمان مطبوعہ مطبع قاسمی دیوبند مصنفہ اشرف علی تھانوی صف۔ ۵ شیطان کے لئے وسعت علم قرآن و حدیث سے ثابت ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے وسعت علم کسی دلیل سے ثابت نہیں شیطان کے علم کو وسیع ماننے والا مومن مسلمان ہے لیکن حضور فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کو وسیع ماننے والا مشرک بے ایمان ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ملاحظہ ہو براہین قاطعہ مطبوعہ کتبخانہ امدادیہ دیوبند مصنفہ خلیل احمد انبٹھی و مصدقہ رشید احمد

گنگوہی صا۔ ۶ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصف
خَاتَمَ النَّبِیِّینَ کے یہ معنے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں ناسمجھ لوگوں
کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک یہ معنے غلط ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ
ملاحظہ ہو تحذیر الناس مطبوعۂ خیر خواہِ سرکار پریس سہارنپور مصنفہ
قاسم نانوتوی ص۳ ۔ ۷ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے
زمانہ اقدس میں بھی اور پیغمبروں کے پیدا ہونے سے حضور کے خاتم النبیین
ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑ سکتا والعیاذ باللہ تعالیٰ تحذیر الناس نانوتوی
ص۱۴ ۔ ۸ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد بھی نئے پیغمبروں
جدید نبیوں کے پیدا ہونے سے حضور کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ
فرق نہیں ہو سکتا تحذیر الناس نانوتوی ص۲۸ ۔ عرب وعجم حل وحرم کے
تمام علمائے اہلسنت ومفتیانِ دین وملت ومشائخ طریقت رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کا متفق علیہ فتویٰ ہے کہ جو شخص ان کے ایسے اقوال پر مطلع
ہو کر بھی ان کو کافر کہنے سے زبان روکے یا ان کے کافر ہونے میں شک
رکھے وہ بھی بحکمِ شریعت مطہرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد منافق ملحد زندیق
ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ملاحظہ ہو مستطاب حسام الحرمین علیٰ منحر
الکفر والمین وکتاب مبارک الصوارم الھندیہ علیٰ مکر
شیاطین الدیوبند یہ سنی مسلمانوں پر فرض شرعی قطعی یقینی ہے

کہ ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سلام و مصافحہ کرنے ان کے پیچھے
نماز پڑھنے ان کے ساتھ بیاہ شادی کے معاملات برتنے ان کے ساتھ
کھانے پینے ان کا ذبیحہ کھانے اُن کے مدرسوں میں چندہ دینے انکے
جلسوں میں جانے ان کی تقریر سننے اُن کے ساتھ میل جول رشتہ
ناتہ دوستی محبت رکھنے سے قطعاً پرہیز رکھیں قال اللہ تعالیٰ ولا
ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ۔ وقال اللہ عزّ و
جلّ ۔ واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع
القوم الظّٰلمین ۝ ایسے بیدینوں کو ہرگز مفتی شریعت یا عالم دین
نہ سمجھیں بلکہ ان کو دین کا دشمن ایمان کا رہزن مذہب کا ڈاکو سمجھکر
ان سے ہر طرح قطعاً علیحدہ رہیں فی الحدیث عن النبی الاکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایاکم وایاھم لا یضلو کم ولا یفتنونکم لا
تجالسوھم ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا علیھم
ولا تصلوا معھم ولا تناکحوھم ان لقیتموھم فلا تسلموا
علیھم وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم
وباللہ التوفیق واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ صلی اللہ تعالےٰ
علیہٖ وعلیٰ الہٖ وسلم فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں
قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ولابویہ واہلہ واخوانہ

واجابہ المولی العزیز القوی۔ ساکن محلہ بھورے خاں۔ پیلی بھیت۔
۲۳ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۷۴ھ ۱۴ جولائی ۱۹۵۵ء روز پنجشنبہ

۷۸۶/۹۲ حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولٰنا مولوی مفتی حافظ قاری شاہ ابو الفتح محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی مجددی لکھنوی دامت برکاتہم العالیہ نے جو کچھ مضمون شمشیر صداقت کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے تحریر فرمایا ہے وہ سب حق و صحیح ہے اور ہر حکم موافق شرع ہے مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان جملہ احکام پر عمل کریں واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

فقیر ابو الوجاہۃ عبید الضیاء محمد وجیہ الدین قادری ضیائی رمائی غازی پوری غفرلہ المولی القوی ذنبہ المعنوی والصوری۔ خادم سجادہ و آستانہ عالیہ ضیائیہ محلہ نجتستان پیلی بھیت

۲۳ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۷۴ھ

---

۷۸۶ حضور شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت منبع علوم عقلیہ و نقلیہ حضرت العلامۃ الحاج محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ ادام اللہ فیضانہ والبقی علی رؤسنا اظلالہ۔ وحضرت مولٰنا مولوی وجیہ الدین صاحب قبلہ مفتی شہر پیلی بھیت کی تصدیقات نیز کتاب شمشیر صداقت کو

میں نے بغور دیکھا بحمداللہ تعالیٰ وکرم حبیبہ صلی اللہ المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم بالکل شریعت مطہرہ کے موافق صحیح درست ہیں۔ مولے تعالیٰ شہید کربلا کی الفت ومحبت میں ہمکو مرغ بسمل کی تڑپ عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین۔ غیر انبیاء وملائکہ علیہم السلام پر مستقلا صلوٰۃ وسلام غیر مشروع ہے اس سے اجتناب ضروری ہے اگر یہی مقصود ہو تو تبعاً لکھا پڑھا جائے جیسے علی جدہ وعلیہ الصلوٰت والسلام

فقیر ابو الفرمحمد عزیز الرحمن الرضوی
الحشمتی غفرلہ وبہ حضرت مولانا
محمد عزیز الرحمن صاحب۔ پیلی بھیت

حضرت مولانا ابو الطاہر صاحب بمبئی

الجواب

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ:۔ محمد عارفین دشمن اہلبیت ہے خارجی ہے اسے اپنی اس خباثت سے توبہ کرنا ضروری ہے اور مولوی احتشام الحق دیوبندی ومولوی محمد شفیع دیوبندی کا فتوی سراسر غلط وباطل ہے اور دین و دیانت سے عاطل۔ مولنا مولوی شاہ مفتی مظفر احمد صاحب زید مجدہم

العالی کا فتوی صحیح ہے اس کا خلاف قبیح ہے اسپر عامل بحیح ہے اس کا منکر فضیح ہے اب ذرا دیوبندیوں کا اندھا دھند فتوی دینا ملاحظہ ہو، مولوی احتشام الحق نے اپنی تحریر میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشنودی و رضاجوئی کو حرام قرار دیا تو اب انکی ناراضگی کا کام کرنا فرض ہوا کیونکہ حرام قطعی کا مقابل فرض ہے حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مُسَلَّم الائمہ اہلبیت سے ہیں اور اہل بیت کی محبت فرض خداوندی ہے الا المودۃ فی القربیٰ اس پر شاہد ہے تو مولوی احتشام الحق دیوبندی نے فرض خداوندی کو حرام کہدیا اور فرض خداوندی کو حرام کہنے والا شریعت مطہرہ کی رو سے مرتد ہے لہذا احتشام الحق دیوبندی . . . . فرض خداوندی کو حرام کہنے والا شریعت مطہرہ کی رو سے مرتد ہے لہذا احتشام الحق مرتد ہوا ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

علاوہ ازیں جس کو احتشام الحق دیوبندی حرام کہہ رہا ہے اوس کا حکم اللہ عزوجل نے دیا تو اس کے نزدیک اسکا خدا بھی معاذ اللہ حرام کار ہوا رسول کریم اور تمام صحابہ کرام و تابعین عظام بلکہ عوام مومنین و مومنات تمام نے اس پر عمل کیا تو معاذ اللہ اسکے نزدیک یہ سب کے سب حرام کار ہوئے اس عموم حکم حرام سے امت مسلمہ کا ایک فرد بھی نہیں بچا تو دیو کے

بندوں کے نزدیک سب کے سب صحابہ وتابعین و ائمہ مجتہدین وفقہا و مفسرین ومحدثین حرامکار ہوئے جوان سب کو حرام کار کہے وہ خود ضال ومضل' حرامکار ہے۔

آیت کریمہ وہ بہشت کی جو بت پرستوں کے حق میں نازل ہوئی ہے اس سے متبادر ہوتا ہے کہ مولوی احتشام الحق کے نزدیک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام سے شربت پلانا اور سبیل رکھنا شرک ہے اور اس کے کرنے والے مشرکین معاذ اللہ منہ حقیقت یہ ہے کہ دیوبندی لوگ شرک کی تعریف ہی نہیں جانتے اسی وجہ سے شرک میں مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ شرک سے بچنا اسی وقت معقول ہوگا جبکہ شرک کی تعریف و ماہیت سے واقف ہو اور جو شرک کو نہیں جانتا وہ لامحالہ اس میں مبتلا ہوگا کاش دیوبندیوں کو شرک کی تعریف معلوم ہوتی تو اس طرح شرک کا فتویٰ دیتے نہ پھرتے اگر یہی شرک ہے کہ کسی کے نام سے شربت یا سبیل رکھی جائے تو بیرام سعد کا پانی حرام ہوگا اور اس میں حصہ لینے والے سب کے سب مشرک ملاحظہ ہو مشکوۃ شریف باب فضل الصدقہ ص۱۶۹ فصل ثانی، حدیث شریف میں وارد ہے هذہ لام سعد. امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تو سبیل صرف ماہ محرم میں رکھتے ہیں یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم

نے ام سعد کے لئے ہمیشہ کی سبیل لگا دی دیوبندی دھرم میں یہ بڑا
شرک ہوا تو اب احتشام الحق کے نزدیک معاذ اللہ خاک بدہن
رسول اللہ بھی مشرک ہوئے اور تمام صحابہ بھی مشرک ہوتے پھر امت کا
ہر ہر فرد مشرک ہوا دیوبندی دھرم میں شرک امور عامہ ہے کوئی بھی
اس سے بچ نہیں سکتا خواہ وہ رسول ہو یا نبی، خلفائے راشدین ہوں
یا عشرہ مبشرہ، صحابہ تابعین، محدثین و مفسرین، فقہا و متکلمین غوث
قطب ابدال، سب کے سب مشرک کیونکہ سب کے سب اب تک اُس کوئیں
سے غیر اللہ کا نام دور نہیں کرتے بیر اللہ نہیں کہتے بلکہ بیر ام سعد ہی کہتے ہیں
یہی شرک ہے لہذا دیوبندی دھرم میں سب مشرک۔

اگر یہی ہے تو احتشام الحق دیوبندی اور محمد شفیع دیوبندی کہاں
سے مسلمان ہو گئے یہ بھی اپنے ہی فتوی سے پکے مشرک و بُت پرست ہوئے
کیونکہ جو انکے فتوے سے مشرک ہے انکو رسول و نبی اور صحابی و تابعی
اور امام و مجتہد اور مفسر و محدث اور فقیہ و متکلم یا کم از کم مسلمان مانتے
ہیں اور ظاہر ہے کہ مشرک کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے لہذا دیوبندی
خود ہی اپنے ہی فتوے سے دیو کے بندے مشرک ہوئے کذٰلک العذاب
ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کنتم تعلمون ٥ سچ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم نے کہ جو کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی کافر کہیگا

وہ خود کافر ہوگا۔

حضور اکرام صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سعد کے لئے خود سبیل مقرر فرمائی یا کم از کم حضور کے سامنے یہ فعل ہوا اور حضور نے منع نہ فرمایا تو یہ فعل بھی سنت میں داخل ہوا اسی کو دیو کا بندہ شرک کہہ رہا ہے تو اب دیوبندی دھرم سنت بھی شرک ہے اور سنت کو کوئی مسلمان تو ہرگز شرک نہیں کہہ سکتا معلوم ہوا کہ دیوبندی اعلیٰ درجہ کے دیو کے بندے ہیں جو سنت کو بھی شرک قرار دے رہے ہیں اور سنت رسول کو شرک کہنے والے مشرک ہی ہو سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں دیو کے بندے آپس میں بھی ایک دوسرے کو مشرک کہنے سے اجتناب نہیں کرتے ان لوگوں کے نزدیک شریعت مطہرہ تو کوئی ہے نہیں بلکہ خود انکی زبان ہی شریعت ہے اس کا ثبوت مولوی محمد شفیع کا فتویٰ ...... کہ اپنے دعوے کے ثبوت میں نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث اور بدعت ہونے کا فتویٰ دیدیا لکھتا ہے کہ شرع میں نہ صرف یہ کہ انکی کوئی اصل نہیں بلکہ ممانعت ہے دیوبند کے اس فاضل اجہل سے کون پوچھے کہ ام سعد والی حدیث کی اس سبیل کی اصل ہے یا نہیں؟ نہیں تو کیوں؟ ہے تو ممانعت کیسی؟ مفت کے مفتی بنجانے سے کام نہیں چلتا اگر کچھ پڑھے لکھے ہوتے تو یہ حدیث نظر آتی، دیکھ

بندوں جیسے جاہلوں کو حدیث نظر نہ آنے سے حدیث کا وجود معدوم نہ ہو جائے گا۔ احتشام الحق نے اسی کو حرام و شرک کہا تو اسکے فتوے سے مولوی شفیع دیوبندی مشرک ہوا کیونکہ اس نے شرک کو شرک اور مشرک کو مشرک نہ کہا۔ اگر مولوی شفیع دیوبندی اپنے آپکو مسلمان کہتا ہے تو احتشام الحق دیوبندی مشرک ہوا کہ اس نے ایک مسلمان کو مشرک کہا غرض ان کا فتوی انھیں کے گلے کا ہار ہو گیا۔ سچ فرمایا۔ اعلیحضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ ؎

چوں براند برود در برود بار آید
نگس کفر بود خالِ رخ وہابی

اور کمال حماقت یہ کہ احتشام الحق نے شربت اور سبیل کے پانی کو حرام و ناجائز کہدیا اور مولوی شفیع نے اسکو ممنوع قرار دیا ملاحظہ ہو۔ لکھتا ہے۔ جس طرح گرمی کے زمانے میں بعض ہندو رہ گذر پر لوگوں کے پینے کے لئے پانی بنام دیوتاؤں کے رکھتے ہیں اسکا پانی مسلمانوں کے لئے جائز نہیں۔ اور مولوی شفیع لکھتا ہے۔ شرع میں نہ صرف یہ کہ ان کی کوئی اصل نہیں بلکہ ممانعت ہے (اوپر والی عبارت مولوی احتشام الحق کی دیکھکر اہل علم وجد کریں (پانی بنام دیوتاؤں کے) خدا کی شان کہ جس شخص کو ایک سطر اردو لکھنے کی بھی تمیز و قابلیت نہیں وہ فتوی

دے کفر و شرک و حرام کا ہے

گرہمیں مفتی و ہمیں فتوی

کار فتوی تمام خواہد شد

جس پانی کو یہ دونوں ناجائز ممنوع اور حرام بتا رہے ہیں اسی پانی کو انکے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی جائز فرما رہے ہیں ملاحظہ ہو

ہندو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کرکے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں (فتاوی رشیدیہ صـ۱۱۵) بلکہ ان حضرات کے نزدیک ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی دیوالی کی پوری کچوری کھیلیں بھی کھانا درست ہیں ملاحظہ ہو فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صـ۱۲۳)

اگر احتشام الحق اور محمد شفیع دونوں دیوبندیوں کا فتوی صحیح ہے تو مولوی رشید احمد گنگوہی انکے فتوے کی رو سے پکے حرامخور اور کٹر کافر کیونکہ انھوں نے حرام کو حلال و جائز کہا اور حرام کو حلال کہنا کفر ہے اور اگر رشید احمد گنگوہی کا فتوی درست ہے تو اس کی رو سے مولوی محمد شفیع اور احتشام الحق پکے کافر اور کٹے دیو کے بندے کہ انہوں نے ایک حلال کو حرام کہا اور حلال کو حرام کہنا بھی کفر ہے غرض دیوبندی کا

عجیب و غریب مذہب ہے اور انکے ناپاک مذہب کا اصل الاصول
رسول خدا و ولی خدا و محبوبان خدا کے ساتھ دشمنی و عداوت ہے
علیہ و علیہم الصلاۃ والسلام اس دشمنی کے بعد انسان انکے نزدیک
پکا مومن بنجاتا ہے پھر وہ کسی کفر کے اختیار کرلینے سے کافر نہو گا اور
اگر یہ دشمنی رسول و محبان رسول حاصل نہیں تو پکا کافر کہ مشرک اگرچہ
کلمہ طیبہ پڑھے فرائض و واجبات ادا کرے محرمات و مکروہات سے
اجتناب کرے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فقیر ابو الطاہر محمد طیب قادری رضوی داناپوری غفرلہ نبہ المعنوی
والصوری سفیئ انجمن تبلیغ صداقت رحمت منزل چھاجھ محلہ بمبئی ۳

سنی حنفی قادری برکاتی قاسمی
من دست امان پیاں اچھے
ابو الطاہر محمد طیب صدیقی

الجواب هو الصحیح
فقیر ابو الظفر محب الرضا
محمد محبوب علی خاں قادری
برکاتی رضوی مجددی لکھنوی
غفرلہ ربہ جامع مسجد مدنپورہ بمبئی ۸
۱۹ ذی القعدہ الحرام روز یکشنبہ
۱۳۷۲ھ

الجواب صحیح
محمد الیاس نوری مدرس
مدرسہ دودھ بازار بمبئی ۳

حضرت مولانا محمود صاحب بمبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم حمداً لمسببہ اسباب النجح وصلوٰۃ و سلاماً علی الواسطۃ فی کل فتح وعلی آلہ وصحبہ وتابعیہ وحزبہ

الجواب

صورت مسئول عنہا میں سنی مسلمان کلمہ گو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے کی غرض صرف ایصال ثواب ہے وہ تو محمد عارفین کو جواباً کہتا ہے استغفر اللہ تم ایسی بیہودہ بات کہتے ہو تمکو شرم نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ عبد التواب کا مقصد یہ کہ جیسا کہ کروڑہا مسلمانان ہندو پاک و ممالک اسلامیہ ایصال ثواب کرتے ہیں وہ طریقہ جائز و باعث ثواب ہے عبد التواب کے خواب و خیال میں بھی کار جاہلیت یعنی ھذا اللہ وھذا اللشرکائنا نہیں ہے اور نہ یہ مقصود ہے کہ سبیل کا ثواب اللہ سے نہیں ملیگا صرف امام حسین ہی دیں گے پھر شرک و ممنوع کیونکر ہوا۔ محمد عارفین سخت گستاخ ہے کسی گستاخ سے یہ گستاخی سیکھی ہے اس کو بعجز و انکساری توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور مولوی محمد شفیع دیوبندی و مولوی احتشام الحق دیوبندی کو بالکل حرام و ناجائز شرک

وممنوع نہیں کہدینا چاہیے تھا جو چیز بطور ایصال ثواب انکے نزدیک
بھی جائز وموجب ثواب وباعث خیر و برکت ہی کو حرام وشرک
وغیرہ کہدینا کونسی مردانگی ومفتی گیری ہے۔ برین فہم وافتا۔ ببا یدگریست
پھر سوال میں اس قدر تکلیف دہ جملہ بکنے والے کو بھی انہوں نے کچھ نہ کہا
مگر ضمناً تائید کردی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فقیر حقیر عرصہ دراز سے
دیکھتا ہے کہ دیوبندی مولوی جب فتوی لکھتے ہیں ایسے معاملہ میں تو ہر
وہ صورت اختیار کرتے ہیں جس سے اہانت اسلام وتکفیر مسلمین
لازم آئے اور شق عصا الاسلام ہو اور مسلمان پارٹی بندی میں
منقسم ہو جائیں۔ ان کو تمام ایسی صورتوں سے احتراز لازم ہے جس سے
تکفیر و توہین مسلمین نکلتی ہو اور خدا سے ڈریں اور فتوی خیانتا سے
پرہیز کریں العیاذ باللہ ایسے مولوی مفتیوں سے اللہ کی پناہ جو کہ اپنے
مورث اعلیٰ مولویوں کی ومفتیوں کی صرف خوشنودی ورضاجوئی کے
لئے جواب دیتے ہیں اور مسلمانوں کو صحیح فتوی نہیں دیتے۔ حضرت محقق
مفتی جناب مولنا شاہ مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ وابقا کا فتوی
مبنی بر عین تقوی ہے۔ اور دیوبندی مولویوں کا غلط فتوی صرف
خوشنودی ورضاجوئی رشیدیہ فتوی ہے

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم
کتبہ الفقیر محمود بن عبد اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ

مفتی ۶۸۶/۹۲

حضرت مولانا قمرالدین احمد صاحب آگرہ

الجواب وھوالموفق لاصدق والصواب والیہ المرجع والمآب
اللھم ادنا الحق حقا والباطل باطلا صورت مسئولہ مذکورہ فی السوال
میں جو کچھ حضرت مولانا مولوی مفتی محمد مظفر احمد صاحب نے تحریر و تسطیر
فرمایا ہے صحیح ہے افسوس ان حضرات پر کہ ان کے قلوب سے بزرگان
عظام و شہدار کرام کا عناد نہیں گیا العیاذ باللہ شربت کو حرام
اور مثل پیشاب کہنے کوئی صورت بداہتہً تو نظر نہیں آتی بلکہ ہر
مسلمان اہل سنت جانتا ہے کہ محلات کا مجموعہ ہے جسکو کہ شربت
کہتے ہیں فرمان عزوجل ہے کہ اُحِلّ لکم الطیبات یعنی پاک چیزیں
تمہارے لئے حلال کردی ہیں شربت میں پانی ہوتا ہے چینی ہوتی
ہے۔ دودھ ہوتا ہے۔ کیوں ہوتا ہے جو کہ پاک اشیاء ہیں تو یہ ہر
کے حرام اور مثل پیشاب ہونے کی وجہ البتہ اس شربت کو نسبت
ہے۔ شہدار کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس لئے یہ دہابیہ کے
نزدیک حرام اور مثل پیشاب ہوگیا۔ نعوذ باللہ اگر غیراللہ کی طرف
کسی چیز کو منسوب کرنا ہی حرام ہے تو رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے
کہ اغناہ اللہ ورسولہ من فضلہ تو اپنے فضل کی نسبت اپنے

حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرماتا ہے۔ دوسرے مقام
پر اپنے متعلق رؤف الرحیم فرماتا ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو بھی انہیں خطابات عالیہ سے منسوب فرماتا ہے کہ بالمومنین
رؤف الرحیم الغرض شہداء حضرت امام حسین و شہداء کرام رضوان
اللہ علیہم کا انہیں کے پیشوا۔ (مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی
فرماتے ہیں کہ شہداء کرام کی فاتحہ کا کھانا باعث برکت ہے) اللہ
ہدایت دے وہابیہ دیوبندیہ کو اور مسلمانوں کو ان کے فتووں اور
تحریروں سے مامون و محفوظ رکھے قرآن کریم میں ہے کہ فلا تقعد
بعد الذکری مع القوم الظلمین۔ یعنی حدود شرعیہ سے تجاوز
کرنے والوں کے پاس مت بیٹھو۔ لہذا شمشیر صداقت میں جو کچھ
حسین کرام و شہداء کرام و شہداء عظام کی فاتحہ شربت وغیرہ کے
لئے لکھا ہے صحیح و درست ہے شہداء کرام کی فاتحہ شربت یا جو کچھ
ہو سب جائز ہے اور اس کا کھانا پینا شرعاً جائز و مستحب اور باعث
برکت ہے اور ہر قسم کی شرکت کرنا فلاح دارین ہے۔ واللہ اعلم۔
علمہ اتم و احکم حررہ۔ العبد الراجی فقیر قادری ابو الفخر قمر الدین احمد اشرفی
جیلانی غفرلہ مفتی دار الافتاء اشرفیہ
دربار یہ نور منزل دربار شاہی آگرہ
۲۳ ذیقعدہ سنہ ...ھ

مہر
دار الافتاء اشرفیہ
درباریہ آگرہ سنہ ۱۳۵۶ھ

حضرت شیخ الحدیث مفسر اعظم مولٰنا الشاہ عبد العزیز صاحب

نحمدہٗ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم

اما بعد

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام کی سبیل و شربت کے متعلق مولوی احتشام الحق تھانوی کا مصدقہ فتویٰ میری نظر سے گذرا جس میں اس شربت و سبیل کو حرام و ناجائز بتایا ہے۔ دلیل یہ بیان کی کہ عام جہلا کا مقصد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی و رضا ہوتی ہے اور ان کا تقرب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے اسلئے یہ شربت اور پانی حرام و ناجائز ہے۔ مشرکین کے بارے میں جو آیت نازل ہوئی وہ بھی دلیل بنالی وجعلوا للہِ مما ذراء من الحرث و الانعام نصیباً فقالوا ھذا للہِ بزعمھم وھذا لشرکائنا۔ یہ بھی وجہ بتائی کہ ہندو رہ گذر پر لوگوں کے پینے کے لئے پانی بنام دیوتاؤں کے رکھتے ہیں اس کا پانی مسلمانوں کے لئے جائز نہیں بعینہ یہی حکم شربت حسین و سبیل حسین کا ہے۔ انتہیٰ۔

دیوبندیوں کے اس فتوے کو دیکھتے ہی بیساختہ زبان پر آیا

گر ہمیں مفتی و ہمیں فتوے

کار افتا تمام خواہد شد

دنیا جانتی ہے کہ کوئی مسلمان بھی خواہ وہ کیسا ہی بے علم ہو کتنا ہی جاہل ہو مگر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو ہرگز ہرگز خدا نہیں سمجھتا نہ خدا کا شریک جانتا ہے۔ تو پھر مسلمانوں کا یہ فعل آیت کے تحت کیسے آئیگا آیت میں توھنٰ اللّٰہ کا ٹنا ہے یعنی مشرکین یوں کہتے تھے کہ یہ ہمارے معبودوں کے لئے ہے جو خدا کے شریک ہیں مسلمان جبکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو خدا کا شریک نہیں جانتے تو یہ آیت مسلمانوں پر کیونکر چسپاں ہو سکتی ہے۔

یہ کہنا کہ ہندو پینے کے لئے پانی بنام دیوتاؤں کے رکھتے ہیں بعینہ یہی حکم شربت حسین اور سبیل حسین کا ہے جبھی صحیح ہو سکتا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیوتا مانا جائے مسلمان تو سب حضرت امام عالیمقام کو اللہ کا مقبول اور محبوب بندہ ہی مانتے ہیں غالباً یہ دیوبندی مفتی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیوتا مانتے ہیں اسی لئے عینیت کا حکم دیا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ فتویٰ کیا ہے شرک کی مشین ہے کہ جب تک مسلمانوں کو اس شرک سانچے میں نہ ڈھالا جائے۔ یہ فتویٰ کسی طرح صحیح ہوتا ہی نہیں اور مسلمان بفضلہ تعالیٰ مسلمان ہی ہیں مومن ہی ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو خدا کا مقبول بندہ اور محبوب بندہ ہی جانتے ہیں۔ لہٰذا یہ فتویٰ ہی سراسر

غلط و باطل ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سبیل و شربت سے مسلمانوں کا مقصد حضرت امام عالیمقام کے لئے ایصال ثواب ہے لہذا یہ سبیل و شربت جائز ہے مستحب ہے باعث اجر و ثواب ہے

تنبیہ ۔ قابل غور یہ چیز ہے کہ ان مفتیوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی و رضا کو بھی حرام و ناجائز ہونے کی دلیل بنا لیا جسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر حضرت امام عالیمقام کی عداوت میں یہ افعال ہوتے تو جائز ہوتے خوشنودی و رضا کیوجہ سے حرام ہو گئے ۔ حیرت ہے جن کے نزدیک خوشنودی امام اتنا بڑا جرم ہے وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور مفتی بنتے ہیں حدیث میں تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا من احبہما فقد احبنی ومن ابغضہما فقد ابغضنی یعنی جس نے حسنین سے محبت کی بیشک اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے عداوت کی بیشک اس نے مجھ سے عداوت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت حسنین کی محبت کو اپنی محبت بتائیں اور دیوبندی مفتی محبت حسین کو اتنا بڑا جرم قرار دیں اصل وجہ یہ ہے کہ دیوبندی خارجی ہیں ان کا یہی عقیدہ ہے کہ وہ سنی مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں اور عداوت اہلبیت کو ایمان سمجھتے ہیں جبھی تو دیوبندی سائل نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

کی سبیل کے پانی اور شربت کو پیشاب کی مثل بتایا ہے اور دیوبندی مفتیوں نے اسکی تائید کی ہے کیونکہ سائل کی اس بدتمیزی پر کوئی تنبیہ نہیں کی کوئی ہدایت نہیں کی السکوت فی معرض البیان ربیان بیان کی جگہ خاموشی ہی بیان ہے بلکہ جواب میں اس شربت و سبیل کو حرام بتایا ہے پیشاب حرام ہی ہے سوال و جواب کے ملانے سے صاف ظاہر ہے کہ دیوبندی مفتی بھی سائل کی بدتمیزی سے متفق ہیں ان مفتیوں کے عقیدہ میں بھی اس شربت اور سبیل کا حکم مثل پیشاب ہی کے ہے۔

مسلمان بیدار ہوں دیوبندیوں کی بدعقیدگی بدتمیزی بددینی سے واقف ہوں دیوبندیوں کے سینوں میں عداوت رسول اور عداوت اہلبیت پرورش پاتی ہے قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر عداوت ان کے منہ سے ظاہر ہو گئی اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ ہے اسی عداوت کا یہ ثمرہ ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک ہندوؤں کے تیوہار ہولی اور دیوالی کی کھیلیں پوری وغیرہ ہر چیز مسلمانوں کو بطور تحفہ لینا اور کھانا بلاشبہ جائز ہے درست ہے۔ (فتاوی رشیدیہ حصہ دوم) ہندوؤں کے سودی روپیہ کی سبیل کا پانی مسلمانوں کو پینا بلاکراہت درست ہے کوئی مضائقہ نہیں۔ فتاوی رشیدیہ حصہ سویم مگر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سبیل و شربت کیلئے یہ فتوی ہے

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

مسلمان آنکھیں کھولیں، دیوبندیوں کی بدعقیدگی پہچانیں ان سے اپنے ایمان کو بچائیں، وما علینا الا البلاغ فقط

عبد العزیز، صدر المدرسین دار العلوم
اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ یو۔پی
ہندوستان

حضرت مولانا مفتی عبد الحفیظ صاحب مفتی آگرہ

۷۸۶

نحمد اللہ العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الامین الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ سالکی الصراط المستقیم۔

اسوقت میرے سامنے ایک رسالہ ہے جس کا نام ہے "شمشیر صداقت" ہے اس رسالہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کیلئے سبیل اور شربت پر دو آدمیوں کی آپس کی گفتگو کا ذکر ہے آخر میں صورت سوال ہے جس کا پہلا جواب مولوی ایوب القاسم صاحب نے دیا ہے اس جواب پر جناب مولوی احتشام الحق صاحب تھانوی کی تصدیق ہے۔ دوسرا جواب مولوی محمد مظہر بقا صاحب نے دیا ہے۔ اس پر جناب مولوی محمد شفیع صاحب کی تصحیح ہے۔

اقول

دونوں جواب دیکھکر مجھے سخت حیرت ہوئی اور حیرت صرف نفس جواب ہی پر نہیں ہوئی بلکہ اس پر کہ ایسے بودے جوابوں پر جناب مولٰنا مولوی احتشام الحق صاحب اور جناب مولوی محمد شفیع صاحب نے تصویب و تصدیق کیسے فرمادی۔ میں اس سے پہلے ان دونوں حضرات کی سخن فہم سخن سنج سمجھتا تھا۔ صاحبان علم و استعداد و ملکہ جانتا تھا۔ بات کی نوک پلک کا لحاظ رکھنے والا تصور کرتا تھا مگر افسوس کہ جو میرا خیال تھا وہ غلط نکلا مجھے سخت حیرت ہے کہ علم کے اونچے مسند پر جلوہ فرمانے والے حضرات اور مفتوں کا یہ حال کہ جنکو تفقہ و درایت سے اعیانی تعلق تو درکنار اخیانی و علاتی بھی نہیں رہا نفس جواب تو وہ ایسا جیسے بچوں کی آپس کی گفتگو یا تیسرے نمبر کے غصب کا مظاہرہ ؎

گر ہمیں مولوی ہمیں افتا کار اسلام زاں شود گندا

ذرا غور فرمایئے

کہ جناب مولوی احتشام الحق صاحب جواب مذکور کی تصدیق فرماتے ہوئے جواب کے صحت کی ذمہ داری اپنے سر لیتے ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا شربت اور سبیل سے مقصد صرف دو بتاتے ہیں۔ (۱) طلب رضا و خوشنودی (۲) حصول تقرب اور

دونوں پر ایک حکم ترتیب کرتے ہیں "حرام وناجائز" حالانکہ یہاں ایک تیسرا مقصد اور ہو سکتا ہے یعنی ایصال ثواب اس تیسرے کو بالکل ہی غائب فرما گئے۔ نہ معلوم کہ یہ تیسرا بھی انکے نزدیک حرام وناجائز ہے یا جائز وروا۔ اگر اس مقصد ایصال ثواب کو بھی حرام جانتے تو پھر معتزلی ہونے کا اقرار کرلیں اسلئے کہ یہ مذہب معتزلہ فرقہ باطلہ کا ہے کہ مسلمان اپنے نیک عمل سے دوسرے مسلمان کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا اس لئے ایصال ثواب بیکار ہے اور اگر جائز جانتے ہیں تو پھر اس مقصد کے ذکر سے گریز اور نہ ان دونوں کے ذکر پر اکتفا منصب علم وافتا سے بہت دور ہے اور یہ تو قانون افتا سے سراسر بغاوت ہے کہ مسلمان کے کسی ایسے قول وفعل کے متعلق جس میں متعدد پہلوؤں میں سے ایک پہلو اسلام وتدین کا ہو اور اس ایک پہلو کو چھوڑ کر غیر اسلامی پہلو کو خود بخود متعین کر لینا اور اسپر سزا مرتب کر دینا فتاوی عالمگیر یہ باب المرتدین میں یہ قانون بتا دیا گیا ہے اذا کان فی المسئلہ وجوہ توجب الکفر ووجہ واحد یمنع فعلی المفتی ان یمیل الی ذلک الوجہ کذا فی الخلاصہ اگر متعدد پہلو غیر اسلامی ہوں اور ایک پہلو اسلامی تو مفتی پر واجب ہے کہ اسلامی پہلو کے مطابق فتوی دے باقی پہلوؤں سے درگزر کرے ہاں اگر فاعل وقائل خود کسی ایک غیر اسلامی پہلو کی تصریح کردے

تو وہ بھی متعین ہو جائے گا اور اسوقت اس پہلو کے مطابق فتویٰ دینا درست ہوگا۔ کیا ان مولوی صاحبان کے پاس شربت تیار کرنے سبیل لگانے والوں کے کچھ تار یا خطوط ایسے آگئے ہیں جنمیں انہوں نے ایصال ثواب کے پہلو کی نفی کرتے ہوئے تقرب الی الغیر کی تصریح کرائی ہو۔ اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ایسا نہیں ہے تو انکو کوئی حق نہیں۔ کہ اپنی طرف سے محتمل الوجوہ قول وفعل میں صرف غیر اسلامی پہلو خود متعین کریں اور حکم لگائیں۔

جب یہاں ایصال ثواب کا پہلو نکل سکتا ہے تو اسکو چھوڑ کر غیر اسلامی پہلو خود متعین کر کے حرمت کا حکم لگا دینا دیانت، و وحقانیت سے بہت دور ہے جس کا ارتکاب مولوی احتشام الحق صاحب جیسے ذمہ دار شخص کیلئے بالکل غیر مناسب ہی۔

علاوہ بریں

جن دو پہلوؤں کا ذکر بھی کیا ان میں سے ایک۔ پہلو طلب رضا وخوشنودی بھی ممنوع نہیں بلکہ وہ بھی مطلوب شرعًا ہے یعنی کسی مسلمان کی رضا جوئی اور اسکو خوش کرنا حرام نہیں بلکہ محمود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واللّٰہ ورسولہ الحق ان یرضوہ اس کا ترجمہ علمائے دیوبند کے پیشوا جناب مولوی محمود الحسن صاحب،

یوں کرتے ہیں" اور اللہ کو اور اسکے رسول کو بہت ضرور ہی راضی کرنا"، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کے سوا خدا کے محبوب بندوں کی رضا اور خوشنودی کا حاصل کرنا جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے

اور فرماتا ہے۔ فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف۔ جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی فوائد میں لکھتے ہیں" اس پر یہ حکم اترا کہ عورت کی خوشنودی اور بہبودی کو ملحوظ رکھو" اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اولیائے زن کو اس کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کا حکم فرمایا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمان کی خوشنودی و رضا حاصل کرنا جائز ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا یحل الکذب الا فی ثلث کذب الرجل۔ امرآتہ لیرضیھا الحدیث (مشکوٰۃ) اس حدیث میں لیرضیھا فرما کر عورت کو راضی و خوشنودی کرنے کے جواز کو ظاہر فرما دیا۔

اور فرماتے ہیں من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ الحدیث (مشکوٰۃ)

جو میری امت میں سے کسی کی حاجت پوری کر دے اور منشا یہ ہو کہ اسے خوشنود کرے تو اس نے مجھے خوشنود کیا اور جس نے مجھے خوشنود کیا اس نے اللہ کو خوشنود کیا۔

اس حدیث میں مسلمان کے خوشنود کرنے اس کی خوشنودی حاصل کرنے کا نہ صرف جواز مذکور ہے بلکہ اس پر خدا اور رسول کے خوش ہونے کی بشارت ہے ہمیں بڑی حیرت ہے کہ جناب مولوی احتشام الحق صاحب نے ان آیتوں سے جنمیں صراحۃً مسلمان کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کا جواز ثابت ہے گریز کیا اور خلاف عقل و نقل کسی کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے پر حرمت کا فتویٰ صادر کر دیا یا نومن ببعض و نکفر ببعض پر عمل کیا۔

یقیناً اللہ کے رسول اور نیک بندوں ماں باپ ہر مسلمان کی رضا جوئی و خوشنودی حاصل کرنا مطلوب شرعی و مقصود دینی ہے۔ اگر یہ ناجائز و حرام ہوتا تو کتاب و سنت میں ایسے ارشادات نہ ہوتے بلکہ صاف صاف منع کر دیا جاتا کیا جناب مولوی احتشام الحق صاحب کوئی ایسی آیت یا کوئی ایسی حدیث پیش کر سکتے ہیں جس کا صاف صاف یہ مطلب ہو کہ خدا کے سوا کسی کی رضا اور خوشنودی کا حاصل کرنا ممنوع ہے حرام ہے۔ گناہ ہے۔ اگر ایسی کوئی آیت یا حدیث نہیں

اور یقیناً نہیں تو مولوی صاحب کا زبردستی طلب رضا و خوشنودی پر حرمت کا فتویٰ دینا ضلال کا مترادف ہے حضور نے ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا۔

بہر حال شربت تیار کرنے اور سبیل لگانے والے کا مقصد ایصال ثواب ہو یا طلب رضا دونوں مقصد صحیح اور مشروع اور ان دونوں مقصدوں کے ساتھ شربت و سبیل دونوں جائز و درست

شربت و سبیل میں چونکہ یہ دونوں پہلو جائز و مشروع ہیں لہذا شربت تیار کرنے اور سبیل لگانے والے کے فعل کو انہیں دونوں پہلو ؤں پر محمول کیا جائے گا۔ ہاں اگر وہ تصریح کردے کہ میرا مقصد تقرب الی الامام بہ نیت عبادت ہے تو اسوقت وہ مجرم قرار دیا جائیگا

مگر شربت کرنے والا سبیل لگانے والا تو بفضلہ تعالیٰ مسلمان ہے جس نے یہ عقیدہ کرلیا ہے کہ معبود صرف وہ ہی ہے جو خالق کائنات ہے وہ حضرت امام کو معبود نہیں جانتا تو وہ پھر تقرب کی بھی نیت کرسکتا تقرب کی نیت کرنے کے لئے متقرب الیہ کو پہلے سے معبود سمجھ لینا ضروری ہے تو خواہ مخواہ اسکے فعل کو تقرب پر محمول کرنا اس پر حملہ کرنا ہے اور زبردستی اسے جہنم پہونچانے کی کوشش کرنا ہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو۔

اس مسئلہ کے سلسلہ میں غالباً مولوی احتشام الحق صاحب مختصر معانی

کے سبق کو بھی بھول گئے میں ناظرین کے فائدے کیلئے ذکر کئے دیتا ہوں

کافر و مشرک اگر کہے انبت الربیع البقل اثبات کی نسبت موسم ربیع کی طرف کرے تو اسکا یہ قول حقیقت پر مبنی ہوگا۔ اس لئے کہ وہ خدا کے سوا دوسروں کو بھی معبود سمجھتا ہے اور یہ قول اسکا مشرکانہ قول سمجھا جائے گا کہ فاعل غیر حقیقی کو حقیقی تصور کر رہا ہے اور قرینہ اس کا مشرک ہونا ہے یہی قول اگر مسلمان کہے تو مجاز پر محمول ہوگا اور اسکو کافر و مشرک نہ سمجھا جائیگا قرینہ اس کا مسلمان ہوتا ہے کہ مسلمان غیر خدا کو فاعل حقیقی نہیں جانتا بلکہ صرف سبب سمجھتا ہے اور سبب کیطرف اسناد و نسبت کفر و شرک نہیں۔

اسی طرح شربت سازی اور سبیل لگانے کو تقرب الی الغیر پر محمول نہ کیا جائے گا جو کفر ہو جائے اس لئے کہ فاعل مسلمان ہے جو توحید کا قائل ہو چکا ہے

سب سے زیادہ

حیرت یہ ہے کہ اس سبیل و شربت کی حرمت پر استدلال کیا جاتا ہے تو قرآن کی آیت سے "وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام الایۃ" مولوی صاحب قرآن کی آیت کا پڑھ دینا اور اس کا لفظی ترجمہ کر لینا بہت آسان ہے مگر حقیقت تک پہونچنا یہ ہر کسی کا کام نہیں سنئے اور غور فرمایئے۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جنہوں نے اپنے شرکا یعنی بتوں کے لئے اپنی کھیتی اور جانوروں میں سے حصہ لگایا مذمت کیوں ہے اس لئے کہ وہ اپنے شرکا یعنی بتوں کو معبود سمجھتے ہیں انکی پوجا کرتے ہیں۔ لہذا وہ ان کے نام پر جو کچھ خرچ کریں گے وہ محض تقرب ہوگا اس لئے کہ تقرب معبود ہی سے ہوتا ہے اور وہ اونہیں معبود سمجھتے ہیں۔ اس کے سوا انکی اور کوئی نیت نہیں اور خدا کے نزدیک اس کے سوا کسی سے تقرب حلال نہیں اس لئے مذمت فرمائی۔ پس مذمت معبود سمجھنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کی وجہ سے ہے۔

شربت ساز اور سبیل لگانے والا مسلمان ہے جو حضرت امام کو معبود نہیں جانتا لہذا اسکا یہ فعل حصول تقرب کیلئے بھی نہیں اور جب تقرب کیلئے نہیں تو اس کا یہ فعل قابل مذمت کے نہیں۔ لہذا اس کے اس فعل کے عدم جواز پر اس آیت سے استدلال کرنا آیت کے منشاء و مفہوم کے بالکل خلاف ہے۔ اچھا مولوی صاحب اگر آیت کا مفہوم بالکل عام ہے اور ہر غیر خدا کے لئے اپنے مال میں حصہ لگانا صرف تقرب ہے اور فعل مشرکین و شرک ہے تو ذرا ذیل کے مسئلہ کا جواب بھی اسی انداز سے شائع فرما دیجئے۔

زید نے وصال کے وقت وصیت کی کہ میرے مال اور کھیتی کے

محاصل سے ½ میں سے کچھ تو مدرسہ دیوبند کو دیا جائے اور دس روپے ماہوار جناب مولوی احتشام الحق صاحب کو اور ایک کنواں میری ماں اور میرے باپ کے نام سے کھدوا دیا جائے تو کیا یہ وصیت جائز ہے اور مدرسہ دیوبند کو اور مولوی صاحب کو یہ رقم لینا جائز ہے یا نہیں اور کنواں کھودنا جائز ہے یا نہیں۔

فرمایئے جناب مولوی صاحب کیا یہاں آیۃ وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام الایہ پڑھکر اس وصیت کو ناجائز اور ان رقموں کے لینے کو حرام اور کنواں کھدوانے کو ناروا ہونے کا فتوی اسی طرح صادر فرماویں گے جس طرح سبیل و شربت کے لیئے صادر کیا اگر اس کو بھی آپ ناجائز و حرام لکھدیں تو واقعی ہم آپ کی بہادری کے قائل ہو جائیں گے اور اگر اسے آپ جائز سمجھتے ہیں تو اس خرچ میں اور سبیل امام کے خرچ میں وجہ فرق بتایئے کہ کیوں یہ جائز ہوا اور وہ ناجائز۔ مولوی صاحب جب فتوی دیا جائے تو ذرا نظائر و امثال پر نظر رکھی جائے ورنہ پھر مفتی فٹ بال بن جاتا ہے۔

مجھے ذرا تو یہ بتایئے کہ حضرت سعد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ کا وصال ہو گیا ہے میں انکی طرف سے کیا صدقہ کروں (جو انکو ثواب پہونچے) فرمایا کنواں کھدوا دو۔ ادنہوں نے کنواں

کھدوادیا اور فرمایا ھذہ لام سعد فرمائے کنواں کھدوادینا اور پانی یا شربت کی سبیل لگادینا ان دونوں میں کیا فرق ہے کیا کنواں کھدوا دینا خود پانی کی سبیل نہیں ہے وہ کونسا بے وقوف ہے جو دونوں کو دو سمجھے جب برائے ام سعد کنواں کھدوادینا ایصال ثواب کے لئے جائز تو سبیل برائے امام کنواں حرام وناجائز کیوں۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہندو رہ گذر پر بنام دیوتاؤں پانی رکھ دیتے ہیں اس کا پینا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں یہ ہی حکم بعینہ شربت حسنین وسبیل حسین کا ہے۔ یہ آپ کا قیاس اس قیاس کے مشابہ ہے جو دنیا میں سب سے پہلے وجود میں آیا لہذا ناقابل اعتبار آپنے اپنے قول میں بنام دیوتاؤں کے لفظ سے تصریح کردی کہ ہندوؤں کا یہ فعل اپنے دیوتاؤں سے تقرب کے لئے ہے اس لئے کہ وہ اپنے دیوتاؤں کو معبود سمجھتے ہیں اور مسلمان حضرت امام کو معبود نہیں جانتا دیوتا نہیں سمجھتا تو اس کے فعل کو اس کے فعل پر قیاس کر کے ایک سا حکم لگانا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔

علاوہ بریں اگر یہی آپکا قیاس ہے اور یہی قسم کا قیاس آپ کی عادت ہے تو کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ بعض ہندو رہ گذر پر بنام دیوتاؤں کے کنواں کھدوا دیتے ہیں لہذا اس سے پانی پینا جائز نہیں بعینہ یہی

حکم اس کنوئیں کا ہے جو حضرت سعد نے اپنی ماں کے لئے کہد وایا فرمایئے آپ کے پاس اس قیاس کے متعلق کیا حکم ہے کیا وہ کنواں اور یہ کنواں دونوں حکم میں ایک ہیں اگر آپ ایسا سمجھتے ہیں تو اپنے ایمان کی خیر منایئے کہ وہ کنواں حضور کے حکم سے تیار کیا جا رہا ہے اور معاذ اللہ آپ اسے ہندو کے کنوئیں کی طرح سمجھ رہے ہیں اور اگر دونوں دو ہیں اور ہر ایک کا حکم جدا تو پھر ہندو کی سبیل بنام دیوتا اور مسلمان کی سبیل برائے امام دونوں کیوں ایک ہیں اور ایک حکم میں کیوں شامل ہیں ۔

مولوی صاحب نے بڑا غضب کیا کہ ایک غلط اور مہمل فتوی پر آنکھ بند کر کے تصدیق کر دی اور مسلمان کراچی میں ایک ہیجان برپا کر دیا

خلاصہ یہ ہے

حضرت سیدنا و مولٰنا امام حسین رضی اللہ کے لئے شربت تیار کیا جائے یا سبیل لگائی جائے یا کھچڑا پکایا جائے یا حضرت سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کے لئے گیارہویں کیجائے ۔ یہ سب جائز و مشروع ہے کہ مسلمان کے اس سے دو مقصد ہوتے ہیں (۱) انکی ارواح مبارکہ کو ایصال ثواب جائز (۲) انکو راضی و مسرور کرنا یہ بھی درست ۔ کوئی مسلمان ان کو خدا جانتا ہے نہ معبود لہذا اسکی نیت تقرب کی ہرگز نہیں ہوتی بلکہ اکثر تو تقرب کے معنی و مفہوم ہی نہیں سمجھتے جو زبردستی اسکی طرف تقریب سمجھنے کی نسبت کر

وہ قانون اسلام سے بغاوت کرتا ہے

جناب مولوی محمد شفیع صاحب

آپ نے بھی سبیل و شربت کو ممنوع قرار دیا اور صرف اس قدر پر اکتفا کی کہ یہ بدعت ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

خیر یہ تو آپ حضرات کی عام بولی ہو گئی ہے کہ یہ بدعت ہے وہ بدعت ان حضرات کے اذہان عالیہ میں بدعت ہی بدعت جلوہ فرما ہے اس سے انکے بدعت کہنے سے اب ہم زیادہ مرعوب نہیں ہوتے اور نہ پرواکرتے ہیں انہوں نے اپنا مذہب بنا لیا ہے بدعت کہنا یہ اپنے مذہب کی پابندی کرتے رہیں ہم نے اپنا مذہب قرار دے لیا ہے جائز کہنا۔ انہوں نے بلا دلیل جلدی سے لکھدیا بدعت ہے تو ہم بھی اسکے مقابلہ میں صرف یہ ہی کہدیں کہ جائز ہے۔ نہیں بلکہ ہم جائز اصول شرع کے موافق کہتے ہیں ایک بات بڑے لطف کی فرمادی کہ اسکی شرع میں اصل نہیں۔ اسی جملہ نے ان کے فتوے عدم جواز کے خلاف فیصلہ دیدیا یعنی وہ خود تسلیم کر گئے کہ اگر شرع میں کسی چیز کی اصل ہو تو وہ بدعت نہیں اگر واقعۃً مولوی صاحب اس پر سختی سے قایم ہیں تو اصل ہم سبیل لگا کر پانی یا شربت پلانے اور یہ فعل بغرض ایصال ثواب کرنے کی اصل حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا کنواں کھدوانا اور پانی والوں کے لئے پانی مہیا کرنا ہے دونوں میں

کوئی فرق نہیں یہاں بھی پلانا ہے اور بغرض ایصال ثواب اور وہاں بھی پلانا اور بعض ایصال ثواب فرماتے جناب ابتو صل موجود ہے پھر تو بدعت نہیں آپ نے ترقی فرماکر یہ بھی فرمایا کہ بلکہ ممانعت ہے تو کہاں ممانعت ہے قرآن میں یا حدیث میں یا کتاب التوحید اور تقویۃ الایمان میں ان دونوں میں تو کہیں نہیں اور آیۃ وجعلوا اللّٰہ مما ذرأ من الحرث والا نعام سے ثابت نہیں اور اگر ان دونوں میں ہے تو مسلمان اور صحیح مسلمان کے نزدیک یہ دونوں کتابیں قابل اعتبار و لائق وثوق نہیں آپ ممانعت تو قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے لہذا آپ کی یہ ترقی معکوس ہو گئی اور جواز کا اصولی ثبوت ہم پیش کر چکے فللہ الحمد۔

دونوں جوابوں پر اس مختصر سی اصولی تنقید کے ساتھ ساتھ میں اپنے عزیز محترم جناب مولوی مفتی محمد مظفر احمد صاحب دہلوی اور ان کے جواب باصواب پر علمائے اہلسنت کی تصویب و تصدیق سے متفق ہوں جزاہم اللّٰہ تعالیٰ خیر الجزاء وصلی اللّٰہ علی نبیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

فقیر عبد الحفیظ حقانی

مفتی جامع مسجد آگرہ

جناب مولانا مولوی مفتی محمد جمل صاحب سنبھل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من اصطفیٰ۔ و علیٰ اٰلہ وصحبہ وعلیٰ کل من اجتبیٰ۔

امابعد:۔ میں نے یہ رسالہ شمشیر صداقت دیکھا۔ اس میں مجیب اول ودوم اور ان کے مصدقین کو باطل کا حامی پایا۔ انہوں نے محمد عامر فین کے قول بد تراز بول کی تائید میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے اور اپنے پیشوا گنگوہی جی کی اندھی تقلید اور ان کے غلط فتوے کی تصدیق میں صداقت وانصاف کا خون کر دیا۔ افسوس ہے کہ یہ تائید وتصدیق نہ کسی آیت وحدیث سے مبرہن ہے۔ نہ کسی دلیل شرعی سے مزین ہے۔ بلکہ انہوں نے اپنی ناقص فہم سے جو چاہا لکھ مارا۔ دین میں خود رائی سے جو دل میں آیا اس سے کاغذ سیاہ کر ڈالا۔ مجیب اول لکھتا ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا شربت یا ان کے نام کی سبیل رکھنا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ حضرت امام عالیمقام کے نام کا شربت پلانے یا سبیل رکھنے کی یہی غرض ہوتی ہے کہ اس شربت یا سبیل کا ثواب حضرت امام کے لئے ایصال کیا جا رہا ہے مجیب نے اس شربت وسبیل کے ساتھ ایصال ثواب کرنے کو حرام وناجائز لکھا اور کوئی دلیل حرمت پیش نہیں کی حالانکہ دلیل حرمت کا پیش کرنا بہت

ضروری تھا۔ چنانچہ در المختار میں ہے۔ لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ اوالکراھۃ اللذین لابد لھما من دلیل (در المختار مصری ج۵ ص۳۰۵) علامہ ناصر السنۃ علی بن محمد تفسیر خازن تحت آیہ کریمہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ تصریح فرماتے ہیں جسکی عبارت یہ ہے

وفی الآیۃ دلیل علیٰ ان جمیع المطعومات والمشروبات حلال الاماخصہ الشرع بدلیل فی التحریم لان الاصل فی جمیع الاشیاء الاشیاء الاباحۃ الاماحظرہ الشارع وثبت تحریمہ بدلیل منفصل (تفسیر خازن مصری ج۲ ص۱۸۴)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ تمام کھانے پینے کی چیزیں حلال ہیں مگر جسکو شریعت نے دلیل حرمت کے ساتھ خاص کر دیا ہو۔ کیونکہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہونا ہے۔ ہاں جس چیز کو خود شارع حرام قرار دے اور اسکی حرمت علیحدہ دلیل سے ثابت ہو (تو وہ حد اباحت سے نکل کر حرام ہو جائیگی)

اس مجیب نے جب ان کے حرام ہونے پر کوئی دلیل نقل نہیں کی تو ظاہر ہو گیا کہ اس کا شربت وسبیل کو حرام و ناجائز کہنا غلط و باطل ہے اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔ اور یہ شربت وسبیل مباح الاصل ہیں۔ نیز اس کے اس دعوے کے بطلان پر یہ حدیث صراحۃً دلالت کر رہی ہے۔ ابوداؤد و نسائی شریف میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدیث۔ قال یارسول اللّٰہ ان ام سعد ماتت فای صدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا وقال ھذہ لام سعد۔ (از مشکوٰۃ شریف ص۱۶۹ ج۱)

حضرت سعد نے عرض کی یارسول اللہ ام سعد کا انتقال ہوگیا تو کونسا صدقہ افضل ہے۔ حضور نے فرمایا پانی۔ تو کنواں کھدوایا۔ اور یہ فرمایا یہ ام سعد کے لئے ہے۔

اس حدیث شریف سے یہ امور ثابت ہوئے (۱) پانی صدقات میں افضل صدقہ ہے (۲) اموات کے لئے پانی سے ایصال ثواب کرنا سنت ہے۔ (۳) میت کو صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے (۴) ایصال ثواب کے لئے جو چیز دیجائے اس کی میت کی طرف نسبت کرنا جائز ہے۔ جیسے بیرِ ام سعد کہنا حدیث میں موجود ہے۔ تو اس حدیث سے صاف طور پر ظاہر ہوگیا کہ حضرت امام عالی مقام کے ایصال ثواب کے لئے پانی پلانا سبیل رکھنا افضل صدقہ ہے۔ جس طرح وہ کنواں حضرت ام سعد کے نام موسوم ہوا اسی طرح یہ شربت وسبیل بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام سے موسوم کرسکتے ہیں۔ تو اس کا شربت وسبیل اِمام حسین کہنا ایسا ہی ہے جیسا بیرِ ام سعد کہنا ہے تو یہ مجیب اگر اس شربت وسبیل کو حضرت امام کے نام کی بنا پر حرام کہتا ہے تو اُسے بیرِ ام سعد کو بھی نام ہی کی بنا پر حرام قرار دینا ہوگا۔ تو اب یہ

مجیب اس حدیث کی کھل کر مخالفت کرے۔اور قول حدیث ھذہ لام سعد کو شرک ٹھہرائے۔ اب باقی رہا شربت تو وہ بھی پانی ہی ہے جس کو شکر ڈال کر اور زائد لذیذ و لطیف اور مرغوب و پسندیدہ بنا دیا گیا ہے اس کا اجر سادے پانی سے یقیناً زائد ہے تو اسکو شربت امام حسین کہنے میں اس حدیث ہی پر عمل ہوا۔ تو اس مجیب کا اس شربت و سبیل کو حضرت امام کے نام کی بنا پر حرام و ناجائز کہنا صراحتہً اس حدیث شریف کی مخالفت کرنا ہے پھر مجیب نے غور کیا کہ اتنی بات سے اس شربت و سبیل کی حرمت ثابت نہیں ہوتی تو اس نے اپنے لئے علم غیب ثابت کرتے ہوئے لوگوں کے قلبی مقاصد اور دلی ارادوں کو محض اپنی طرف سے گڑھکر عامۃ المسلمین پر یہ افترا کیا۔ اس سے عوام جہلا کا مقصد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی و رضا ہوتی ہے اور ان کا تقرب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یہ مجیب اتنا جاہل ہے کہ یہ بھی نہیں جانتا کہ اموات کے لئے جو صدقات کئے جاتے ہیں انکی غرض ایصال ثواب ہوا کرتی ہے اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ مسلمانوں کا قصد اس شربت و سبیل سے حضرت امام عالی مقام کی خوشنودی و رضا ہے اور حضرت امام اسپر خوش ہوتے ہیں تو اس میں کونسا محظور شرعی لازم آگیا بلکہ یہ مضمون خود حدیث شریف سے ثابت ہے

طبرانی اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی

حدیث ۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من اھل میت یموت منھم میت فیتصدقون عنہ بعد موتہ الا اھدا لہ جبریل علیٰ طبق من نور ثم یقف علیٰ شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق ھذہ ھدیۃ اھدا الیک اھلک فاقبلھا فتدخل علیہ فیفرح بھا ویستبشر ویحزن جیرانہ الذین لا یھدی الیھم شئی (از شرح الصدور للعلامہ السیوطی مصری ص ۱۲۹)

انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل میت سے جو بھی اپنی میت کی جانب سے اسکے بعد مرنے کے صدقہ کرتے ہیں تو جبریل نور کے طبق میں وہ ہدیہ لیجاتے ہیں اور کنارۂ قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں کہ اے گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے جسکو تیرے اہل نے تیری طرف بھیجا ہے تو اسکو قبول کر تو وہ پھر داخل ہوتا ہے تو وہ میت اس کی وجہ سے خوش ہوتا ہے اور بشارت حاصل کرتی ہے اور اس کے وہ پڑوسی جنکی طرف کوئی چیز نہیں بھیجی گئی ہے رنجیدہ ہوتے ہیں

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حدیث ۔ ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب او ام واخ وصدیق فاذا لحقتہ کانت احبہ

الیہ من الدنیا وما فیہا وان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال وان ھدیۃ الاحیاء الی الاموات استغفار لہم (از مشکوۃ شریف ۔ صــــ)

قبر میں مردہ ایسا ہے جیسے کہ ڈوبنے والا فریادی ۔ کہ وہ باپ ۔ ماں ۔ بھائی دوست کی دعا پہنچنے کا منتظر رہتا ہے ۔ جب اسے وہ دعا پہنچتی ہے تو اسکو وہ دنیا اور ما فیہا سے بڑھکر محبوب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اہل قبور پر اہل دین کی دعا پہاڑ جیسی کر کے داخل کرتا ہے اور بیشک مردوں کے لئے زندوں کا تحفہ انکے لئے استغفار کرنا ہے ۔

ان احادیث سے ثابت ہو گیا کہ ایصالِ ثواب صدقات سے میت خوش اور مسرور ہوتی ہے ، اور اسکو وہ دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب معلوم ہوتا ہے ۔ اور وہ خصوصیت سے اپنے اعزہ و احباب کی دعاؤں کا انتظار کرتا ہے ۔ تو مسلمانوں کا میت کی خوشنودی و رضا کے قصد سے صدقات سے ایصال ثواب کرنا ان احادیث پر عمل ہی تو ہوا مجیب نے اسی کو حرام و ناجائز ہونے کی علت بنا کر ان احادیث کی کیسی کھلی ہوئی مخالفت کی ۔ اور حکم حدیث کو کیسا ٹھکرایا اور فرمان شارع علیہ السلام کے مقابلہ میں محض اپنی ناقص رائے سے اسی کو علت حرمت قرار دیا ۔ یہ ہے اس مجیب کی جرأت کا حال اور باوجود اس تقابل کے دعوئے مسلمانی باقی ہے العیاذ باللہ تعالیٰ اب باقی رہا مجیب کا

یہ کہنا کہ اس شربت وسبیل سے حضرت امام کا تقرب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے تو یہ مجیب کا مسلمانوں کو بلا دلیل کافر ومشرک بنانا ہے۔ اور حقیقۃ الامر یہ ہے کہ کسی مسلمان کو اس شربت وسبیل سے حضرت امام کا تقرب حاصل کرنا مقصود نہیں ہوتا کہ مسلمان صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معبود اعتقاد کرتا ہو اور حضرت امام کو ہرگز ہرگز معبود نہیں مانتا۔ اور اس کا اس شربت وسبیل کے ایصال ثواب سے حضرت امام کا تقرب حاصل کرنا کیسے مقصود ہو سکتا ہے۔ مگر یہ مجیب اپنے خبث باطنی سے اہل اسلام پر زبردستی کفر وشرک ثابت کرتا ہے۔ اگر اس کو کچھ بھی خوف خدا ہوتا اور دین کا علم حاصل ہوتا تو درمختار کی اس عبارت سے سبق حاصل کرتا۔ لا یکفر لانا لا نسئ الظن بالمسلم انہ یتقرب الی الآدمی یعنی مسلمان کی اس بنا پر تکفیر نہیں کیجائیگی کہ ہم مسلمان کی طرف یہ بدگمانی نہیں کر سکتے کہ وہ کسی آدمی کا تقرب حاصل کرتا ہے۔ پھر علامہ شامی کا ردالمحتار میں یتقرب الی الآدمی کے تحت میں یہ فرمانا ای علی وجہ العبادۃ لانہ الکفر وھذا بعید من حال المسلم اوقال فیہ الیس) لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ اوفعلہ علی محمل حسن (از ردالمحتار مصری ص ۲۰۳ ج ۵) یعنی مسلمان ہو کر کسی آدمی کا تقرب علی وجہ العبادت حاصل کرے کیا یہ کفر ہے اور مسلمان کے حال سے ایسی بات بعید ہے اور مسلمان کے لئے جبتک اسکے کلام وفعل کا محمل حسن پر عمل کرنا ممکن

ہوگا ہرگز کفر کا فتوے نہیں دیا جائیگا۔ لیکن اس مجیب کا فتوی دیکھئے کہ ایصال ثواب کو اپنے دل سے تقرب علی وجہ العبادۃ بنا کر کس بے دردی سے مسلمانوں کو کافر ومشرک بنا رہا ہے۔ اس سے دریافت کرو کہ کسی دیوبندی مولوی کی دعوت کے قصد یا شادی اور ولیمہ کے کھلانے کے قصد سے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے تو مجیب کے نظریہ کی بنا پر اس ذبیحہ سے اُن مولوی یا برات یا اعزہ واحباب کا تقرب حاصل کرنا مقصود قرار پاتا ہے تو مجیب اُسکو بھی حرام وناجائز کہے اور ایسی دعوت کرنے والوں کو بھی کافر ومشرک ٹھہرائے۔ لیکن انکے لئے ایسا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔

مجیب کو عداوت تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ہے باوجودیکہ انکی محبت وتعظیم اہل اسلام پر فرض ہے اور ایمان کی جان ہے۔ حدیث شریف میں ہے

حدیث من احبہا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ تعالیٰ ومن ابغضہا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ تعالےٰ

(از شرح شفا مصری ص۴۷ ج۲)

جس نے حسنین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی جس نے حسنین سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی اور جس نے مجھ سے عداوت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے عداوت کی

تو انکی عظمت ومحبت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی محبت وعظمت ہے اسی وجہ سے نماز جیسی

عبادت میں آل پاک پر درود پڑھا جاتا ہے باوجود اسکے انکا تقرب مقصود نہیں ہوتا تو پھر اس شربت و سبیل میں انکا تقرب کس طرح مقصود ہو سکتا ہے مجیب جب شربت و سبیل میں تقرب کا پہلو پیدا کر کے انکو حرام و ناجائز کہتا ہی تو وہ نماز میں بھی تقرب کا پہلو پیدا کر کے آل پر درود پڑھنا ناجائز و حرام قرار دے ۔ مجیب کی جب یہ ہر دو علتیں سبب حرمت ثابت نہ ہو سکیں تو پھر ان پر یہ حکم کس طرح مرتب کرتا ہے ۔ اس لئے ایسے شربت اور ایسے سبیل کا پانی حرام و ناجائز ہے ۔ مجیب کی یہ جرآت اور دلیری ملاحظہ ہو کہ اس نے اپنی ناقص عقل اور غلط رائے سے خدا کے حلال کئے ہوئے شربت و سبیل کو حرام قرار دیا ہو۔ اور اسکی ممانعت قرآن کریم میں اسکو نظر نہ آئی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

یٰایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (سورہ مائدہ ۱۱ ع ۷)

اے ایمان والو حرام نہ ٹھراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں ۔

تو حکم آیۃ کریمہ یہ مجیب حد سے تجاوز کرنے والا حلال کو حرام ٹھیرانے والا قرار پایا ۔ اور یہ دین میں اپنی عقل کا دخل دینے والا ٹھرا پھر مجیب نے یہ غور کیا کہ میں نے اس شربت اور سبیل کو حرام تو لکھدیا ہے اور حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو تو جبتک کوئی دلیل قطعی نہ ہوگی اسکو حرام کون مان سکتا ہے اس تخیل میں اس نے انتہائی عرق ریزی کی جب کوئی دلیل دستیاب نہ ہوئی تو اس نے محض عوام کو فریب دینے اور مغالطہ میں ڈالنے کے لئے یہ آیت کریمہ پیش کردی اور کہا ۔ اور آیۃ وجعلوا للہ مما ذرأ

من الحرث والانعام نصیبا فقالوا ھذا للہ بزعمھم وھذا لشرکائنا آیت اسکی حرمت پر دال ہے - مجیب کا اس میں پہلا فریب تو یہ ہے کہ اس نے آیۃ کریمہ کا ترجمہ نہیں لکھا تاکہ اس ترجمہ سے کوئی یہ مواخذہ نہ کرنے لگے کہ آیت میں تو شربت وسبیل امام کا کہیں ذکر تک نہیں تو یہ آیۃ شربت وسبیل امام کی حرمت پر دال کس طرح ہوئی - لہذا مجیب کے اس فریب کو ہر عام وخاص جان لیتا اسلئے اس نے اردو میں ترجمہ ہی نہیں کیا - دوسرا فریب یہ ہے کہ یہ آیۃ کریمہ مشرکین وبت پرستوں کے حق میں نازل ہوئی ہے چنانچہ علامہ خازن تفسیر لباب التاویل میں اسی آیۃ کریمہ کے تحت میں فرماتے ہیں

قال المفسرون کان المشرکون فی الجاھلیۃ یجعلون للہ من حروثھم وثمارھم وانعامھم وسائر اموالھم نصیبا وللاصنام نصیبا فما جعلوہ من ذلک للہ صرفوہ الی الضیفان والمساکین وما جعلوا للاصنام انفقوہ علیھا وعلی خدمتھا فان سقط شیئ مما جعلوہ للہ فی نصیب الاوثان ترکوہ وقالو ان اللہ غنی عن ھذا وان سقط شیئ من نصیب الاوثان فیما جعلوہ للہ ردوہ الی الاوثان وقالوا انھا محتاجۃ الیہ وکانوا اذا ھلک شیئ مما جعلوہ للہ لم یبالوا بہ واذا انتقص شیئ مما جعلوہ للاوثان جبروہ مما جعلوہ للہ فذلک قولہ جعلوا للہ مما ذرأ من الحرث الآیۃ (خازن مصری ص ۱۵۵/۲)

مفسرین نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے کھیتوں کے پھلوں اور چوپایوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے اور ایک اور ایک حصہ بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے تھے اسکو تو مہمانوں اور مسکینوں پر

صرف کر دیتے تھے اور جو بتوں کے لئے مقرر کرتے تھے وہ انپر اور انکے خادموں پر صرف کرتے اور جو حصہ اللہ کیلئے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ بتوں والے حصہ مل جاتا تو ہکو چھوڑ دیتے اور کہتے کہ اللہ اس سے بے نیاز ہے اور اگر بتوں والے حصے میں سے کچھ اس میں ملجاتا تو ہکو نکال کر بتوں والے حصہ میں شامل کر دیتے اور کہتے کہ یہ بت اس کے محتاج ہیں اور جب اللہ کے حصہ میں سے کچھ ہلاک ہو جاتا تو اسکی پرواہ نہ کرتے تھے اور جب بتوں کے حصہ میں سے کچھ کم ہو جاتا تو اللہ کے حصہ سے اتنا نکال کر اس کمی کو پورا کرتے تھے۔ تو اللہ کے اس قول وجعلوا للہ الایہ میں اسی کا ذکر ہے۔ ترجمہ آیت یہ ہے۔ اور اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کئے انمیں اسے ایک حصہ دار ٹھیرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے انکے خیال میں اور یہ ہمارے شریکوں (بتوں) کا تو وہ انکے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور جو خدا کا ہے وہ انکے شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

اس تفسیر سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ یہ آیۂ کریمہ کفار مشرکین مکہ کے زمانۂ جاہلیت کے افعال و اعتقاد کے ذکر میں ہے اور انکے خدا پر بتوں کو ترجیح دینے کے بیان میں نازل ہوئی ہے تو مجیب سے پوچھو کہ یہ آیت شربت و سبیل امام حسین رضی اللہ عنہ کی حرمت پر دال ہوئی۔ اس میں اگر ہمت ہے تو اسکو ثابت کر کے دکھائے بعض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے آیت کو پیش کر دیا ہے اور بکمال دیدہ دلیری یہ لکھتا ہے کہ یہ آیت شربت و سبیل امام کی حرمت پر دال ہے۔ پھر مزید یہ بیحیائی ملاحظہ ہو کہ یہ مجیب اس آیت کو پیش کر کے شربت و سبیل کرنے والے مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیتا ہے اور انکے اس شربت پلانے اور سبیل رکھنے کو فعل کفر و شرک ٹھہراتا ہے۔ اور حضرت امام حسین

رضی اللہ عنہ کو بت تجویز کرتا ہے بمسلمانوں۔ قرآن کریم نے جو حکم مشرکین و کفار کے حق میں فرمایا تھا یہ مجیب اسکو مسلمانوں پر لگاتا ہے۔ اور اپنی خارجیت کا اظہار کرتا ہے کہ خوارج کی عادت ہی یہ تھی کہ جو آیات کفار و مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہیں وہ مسلمانوں پر چسپاں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

کان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انطلقوا الیٰ آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین۔ (بخاری شریف مطبوعہ احمدی صہ ۱۰۲۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو بدترین خلق جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں یہ انکو مسلمانوں چسپاں کرنے لگے۔

اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ یہ مجیب بھی خارجی ہے کہ اس نے بھی اس آیت کو جو مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی تھی ان مسلمانوں پر چسپاں کر دیا جو بغرض ایصال ثواب شربت دسبیل پلاتے ہیں۔ بالجملہ یہ آیت تو کسی طرح شربت دسبیل حضرت امام کی حرمت پر دال نہ بن سکی تو مجیب اس شربت دسبیل کی حرمت پر کوئی نص قطعی پیش نہ کر سکا تو یہ دعویٰ حرمت بلا دلیل کے محض اسکی رائے ناقص سے اور دشمنی اہلبیت کی بنا پر رہا جو خارجیت کو لازم ہے۔ لہذا شربت دسبیل حضرت امام حسنین رضی اللہ عنہ پر مجیب کا حرمت وعدم جواز کا حکم بالکل غلط سراسر بالکل قرار پایا۔ پھر یہ مجیب ان

جملوں پر اپنے فتوے کو ختم کرتا ہے جس طرح گرمی کے زمانے میں بعض ہندو رہ گزر پر

لوگوں کے پینے کے لیے پانی بنام دیوتاؤں کے رکھتے ہیں اس کا پانی مسلمانوں کیلئے

جائز نہیں بعینہ یہی حکم شربت حسین و سبیل حسین کا ہے واللہ اعلم۔

مجیب نے اگرچہ شربت وسبیل حضرت امام حسین کی حرمت و عدم جواز کیلئے براہ فریب آیت بھی پیش کردی تھی لیکن وہ یہ خود بھی سمجھ رہا تھا کہ اہل علم اس فریب کو پکڑ لیں گے اور اس غلط استدلال کی پول کھول دیں گے اور انکی حرمت پر یہ آیت کسی طرح دال ثابت نہ کر سکے گی تو میرا دعوی حرمت پھر بغیر دلیل کے باقی رہ جائیگا تو مجبور ہو کر اس نے اپنی فہم ناقص اور قیاس فاسد سے اس شربت وسبیل کو ہندوؤں کی پیاؤ پر قیاس کیا اور اسمیں اتنا جھوٹ بولا کہ وہ پیاؤ کا پانی بنام دیتاؤں کے رکھتے ہیں۔ حالانکہ جب بعض واقف کار ہندوں سے اسکی تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ پانی دیوتاؤں کے نام پر نہیں رکھا جاتا بلکہ محض بنی نوع بشر کی ہمدردی اور خدمت خلق کیلئے یہ پیاؤ ہوتی ہے اور اگر اس کو مان بھی لیا جائے تو تمہارے ہی مذہب کے سب سے بڑے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ جلد سوم میں صاف لکھا۔ سوال و جواب پورا نقل کیا جاتا ہے۔

سوال ۔ ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں ہے۔ فقط۔

(ازفتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۱۵/۳)

اس جواب سے ظاہر ہے کہ تمہارے پیشوا گنگوہی کے نزدیک مسلمانوں کے لئے پیاؤ کا پانی جائز ہے تو اگر پیاؤ کا پانی دیوتاؤں کے نام کا تھا تو تمہارے پیشوا نے حکم

کیوں جائز کر دیا تو اب یہ مجیب بتلائے کہ اس ہندو کی پیاؤ کے پانی میں کس کا فتویٰ صحیح ہے اور کس کا غلط ہے تو ظاہر ہے کہ اس تقابل میں مجیب کا یہ فتویٰ غلط اور باطل ہوگا اور گنگوہی جی کا فتویٰ صحیح اور حق ہوگا۔ اور مجیب نے یہ کہا تھا جو حکم پیاؤ کے پانی کا تھا بعینہٖ یہی حکم شربت و سبیل حضرت امام کا ہے تو اب مسئلہ صاف ہو گیا کہ شربت و سبیل حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مسلمانوں کو پینا جائز ہو گیا اب مجیب سے دریافت کرو کہ اب تو آپ کے نزدیک بھی شربت و سبیل حضرت امام جائز ثابت ہو گئی۔ اور اقبالی ڈگری ہو گئی یہ مجیب اب کس منہ سے اور کس دلیل سے اس شربت و سبیل کو حرام کہہ سکتا ہے۔ لہٰذا اس مجیب اول کا یہ جواب غلط اور باطل ثابت ہوا واللہ اعلم

دوسرے مجیب نے بھی اسی محمد عارفین کی حمایت کی اور شربت کو تو صراحۃً اور ذکر شہادت کی مجالس کو اگرچہ وہ صحیح روایات ہوں اور سبیل اور چندہ شربت و سبیل۔ اور بغرض ایصال ثواب شیرینی کھانا۔ بھجوا دغیرہ متعلقہ امور سب داخل کر کے سب کو بدعت قرار دیا۔ باوجودیکہ ایصال ثواب کیلئے پانی پلانے کھانا کھلانے کی صریح احادیث بکثرت موجود ہیں۔ میرے فتاوے میں ایک فتوی ہے جس میں ایصال ثواب کی مثبت دس آیات بیس احادیث، سات اثر صحابہ کرام کے کافی سلف و خلف کی عبارات میں تقریباً سوا سو دلائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ تو جس ایصال ثواب کی کثیر اصلیں موجود ہیں یہ اپنی آنکھیں بند کر کے اسکو بدعت کہتا ہے تو اسکی کیسی بے ایمانی اور اندھاپن ہے ابھی ادپر شربت و سبیل کی اصل حدیث ام سعد منقول ہوئی تو باوجود اس اصل کے اس شربت و سبیل کو بدعت ضلالہ

قرار دینا اس مجیب کا حدیث کی مخالفت کرنا ہے بلکہ ثابت بالسنہ کو بدعت ٹھہراتا ہے اور مسلمانوں کو زبردستی بدعتی و گمراہ بناتا ہے۔ پھر اس مجیب کی مزید دیدہ دلیری ملاحظہ ہو کہ ان امور کی ممانعت وارد ہونے کا جھوٹا دعوی کرتا ہے۔ اس نے دعوے تو اس قدر بلند کر ڈالا۔ لیکن وہ ممانعت کی ایک دلیل صریح تک پیش نہ کرسکا یہ نادار تو کوئی دلیل کیا پیش کرتا جب اس کے اکابر ہی آجتک کوئی دلیل قایم نہ کرسکے۔ مجیب کی یہ صرف موکھ زوری ہے ورنہ اس کے پاس لکڑی کے جالے برابر بھی کوئی ممانعت کی دلیل ہو تو پیش کرے لیکن انشاء اللہ تعالی وہ ایسے غلط وعادی پر تا قیامت کوئی دلیل پیش نہیں کرسکتے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ان دیوبندی مجیبوں مصدقوں نے محمد عارفین کی اس بات کی تو تائید کر ڈالی کہ حضرت امام کا شربت حرام ہے لیکن اسکے اس قول (میں اس شربت کو حرام مثل پیشاب کے سمجھتا ہوں) کی کھل کر تائید تو اسلئے نہیں کی کہ عوام برگشتہ ہو جائیں گے اور صاف طور پر تنبیہ کی رد اسلئے نہیں کی کہ خود انکا عقیدہ بھی یہی ہے۔ تو اس بات کو جواب میں صاف اڑا گئے۔ ایک جملہ اس کے لئے نہ لکھا۔

ظاہر ہے کہ حضرت امام کے شربت و سبیل کو بغیر کسی دلیل کے بدعت و حرام ٹھیرا کر اس قائل سے خروج و عداوت اہل بیت کی بو آرہی تھی اور جب اس نے کھل کر یہ کہدیا کہ میں اس شربت کو مثل پیشاب کے حرام سمجھتا ہوں تو اسکی دبی ہوئی خارجیت اور چھپی ہوئی عداوت اہلبیت کا پردہ چاک ہو گیا۔ اب ہر شخص یہ کہنے کے لئے مجبور ہے کہ یہ گستاخ و بے ادب اپنے اس ناپاک کلمے اور گندی بات کی بنا پر آل نبی

کا دشمن ہے۔ اور گمراہ خارجی شخص ہے

پھر وہ قائل اسکے بعد یہ کہتا ہے کیونکہ وہ غیراللہ کیلئے ہے اس جاہل سے پوچھو کہ جب تیرے نزدیک جو پینے کی شے غیراللہ کی طرف منسوب ہوگی وہ مثل پیشاب کے حرام ہوجائیگی تو بیرام سعد۔ بیر عثمان۔ نہر زبیدہ۔ نہر بنی فاطمہ۔ شربت بزوری، شربت بنفشہ بھی کیا مثل پیشاب کے حرام ہیں اور طعام شادی طعام ولیمہ۔ طعام عقیقہ۔ ختم بخاری کی مٹھائی کیا اسکے نزدیک یہ مثل پاخانہ کے حرام ہیں۔ اور جو عبادت گاہیں غیراللہ کیطرف منسوب ہیں جیسے جامع مسجد، شاہجہانی مسجد۔ اکبری مسجد۔ عالمگیری مسجد کیا اسکے نزدیک مثل مندر کے قرار پائیں گی۔ اور جو عبادات غیراللہ کی طرف منسوب ہیں جیسے نماز فجر۔ نماز ظہر۔ نماز عصر۔ نماز مغرب، نماز عشاء، روزہ رمضان۔ زکوٰۃ سوائم۔ زکوٰۃ اموال۔ حج خانہ کعبہ تو کیا اسکے نزدیک یہ سب بھی شرک ٹہرتی ہیں تو یہ قائل ان سب امور کا جواب دے۔ ورنہ اپنی غلطی کو تسلیم کرکے استغفار و توبہ کرے۔

پھر اس قائل کی گمراہی ملاحظہ ہو کہ وہ بجائے قرآن و حدیث کے پیش کرنے کے فتاویٰ رشیدیہ کو اپنی سند میں لاتا ہے کہ گنگوہی جی لکھتے ہیں۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کیوجہ سے حرام ہیں فقط فتاوی رشیدیہ حصہ ۳ ص ۱۱۴) گنگوہی جی نے ان امور کو نادرست و حرام تو کہدیا اور دلیل ایک بھی پیش نہیں کی۔ ہم اوپر پیش کرچکے ہیں کہ کسی شے کے مکروہ و حرام ہونے کیلئے خاص مستقل دلیل درکار ہے۔ جب گنگوہی نے ان امور کے حرام ہونے پر

کوئی دلیل نہیں لکھی تو اسکی یہ بات پتھر سے مارنے کے قابل ہو کہ اس کا یہ حکم محض اسکی ناقص رائے سے ہے۔ اور اسکی رائے دین حجت نہیں۔ اس کے آخر میں یہ کہا ہے کہ یہ امور تشبہ روافض کیوجہ سے حرام ہیں۔ تو ان امور کے محرم میں نہ کرنے میں کیا تشبہ خوارج نہیں پایا گیا۔ اور کیا تشبہ خوارج حرام نہیں ہے۔ اب ان سے پوچھو تمہیں کونسا تشبہ پسند ہے۔ ظاہر ہے کہ تمہیں تشبہ خوارج سے بچنے کا خطرہ بھی لاحق نہیں ہوتا تو ثابت ہو گیا کہ تم خارجی المذہب ہو۔ اور ان سب امور کے ممانعت کی حقیقی وجہ یہی تمہاری خارجیت ہے۔ ورنہ صحیح روایات سے بھی ذکر شہادت کس طرح حرام ہو سکتا ہے اور پیاؤ جو بقول مجیب اول دیوتاؤں کے نام سے ہے اگرچہ سودی مال سے ہو وہ تو جائز ہو اور سبیل حضرت امام حرام و ناجائز قرار پائے۔ اور بقول گنگوہی ہولی دیوالی کی کھیلیں پوریاں مسلمان کیلئے درست ہوں اور حضرت امام کی فاتحہ کا کھانا مٹھائی شربت حرام ٹھہریں یہ ان لوگوں کی خارجیت اور اہلبیت کی عداوت نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو انکی صحیح معرفت عطا فرمائے۔ اور اہل بیت کرام کی سچی محبت والفت پیدا کرے۔ اور انکے لئے ایصال ثواب کرنے کی توفیق دے۔

اور مجیب سوم فاضل جلیل عالم نبیل مولنا مولوی مفتی مظفر احمد صاحب کا فتویٰ صحیح وحق ہے اور قابل عمل ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ المعتصم بذیل سید کل نبی و مرسل
العبد محمد اجمل غفر لہ اللہ عزوجل
مفتی مدرسۃ اجمل العلوم
فی بلدۃ سنبھل

۲۳ ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ

ہوشیار

یہ فتویٰ اس غرض سے شائع کیا ہے کہ بھولے بھالے سنی بھائی دیوبندی۔ نجدی وہابیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں ان کے عقائد سے ناواقف ہیں واقف ہوں اللہ اپنے عقیدہ و دین کی حفاظت کریں اور اپنے ہر قسم کے دین لین سے بچیں ایسے بیدینوں سے موالات منع ہے یعنی سلام کلام کرنا مصافحہ کرنا انکے پیچھے نماز پڑھنا ان کے ساتھ بیاہ شادی موت غمی و خوشی میں شرکت کرنا انکے مدرسوں میں چندہ دینا انکے جلسوں میں شرکت کرنا انکی تقریر سننا انکے ساتھ رشتہ ناتہ و دوستی کا میل رکھنا سب ناجائز ہیں جیساکہ علماء حق کے فتووں سے ثابت ہے نیز ایسے بے دینوں کو کوئی عالم دین یا مفتی شریعت نہ سمجھے یہ تو دین کے دشمن۔ دین کے رہزن ہیں انسے ہر طرح بچا جائے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم لا تجالسوھم الخ خداوند مسلمانوں کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین

خاکسار:۔ فضل احمد

نقشبندی مجددی مظہری!

شمشیرِ صداقت

حِصّہ دوم

فتاوے

حضرت مولانا ظہور الحسن صاحب درس

حضرت مولانا عبد الباقی ہمایوں

حضرت مولانا محمّد عبد الغفور صاحب ہزاروی

حضرت مولانا ظہور الحسن درس الحنفی قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی کمل ھدایتہ بضایتہ مواخاۃ فی الضلیل والکثیر۔ وذیل ولایتہ بقاعتہ موافاۃ فی الجلیل والبصیر۔ ونور قلوب عبادہ بالرسول النبیل والبشیر۔ وودور عذوب وددوہ فی الاصیل والعشیر۔ وعلم حبیبہ لیطلب المودۃ فی التنزیل والظہیر۔ وتوم لیبہ بقولہ لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربی فی الظلیل والھجیر۔

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الذی ھو عین ھدایتہ بلا تکیل ولا تکیر وعلی آلہ واھل بیتہ من السیل والصھیر واصحابہ من النصیر والھجیر۔

یک جیبنے بنیت گو گرود شہید
ورنہ بسیار اند در عالم یزید

اسلام خدا جل شانہٗ کی محبت کے ساتھ ساتھ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام آلِ رسول، اصحابِ رسول اور جاں نثارانِ رسول کی محبت و متابعت کا نام ہے

محمد عربی کابروئے ہر دو سرا است
کسیکہ خاکِ درش نیست خاک بر سرِ او

اسلام کے وہ جھوٹے پجاری جو توحید کا نام لے کر رسالت

کی توہین کرتے ہیں یا رسالت کا نام لے کر آل رسول ارواحنا فداہم کی تنقیص کرتے ہیں اور آل رسول میں بھی سیدنا امام حسنؓ اور سیدنا امام حسینؓ کی ذات ستودہ صفات جن کی نسبت ارشاد نبویؐ ہے من احبھما فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی ایک خصوصی درجہ رکھتی ہے جہاں ثنا و صفت کا میدان بھی تنگ کرتا ہے اور ان کے کمال و جلال کا ادنےٰ سا حصہ بھی ہم سے بیان نہیں ہو سکتا۔ کجا کہ ان کی توہین کی جائے یا تلمیحات و اشارات و کنایات کے ذریعے سے اِن کی شانِ اقدس کو گھٹایا جائے۔ اپنا تو یہ مسلک ہے کہ ان کے نام پاک سے جس چیز کو نسبت ہو گئی اس کا بھی مرتبہ بڑھ گیا۔

بمقامے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود

سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

حیرت ہے اور عجائباتِ مذہبی میں سے یہ بھی عجیب تر بات ہے کہ ان کی نذر و نیاز کی کسی چیز کو خاک بدہن قائل۔ نعوذ باللہ پیشاب سے نسبت دی جائے۔ آج کافر بھی حضرت امام عالیمقامؓ کی نیاز کی کسی چیز کی نسبت ایسے ناپاک الفاظ زبان سے نکالنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ خدا جانے وہ کس ناپاک مذہب سے تعلق رکھتے ہیں جن کے منہ سے نذر و نیاز کی چیز کو دیکھ کر پیشاب نکلتا ہے۔ مسلمان کے منہ سے تو کبھی ایسے ناپاک الفاظ نکل ہی نہیں سکتے۔ یقین ہے کہ ایسے شوم و بدبخت کے منہ سے مرتے وقت بول و براز ہی کا اخراج ہو گا۔

دو لڑنے والے آدمیوں کی طرف سے فتویٰ گھڑا گیا اور اس میں مفتی محمد شفیع اور مولوی احتشام الحق وغیرہ کو کراچی کے سب سے بڑے مولوی لکھا گیا اپنے معتقدوں سے اپنا پروپیگنڈہ کرانا خوب آتا ہے۔ جن مولویوں کے نام استفتاء میں درج ہیں ان میں سے تو بعض ایسے ہیں جو پرائمری اسکولوں کے مدرس کی حیثیت کے سوا کوئی علمی یا مذہبی پوزیشن نہیں رکھتے۔ کراچی میں ہلدی کے بھانگوں چھینکا لوٹا اور ہلدی کی گرہ لے کر پنساری بن بیٹھے۔ خدا کے فضل سے اہلِ سنت والجماعت کے اکابر علماء کراچی میں موجود ہیں جن میں سے قدوۃ العارفین امام المحدثین حضرت سید محمد مخدوم ناصر جلالی دہلوی۔ حضرت مولانا سید حامد جلالی دہلوی۔ حضرت مفتی اعظم مولانا مظہر احمد دہلوی خطیب شاہی مسجد فتحپوری دہلی۔ امام الفقہاء سید العلماء حضرت مولانا محمد عمر نعیمی مرادآبادی۔ شمس الفقراء استاذ القراء حضرت علامہ حافظ غلام رسول صاحب قادری خطیب جامع قادریہ مدظلہ۔ اور ان کے علاوہ اور بھی مستند علماء اہلسنت موجود ہیں جو اپنے علم و فضل۔ زہد و تقوےٰ اور خاندانی فضیلت کے اعتبار سے ایک امتیازی درجہ رکھتے ہیں۔ جن میں سے بعض اکابر علماء و فضلاء کے جوابات اسی فتوے میں موجود ہیں۔ ان سے اغراض یعنی چہ؟ اگر دیوبندی مولویوں کے جوابات پر پوری طرح تنقیدی نظر ڈالی جائے جو پیشِ نظر ہے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح کھل جائے گی

کہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان ان کا فتوے سوال کا جواب نہیں بلکہ سوال کو تو سرے ہی سے چھوڑ دیا گیا ہے۔

اب میں اصل سوال کا جواب قرآن پاک، احادیث سید لولاک اقوال سلف صالحین کی روشنی میں لکھتا ہوں۔ پروردگار قرآن کریم میں فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللّٰہ لکم ولا تعتدوا ان اللّٰہ لا یحب المعتدین (ترجمہ) اے ایمان والو احرام نہ کرو ان پاک چیزوں کو جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا اور حد سے نہ گزرو۔ اللہ تعالےٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ابوداؤد۔ نسائی۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا قال ھذہ لام سعد یا رسول اللہ۔ سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا کون صدقہ ان کے لئے کرنا بہتر ہے۔ ارشاد فرمایا۔ پانی کا۔ کہ وہاں اس کی کمی تھی اور اسکی ضرورت بھی تھی۔ انھوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ سعد کی والدہ کے لئے ہے۔ اس کا ثواب ان کو پہونچے۔ تفسیر مدارک میں ہے

وعن عمر بن عبد العزیز انہ کان یشتری اعدال السکر و یتصدق بھا فقیل لہٗ لم لا تتصدق بثمنھا۔ قال لان السکر احب الی فاردت ان انفق مما احب؛ حضرت عمر بن عبد العزیز

رضی اللہ عنہ شکر کی بوریاں خرید کر للّٰہ دیا کرتے تھے اِن سے کہا گیا کہ آپ اس کی قیمت کیوں نہیں دے دیتے فرمایا کہ شکر مجھے پسند ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہی چیز خرچ کروں جو مجھے مرغوب ہے۔ معلوم ہوا کہ شہداء عظامؓ و بزرگانِ کرام کے لئے للّٰہ محبوب اور اچھی چیز دینی چاہیئے۔ آپ اگر ان احادیث و کلامِ الٰہی کی روشنی میں مسلمان اور حضرت امام عالی مقام سیّدنا حسین علیہ السّلام کی سبیل لگاتے ہیں تو ان میں اعتراض کی بات ہی کیا ہے ؎

بجا جو زیرِ فلک خلق ہیں رحیلِ حسینؓ
تو صبر و شکر بڑھے اور ہوئے کفیلِ حسینؓ
وہ کربلا کے وقوعات در رونا ہیں ظہورؔ
لگا رہے ہیں مسلمان یوں سبیلِ حسینؓ

آیئے ہیں آپ کی جماعت کے گرو گھنٹال مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ سے آپ کے باطل عقائد کو ذبح کروں۔ کہتے ہیں" اگر شخصے بزے را خانہ پرور کند تا کہ گوشت اور خوب شود اورا ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ خوانده بخوراند خللے نیست"۔ ان حضرت سے پوچھا ہوتا کہ یہ فاتحہ خوانده بخوراند کسی خوانده فاتحہ بخوراند کہا ہوتا حقیقت یہ ہے متعدد حدیثوں میں کہ نیت المؤمنین خیر من عملہ۔ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مُحدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ عزیزیہ صفحہ میں فرماتے ہیں" طعامیکہ

ثواب آن نیاز حضرات امامین نمایند و بر آن فاتحہ و قل و درود۔ بخوانند تبرک می شود خوردن آن بسیار خوب است" یعنی جس کھانے پر حضرات امامین رضی اللہ عنہما کی نیاز دی گئی ہو۔ فاتحہ درود و قل پڑھے گئے ہوں تو وہ تبرک ہے اس کا کھانا نہایت خوب ہے۔ فیصلہ ہوا کہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ تبرک اور نہایت خوب بتلاتے ہیں۔ کیوں خود ساختہ مفتیانِ کرام ہے علمی مذاق؟ آئندہ کسی کے منہ نہ آنا۔ آئینہ کے مقابل آئینہ ہے۔ اپنی جماعت میں بیٹھ کر مولوی اور مفتی بنا کریں لیکن ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ "کچھ لکھو پڑھو بیٹا ابھی مدرسہ جاؤ"۔

افسوس و صد ہزار افسوس کہ سیدنا حسین علیہ السلام کی ذات گرامی شہادت کے بعد بھی سنائی جا رہی ہے۔ میرے فاضل دوست فصیح البیان بلیغ اللسان جواں عمر و جواں فکر حضرت الحاج محمد عثمان برق قریشی قادری احمد آبادی اطال اللہ عمرہٗ علمہ کا شعر یاد آیا فرماتے ہیں ؎

سوال برق

سوال برق ہے اے مفتیٔ دینِ متیں تم سے
نہیں واقف ہو تم کیا معنی لا اسلکم سے

فتاویٰ عزیزیہ صلا میں حضرت شاہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اگر ملیدہ و شیر برنج برائے فاتحہ بزرگ بقصدِ ایصالِ ثواب بروح ایشاں پختہ بخوانند مضائقہ نیست۔ اگر ملیدہ۔ دودھ چاول کسی بزرگ کے فاتحہ کے لئے ان کی روح کے ایصال ثواب کے ارادہ سے پکا کر بحکم

کھائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صراطِ مستقیم جوان کی مشہور تصنیف ہے لکھتے ہیں صفحہ ۵۳ لیندا ونکہ نفع رسانیدن باموات باطعام و فاتحہ خوانی خوب نیست چہ این معنی بہتر و افضل ؟ نہ سمجھے کہ مردوں کو کھانا کھلانے اور فاتحہ خوانی کے ذریعے سے نفع پہونچانا اچھا نہیں کیونکہ یہ معنی بہتر و افضل ہیں۔ لیجئے آپ کے امام نے فیصلہ کردیا اب تو بیکار جنگ سے باز آجاد

ضد چھوڑیئے بس آپ سرِ انصاف آیئے

انکار ہی رہے گا مری جان کب تلک

اور سنئے اسی صفحہ میں طعام و قرات کے اجتماع کو بہتر کہا ہر گاہ ایصال نفع میت منظور دارد و موقوف بر طعام نہ گزارد اگر میسر باشد بہتر است والا صرف ثواب سورہ فاتحہ و اخلاص بہترین ثوابہا است دوسری جگہ اسی کتاب کے صفحہ ۶۳ میں لکھتے ہیں۔ پس در خوبی این قدر امراز امور مرسوم فاتحہ واعراس و نذر نیاز کا ذکر ہے جس میں خود ہی انھوں نے اپنی دوسری تصنیف تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے اور اس کے کرنے والے کو ابو جہل کی برابر مشرک ٹھہرایا ہے۔ یہاں آپ کے امام اس کی خوبی میں شک وشبہ نہیں بتاتے تو فرمایئے اپنے جاری کردہ فتوے سے مومن رہے یا مشرک ؟ اور مشرک ہوئے تو ابو جہل کے برابر یا فرعون و ہامان کے برابر ٹھنڈے دل سے جواب دیجئے

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے   نہ کھلتے رازِ سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

جی چاہتا ہے کہ آپ کو گھر تک پہونچاؤں۔ صراط مستقیم ص ۱۲۲ فصل دوم میں اپنے مرشد سید احمد صاحب کے لکھتے ہیں "اول طالب را باید کہ با وضو دو زانوں بطور نماز نشیند و فاتحہ بنام اکابراین طریق یعنی حضرت خواجہ معین الدین سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواندگی التجا بجناب ایزد پاک بتوسط این بزرگان نماید و بہ نیاز و زاری بسیار دعائے کشود کار خود کردہ ذکر و ضربی شروع نماید۔ لیجئے بزرگوں کے وسیلے سے دعا کو بھی جائز کہہ دیا۔ میں کہوں اور صاف کہوں کہ یہ حضرت غوث الثقلین مقتدر الثقلین سیدنا و مرشدنا قطب ربانی شہباز لامکانی شیخ عبدالقادر جیلانی و حضرت خواجہ خواجگان معین بے کسان سیدنا و مرشدنا سید معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہما کی کرامات کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ منکرین ان کی خداداد قوت کے قائل تو ہوئے لہٰذا ان کے چیلوں چانٹوں کو بھی ان کا احترام کرنا واجب ہے۔

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل   میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

حضرت غریب نواز رضی اللہ عنہ جن کی عظمت و کرامت کے قائل اپنے قول سے بولے ہو۔ سیدنا و مولانا الحسنین علیہ السلام کی شان میں فرماتے ہیں

دین است حسین دین پناہ است حسین   دین است حسین دین پناہ است حسین

سر داد و نداد دست در دست یزید   حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین

خیر کوئی وقت آئے گا ہم سندی کے چندی پبلک کے سامنے پیش کریں گے ہم رواداری کو اچھا سمجھتے اور فرقہ پرستانہ مسائل کو ابھارنا نہیں چاہتے لیکن ایسے خود ساختہ مفتیوں کو جو درحقیقت خوارج میں سے ہیں اور اپنے چہروں پر سنی ہونے

کی نقاب ڈالے ہوئے ہیں متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے ناپاک خیالات کو اپنی حد تک محدود رکھیں ورنہ ہم مجبور ہو جائیں گے کہ ان کو ترکی بہ ترکی جواب دیں انھیں چاہیئے کہ فرقہ پرستی کو ہوا نہ دیں بہتر شریعت مقدسہ کو مضحکہ نہ بنائیں اور جو میں آئے نہ بکیں اور جی میں آئے نہ بکیں۔ غضب خدا کا جس حسینؓ نے تلواروں کی چھاؤں میں تیروں کی بارش میں۔ دشمنوں کے نرغے میں اپنے نانا صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو زندہ کیا اپنے بال بچوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپتا ہوا دیکھا اور آخر میں اپنی جان عزیز بھی قربان کر دی۔ دنیا میں ایسی قربانی ایثار و شہادت کی مثال نہیں مل سکتی اور ہم جسقدر بھی نذرانہ عقیدت و محبت بارگاہِ حسینیؓ میں پیش کریں وہ کم ہے اور جسقدر ان کا ذکر خیر کریں انکے مرتبے کے لحاظ سے کم ہے ادنیٰ ہے لہٰذا میرا مختصر جواب یہ ہے کہ جس نے سوال حضرت امام حسین علیہ السلام کی تندرویانہ کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں وہ مردود ہے اور نمونہ یزید اور جن مفتیوں نے اس کی گستاخی کو سراہا ہے وہ بھی اسی زمرہ میں ہے۔

نہ زیاد کی وہ جفا رہی نہ یزید کا وہ ستم رہا
جو رہا تو نام حسینؓ کا جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

نمبر ۸

بارگاہ غوثِ زمن ظہور الحسن الدرس الحنفی القادری کان اللہ لہٗ

حضرت مولانا عبدالباقی ہمایوں

ھٰذا ھو التحقیق الانیق والتدقیق الئیق الذی یحمۃ علیہ ایفتی بہ والخلاف عنہ والعدول عنہ جھل و حنرۃ فلاجماع فلا یعول علیہ انا المصدق الفقیر عبدالباقی الھمایون عفی عنہ

ھذھو الجواب الصحیح والباقی البنھیج عاکو باب المسعان - فقیر عبدالرحمٰن اطہر جونا نگر شریف -

الجواب الصحیح. عبدالحمید

الجواب الصحیح

سید دامن شاہ جیلانی

سجادہ نشین درگاہ ٹل ضلع جیکب آباد

یکشنبہ ۱۲؍ صفر ۱۳۷۵ھ

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی (پنجاب)

اہل سنت والجماعت کے نزدیک سیدنا امام عالیمقام کے نام کی سبیل لگانا شربت پلانا ختم شریف دلانا ذکر شہادت کرنا سب جائز اور موجب اجر عظیم ہے -

دہابیہ کو محبوبان بارگاہ رب العالمین سے سخت عناد ہے اس لئے وہ ان عام چیزوں کو حرام بتلاتے ہیں۔ آیات قرآنیہ کو بلا ربط محض قیاس فاسدہ سے اپنی تائید میں تحریر کر دیتے ہیں چنانچہ فتوی پیش نظر میں آیت وجعلوا لما ذا من الحرث الخ کو اس دعوی پر دلیل بنایا گیا ہے کہ ایسے شربت اور ایسی سبیل کا پانی حرام و ناجائز ہے اس نص قطعی کا اس دعوی سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ آیت مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین کا یہ فعل باطل تھا نہ کہ یہ کہ ان کی اس تقسیم کے بعد انعام اور اجرت کا کھانا حرام و ناجائز ہو گیا تھا۔ تا کہ اس آیت سے استنباط کیا جا سکے کہ شربت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حرام و ناجائز ہے رہ گیا سوال کہ مشرکین کا یہ فعل تقسیم حرام تھا تو اہل سنت کا فعل سبیل لگانا حرام ہو گیا۔ اگرچہ اس کا پانی پینا جائز ہی ہو اور جب سبیل ہی نہ لگی تو پھر پانی پینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تو اس شک کا ہے کہ مشرکین کے اس فعل کو رب العزت اسلئے مردود ٹھہراتے ہیں کہ مشرکین اصنام شریک الہ سمجھتے تھے۔ اور اہل سنت حضرات مقبولان بارگاہ کو شریک اللہ یا اللہ تصور نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالےٰ کے مقبولوں کو اس کا خاص بندہ سمجھتے ہیں اور الوہیت کا کوئی وصف اولیاء اللہ میں موجود نہیں۔ جانتے۔ لہٰذا مسلمانوں کے اس فعل کو ہندوؤں یا مشرکین کے فعل سے تشبیہ دینا قطعاً جہالت ہے فقط واللہ اعلم

فقیر ابو الحقائق محمد عبد الغفور ہزاروی (پنجاب)

خطیب وزیر آباد

حصّہ سوئم

اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَر

تحقیق ہم نے تجھے آبِ کوثر دیا

اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا (حدیث)

خدا تعالےٰ دوست رکھتا ہے اس کو جو حضرت حسینؓ کو دوست رکھتا ہے

یہ کتاب مستطاب تردید لاجواب جس کا نام

شربتِ حسینؑ

رکھا گیا ہے مولوی احتشام الحق صاحب دیوبندی نے اور مفتی مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے اپنے فتوے میں شربتِ حسین کو حرام ثابت کیا ہے اور اس رسالہ میں ان دونوں کے کلام نازیبا کی تردید کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ شربت حسین حلال پاک ہے۔

از تصنیفات

خادم العلم الحاج محمد آرچوی سلمہ اللہ القوی سند یافتہ از علمائے حرمین شریفین زادہم اللہ

سنڌي پائرن کي اطلاع

ظاهر هجي ته مولوي احتشام الحق صاحب ديوبندي ۽ مفتي مولوي محمد شفيع صاحب ديوبندي هي ٻئي فتوي جاري ڪئي آهي ته حضرت امام حسين رضي الله عنهٗ جي نالي تي جيڪو هي شربت ٺاهي ڪنهن کي پيار ڪرايو ته اهو پيئڻ حرام آهي. هن رسالو شربت حسين ۾ انهن جي انهي بيجا ۽ ناروا فتوي کي رد ڪيو ويو آهي ۽ ثابت ڪيو ويو آهي ته شربت حسين حلال آهي. ان لاءِ سنڌي پائرن کي تاڪيد ڪيو ٿو وڃي ته اسان جي دور زمان ۾ هن وقت آسان ٿي چڪي آهي هر هڪ سنڌي ڀاءُ هي رسالو خريد ڪري پڙهن ۽ دوستن کي پهچائي مون مسئلو ٿي واقف ٿي ثواب حاصل ڪن ؛

خادم العلم تاج محمد مصنف ڪتاب

ساڪن آريجه تعلقه ڏوڪري ضلع لاڙڪانه سنڌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین شفیع المذنبین وعلیٰ آلہ الطاہرین واصحابہ الصادقین اجمعین۔ واضح ہو کہ میرے پاس مولوی فضل احمد صاحب نقشبندی کی طرف سے چند خطوط مع رسالہ شمشیر صداقت پہونچے۔ اس بنا پر کہ اگر کوئی شخص شربت حسین یا سبیل حسین کہے تو یہ شربت یا سبیل مثل پیشاب کے حرام ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس سوال کے جواب میں مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی دیوبندی نے اور مولوی مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے اور مولوی ابوالقاسم محمد صدرالدین صاحب دیوبندی نے یہ فتویٰ جاری کیا ہے کہ یہ شربت اور سبیل حرام ہے مجھے تعجب ہوا کہ اِن مولوی صاحبان نے باوجود عالم ہونے کے ایسے فتوے جاری کئے ہیں۔ شاید کسی مخالف نے اِن کے بارہ میں یہ مضمون لکھا ہے۔ پھر اس اثنا میں مجھے کراچی جانے کا اتفاق ہوا۔ اور فضل احمد صاحب کے ساتھ ناگہانی ملاقات ہوئی۔ مولوی فضل احمد صاحب نے مولوی احتشام الحق صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب کے فتوے کا عکسی بلاک جس میں ان کے دستخط موجود تھے مجھے دکھلایا تو مجھے یقین ہوا کہ واقعی یہ فتوے انھوں نے ہی لکھا ہے۔ اگرچہ یہ زمانہ نازک ہے جس میں ہر فریق کے

عالم کو آپس میں محبت اور الفت سے رہنا چاہیئے اور اختلافات کو ختم کر دینا چاہیئے لیکن محبت حسین کو اور محبت زمانہ کو حب انصاف کی ترازو میں وزن کیا گیا تو محبت حسین کا پلّہ گرانبار نظر آیا اس لئے اس سوال کے جواب کے لئے اور مولوی احتشام الحق صاحب اور مولوی محمد شفیع صاحب کے اس منگھڑت نازیبا کلام کی تردید کے لئے قلم اٹھانا لازم ہوا کہ اس کے بعد اس جرأت اور عجلت سے ایسی مقدس ہستیوں کے بارے میں اس نارواطریقے سے قلم رانی نہ کریں اور قلم کی پاک زبان کو اس آلودگی سے پاک رکھیں اور جو چیز ان کے نام کی طرف منسوب ہو اس کو حرام کہنا ضرور ان پاک ہستیوں سے گستاخی اور بے ادبی سے خالی نہیں۔ اس نازیبا کلام کی تردید میں یہ کہا نہیں جا سکتا کہ اس میں شیعہ حضرات کی دلجوئی کی جاتی ہے بلکہ اظہار حق اور اثبات حب حسین کہا جاتا ہے۔ کیونکہ حب حسین اصل اصول عقائد اہل السنۃ سے ہے اور ان چند سطور کا نام شربت حسین رکھا گیا کہ جو اس شربت سے ایک جرعہ بھی نوش جان کرے تو ضرور آب کوثر اس کو نصیب ہوگا۔

مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ان مولوی صاحبان کا فتوےٰ لکھا جاے تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جائے کہ واقعی اس روش سے فتویٰ دینا ضرور عداوت حسین کی علامت ہے۔ نہ محبت حسین کی نشانی ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسی حرکات ناروا سے پناہ میں رکھے۔ وہ سوال اور جواب مندرجہ ذیل ہے۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ محمد عارفین اور عبدالتواب میں جھگڑا ہوا محمد عارفین نے یہ کہا کہ حسین کے نام کا شربت میں مثل پیشاب کے سمجھتا ہوں کیونکہ وہ غیر اللہ کے لئے ہے اسی کو حضرت مولانا رشید احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۳ میں فرمایا ہے محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا، دودھ پلانا، شربت پلانا۔ چندہ سبیل شربت میں دینا نادرست تشبیہ برافض کی وجہ سے حرام ہے۔ خلاصہ

عبدالتواب نے کہا کہ سبیل و شربت امام حسین علیہ السلام سب شیعہ سُنی ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں استغفراللہ تم ایسی بیہودہ بات کہتے ہو۔ تم کو شرم نہیں آتی جب جھگڑا دونوں میں بڑھا تو محلے والوں نے یہ طے کیا کہ اگر مولوی احتشام الحق صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب اور محمد متین صاحب خطیب اور مولوی عبدالجبار فرما دیں گے تو مان لینا اس لئے کہ کراچی میں سب سے بڑے یہی عالم ہیں براہ کرم جواب مُدلّل عنایت فرمائیں۔

عنایت اللہ کراچی

(کھڈہ)

۶ / ۹ / ۵۴

جواب

از مولانا احتشام الحق

ہو الموفق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا شربت یا ان کے نام کی سبیل رکھنا اس سے عوام جہلا کا مقصد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی ورضا ہوتی ہے اور ان کا تقرب حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے اس لئے ایسے شربت اور ایسے سبیل کا پانی حرام دنا جائز اور آیۃ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا آیہ اس کی حرمت پر دال ہے جس طرح گرمی کے زمانے میں بعض ہندو رہگذر پر لوگوں کے پینے کے لئے پانی بنام دیوتاؤں کے رکھتے ہیں اس کا پانی مسلمانوں کے لئے جائز نہیں بعینہ یہی حکم شربت حسین اور سبیل حسین کے لئے ہے واللہ اعلم۔

کتبہٗ ابوالقاسم محمد صدر الدین عفی عنہٗ

الجواب صحیح	مہر دار الافتاء
بندہ احتشام الحق تھانوی	مدرسہ اشرفیہ

$\frac{1}{6}$ ۶۷ھ

الجواب — از مولانا محمد شفیع

ماہ محرم میں سوگ و تعزیہ برداری و شربت سازی اور دیگرانہی سے

متعلقہ جو امور عام طور سے رائج ہیں سب بدعت ہیں۔ شرع میں نہ صرف یہ کہ ان کی کوئی اصل نہیں بلکہ ممانعت ہے واللہ اعلم۔

محمد مظہر بقا عفی عنہ

الجواب صحیح مہر ۹ ۱/۲ ھ

بندہ محمد شفیع عفی عنہ

حضرات ناظرین پر مخفی نہیں ہے کہ مولوی صاحبان سے چند غلطیاں ہوئی ہیں اوّل یہ کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی و رضا کو ناجائز سمجھا گیا ہے اور حال یہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی و رضا عین رضا حضرت سیّد المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اور رضائے رسول کریم رضائے خدا ہے جس طرح کہ اس کی تحقیق جلد تر آئے گی۔ دوم آنکہ اس شربت کو حرام کہنا یہ طریقہ مشرکین عرب کا تھا جو حلال چیز کو حرام جانتے تھے اور حرام چیز کو حلال تصور کرتے تھے اور اللہ تعالےٰ نے ان کے اس طریقے پر آیات کثیرہ میں رد کیا ہے۔ سوم آنکہ اس آیت سے اس شربت اور سبیل کی حرمت کے لئے استدلال کرنا بے علمی کی نشانی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں مشرکین عرب کے طریقے کو بیان کیا ہے کہ وہ یوں کرتے تھے اور اس آیت میں حرمت پر کوئی دلالت نہیں۔ تحقیق مسئلہ یہ ہے کہ مشرکین عرب اپنے بتوں کی تعظیم کے لئے جو بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حامی بناتے تھے۔ اللہ تعالےٰ

لے اِن پر رَد کیا ہے کہ مشرکین عرب جو بتوں کی تعظیم کے لئے بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حامی بناتے ہیں اور اِن سے فائدہ لینا حرام جانتے ہیں اللہ تعالےٰ نے اِن پر رَد کیا کہ اللہ تعالےٰ نے ایسا امر نہیں فرمایا ہے اور یہ چیزیں ان کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہو سکتیں بلکہ یہ چیزیں حلال ہیں۔ اگرچہ انھوں نے ان چیزوں کو بتوں کی طرف تعظیم کی وجہ سے منسوب کیا ہو جیسا کہ تفسیر جلالین میں ہے مَا جَعَلَ اللّٰہُ شرع اللہ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ کما کان اهل الجاهلیة یفعلونه روی البخاری عن سعید بن المسیب قال البحیرة التی یمنع درها للطواغیت فلا یحلبها احد من الناس والسائبة کانوا یسیبونها لآلهتهم فلا یحمل علیها شئ والوصیلة الناقة البکر تبکر فی اول نتاج الابل بانثی ثم تثنی بعده بانثی وکانوا یسیبونها لطواغیتهم ان وصلت احداهما بالاخری لیس بینهما ذکر والحام فحل الابل یضرب الضراب المعدود فاذا قضی ضرابه ودعوه للطواغیت واعفوه من الحمل فلا یحمل علیه شئ وسموه الحامی انتهی وقال فی تفسیر جامع البیان فی معنی مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ ای ما شرع ذٰلك ولا امر بالتبحیر انتهی

جب کہ مشرکین عرب بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حامی سے بتوں کی تعظیم کے لئے فائدہ حاصل کرنا حرام جانتے تھے اور انھوں نے اِن چیزوں کو بتوں کی طرف منسوب کیا تھا جیسا کہ حضرت امام بخاریؒ کی روایت سے معلوم ہوا تو اللہ تعالےٰ نے ان پر رد کیا کہ اللہ تعالےٰ نے اِن چیزوں کی حرمت کے لئے کوئی امر نہیں فرمایا ہے اور اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ان چیزوں کو جو مشرکین عرب حرام جانتے ہیں یہ اللہ تعالےٰ پر افترا و کذب کرتے ہیں اور جھوٹی بات بناتے ہیں کما قال فی جامع البیان وَلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ فی تحریم ھذہ الانعام انتہی۔ اعتراض اگر کوئی منکر کہے کہ یہ چیزیں جو بتوں کی طرف منسوب ہیں ضرور حرام ہیں اور ہم نے اِس زمانہ تک کسی عالم سے یہ نہیں سُنا کہ یہ چیزیں حلال ہیں کیونکہ جو چیز بتوں کی منسوب ہے وہ چیز حرام ہونا چاہیئے تو اس لئے کوئی واضح دلیل اور عبارت صریح بتاؤ جس سے اِن چیزوں کا حلال ہونا ثابت ہو۔

جواب :۔ لفظ مَا جَعَلَ اللّٰہُ میں نفی صریح ہے اور بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حامی میں نفی معنوی ہے کہ مشرکین عرب اِن چیزوں سے فائدہ لینا حرام جانتے تھے یعنی ناجائز سمجھتے تھے تو جب نفی نفی پر آتی ہے تو فائدہ اثبات کا ہوتا ہے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ چیزیں جو مشرکین کے زعم

ہیں حرام ہیں۔ اللہ تعالٰی ان چیزوں کے حرام ہونے کے لئے امر نہیں فرماتا تو یہ چیزیں اپنی حلت پر باقی ہیں اگرچہ بتوں کی طرف منسوب ہیں کما قال فی شرح الجامی فی باب الفعل فی بحث الافعال الناقصۃ وما زال من زال یزال وما برح من برح ای زال وما فتئ ایضاً بمعناہ وما انفک ای ما انفصل لاستمرار خبرھا لفاعلہا مذ قبلہ فمعنی ما زال زید امیراً استمرار امارتہ من زمان قابلیتہ وصلاحیتہ للامارۃ اما دلالتہا علی الاستمرار فلان النفی ماخوذ فی معانی ھذہ الافعال فاذا دخلت ادوات النفی علیہا کانت معانیہا نفی النفی ونفی النفی استمرار الثبوت انتہی ملخصا۔

اعتراض:۔ اگر کوئی منکر کہے کہ یہ قانون تو ایک نحوی کتاب سے بتایا گیا ہے لیکن کسی تفسیر سے کوئی واضح عبارت اِن چیزوں کی حلت کیلئے بیان کرو ورنہ ہم نحوی کتاب کو نہیں مانتے ہیں۔ جواب:۔ تفسیر روح البیان میں اس کی توضیح کی گئی ہے کہ برابر بحیرہ و سائبہ و وصیلہ و حامی حلال ہیں اور حرام نہیں۔ قال فی تفسیر روح البیان فی الجزء الرابع عشر فی سورۃ النحل اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ ای رفع الصوت للصنم بہ وذلک قول اھل الجاھلیۃ باللات وَالْعُزّٰی لم یحرم ھذہ الاشیاء دون ما تزعمون حرمتہ

من البحائر والسوائب ونحوهما انتہی ملخصاً۔ اعلم ان معنی
وما اهل لغیر اللہ به رفع الصوت بالصنم عند الذبح لا قبله کما فی
تفسیر الجلالین فی سورة البقرة فی تفسیر الآیة وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ
ای ذبح علی اسم غیره تعالیٰ والاهلال رفع الصوت وکانوا یرفعونه
عند الذبح لآلهتهم انتہی الجزء الثانی وقال فی تفسیر روح البیان
فی سورة تحت قوله تعالیٰ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عليكم
والمعنی ان اللہ تعالیٰ قد احل لکم ان تاکلوا الانعام کلها
الا ما استثناه کتابه فحافظوا علی حدوده وایاکم ان تحرموا مما
احل اللہ شیئاً کتحریم عبدة الاوثان البحیرة والسائبة ونحوهما و
ان تحلوا مما حرم اللہ لهم شیئاً کاکل الموقوذة والمیتة ونحوهما وقال
فی تفسیر المدارک فی سورة النحل تحت قوله تعالیٰ إِنَّمَا حَرَّمَ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ
بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
انما للحصر ای المحرم هذه دون الْبَحِيرَةِ واخواتها انتہی:۔

اور امام المفسرین حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر میں صاف الفاظ میں
اس چیز کی تصریح کی گئی ہے کہ برابر بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حامی کو
اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کیا ہے۔ کما قال فی تفسیر ابن عباس تحت

قولہ تعالےٰ مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنْ بَحِیْرَۃٍ وَّ لَا سَائِبَۃٍ وَّلَا وَصِیْلَۃٍ وَّلَا حَامٍ ، یقول ماحرم اللہ بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ و لا حامیًا انتہی۔

ان دلائل سے واضح ہوا کہ جب بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حامی جو بیشک بتوں کی تعظیم کے لئے بتوں کی طرف منسوب کئے گئے ہیں باوجود یکے حرام نہیں تو شربت نام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہرگز حرام نہیں ہوسکتا اور اس کو حرام کہنے والا علمی تحقیق سے بے خبر ہے۔

مولوی احتشام الحق صاحب تھانوی نے اور مولوی صدر الدین صاحب نے جو آیت وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا ھٰذَا لِلّٰہِ بِزَعْمِھِمْ وَ ھٰذَا لِشُرَکَآئِنَا کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے شربت کی حرمت کے لئے استدلال میں ذکر کیا ہے یہ استدلال غلط ہے کیونکہ اس آیت میں کسی چیز کے حرام ہونے کا ذکر ہرگز نہیں بلکہ اس آیت میں مشرکین عرب کے طریقہ جہل اور حکم فاسد کا ذکر ہے کہ جب ہر چیز خدا کے لئے ہے تو اس کی یہ تقسیم کرنا کہ یہ چیز خدا کے لئے ہے اور چیز بتوں کے لئے ہے یہ ان کے جہل کی علامت ہے اور اس آیت کے مابعد میں اللہ تعالےٰ نے سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ کا لفظ فرمایا ہے جس کا یہ مقصود ہے کہ مشرکین عرب کی یہ تقسیم کرنا برا فیصلہ ہے جیسا کہ تفسیر بیضاوی میں ہے

وَجَعَلُوْا ای مشرکوا العرب لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ ای خلق مِنَ الْحَرْثِ
وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا
وفی قوله مما ذرأ تنبیه علی فرط جهالتهم فانهم اشرکوا الخالق
فی خلقه جماداً لا یقدر علی شیٔ ثم رجحوه علیه بان جعلوا الزاکی
له وفی قوله بزعمهم تنبیه علی ان ذلک مما اخترعوه لم یا
مرهم اللّٰه به انتهی مخلصاً وقال فی تفسیر الخازن فی الجزء
الثامن فی سورة الانعام لما بین اللّٰه عزوجل قبح طریقة الکفار
من انکار البعث وغیر ذلک عقبه بذکر انواع من جهالاتهم
واحکامهم الفاسدة تنبیهاً علی ضعف عقولهم وفنا دما کانوا علیه
فی الجاهلیة فقال تعالی وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ یعنی مما خلق
(مِنَ الْحَرْثِ) یعنی الزرع والثمر (وَالْاَنْعَامِ) یعنی ومن الانعام
وهی الابل البقر والغنم نصیباً یعنی قسماً وجزءاً وان الاشیاء کلها
للّٰه عزوجل وهو خلقها فلما جعلوا للاصنام جزءاً من المال و
هی لا تملک ولا تخلق ولا تضر ولا تنفع نسبوا الی الاساءة فی الحکم
والمقصود من ذلک بیان ما کانوا علیه فی الجاهلیة من هذه الاحکام
الفاسدة التی لم یرد بها شرع ولا نص ولا یحسنها عقل انتهی
ملخصاً وفی التفسیر المدارک ثم ذم صنیعهم بقوله سَاءَ مَا يَحْكُمُوْنَ

فی ایثارالہتہم علی اللّٰہ وعملہم علی مالم یشرع لہم انتہی غور کرنا چاہیئے کہ اگر اس آیت سے مقصود حرمت ہوتی تو آخر میں سَاءَ مَا یَحْکُمُوْنَ کا لفظ نہ ہوتا بلکہ وہ لفظ ہوتا جس سے حرمت معلوم ہوتی۔

اور فتاوٰی مولانا عبد الحیٔ لکھنوی کی جلد سوم میں ذکر کیا جاتا ہے کہ اگر ہنود کوئی جانور بنام بت خادمان بت کو بخشش کریں اور اگر کوئی مسلم اس جانور کو بنام خدا تعالیٰ ذبح کرے تو حلال ہے کما قال سوال اگر ہنود خصی را بنام بھوانی یا بت گوش بریدہ بمجاوران معبودات باطلہ ہبہ می سازند کسی اگر اورا بنام تبارک و تعالیٰ ذبح نماید حلال ست یا حرام جواب این طور در ایام جاہلیت مروج بود حق تعالیٰ در شان ہمچو اختراعات آیۃ مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنْ بَحِیْرَۃٍ وَّلَا سَائِبَۃٍ نازل فرمودہ آگاہ کرد کہ این اختراع جہلاست وحکم این قسم آنست کہ فاعلان این فعل رہا کردن خصی وغیرہ منظور میدارند با جانش ذبحش سروکار ندارند پس ازین نام خللی وارد نشد اگر مسلم باجازت مالک آن بنام تبارک و تعالیٰ ذبح نماید حلال است واگر بی اذن مالک ذبح نماید حرام است نہ بجہت نام بھوانی وغیرہ بلکہ تعلق حق غیرہ انتہی ص۱۰۱ باب مایحل اکلہ ومالا یحل اور اس طرح اس باب کے ص۱۰۹ میں یہی ذکر کرتا ہے۔ سوال یسانده کہ ہنود بنام بتان میگذارند حلال است یا حرام۔ جواب۔ از رہا کردن جانوران ملکیت مالک باطل

نمی شود پس اگر مسلم باجازت مالک بطور شرع ذبح نماید حلال است
انتہی و اگر بی اذن مالک ذبح نماید حرام است نہ بجہت نام بت بلکہ بجہت آنکہ
حکم غصب دارد بسبب تعلق حق غیر انتہی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
نے بھی یہ اقرار کیا ہے کہ برابر بحیرہ و سائبہ و وصیلہ و حامی حرام نہیں ہیں
کمال قال سوال اور مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِیْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ کا کیا مطلب
ہے۔ جواب اور ما جعل اللہ الخ کا مطلب اس فعل کی نفی ہے جو مزعوم کفار
تھا یعنی حرمت انتفاع بوجہ تعظیم و احترام انتہی ملخصاً فتاوی اشرفیہ جلد
دوم کتاب الحظر والاباحۃ ص ۱۴۶ × ۱۴۷ -

جاننا چاہیئے کہ مولانا اشرف علی صاحب نے مجبور ہو کر یہاں اقرار کیا
ہے کہ واقعی بحیرہ و سائبہ و وصیلہ اور حامی حرام نہیں ہے باوجود اس کے
کہ وہ بتوں کی طرف منسوب ہیں کیونکہ جس چیز کی حرمت انتفاع بوجہ تعظیم
و احترام کی نفی ہو گی تو اس سے اس چیز کی حلت ثابت ہو گی کیونکہ حرمت
انتفاع کی نفی ضرور اس چیز کی حلت کو مقتضی ہوتی ہے مگر یہ تاویل
جو مولوی صاحب نے کی ہے کہ اس فعل کی نفی ہے جو مزعوم کفار تھا
یعنی حرمت انتفاع بوجہ تعظیم و احترام کی نفی ہے یہ تاویل مولوی صاحب
کے مقصد کے موافق ہرگز مفید نہیں ہو سکتی ہے اور مولوی صاحب کو
اس تاویل کی حاجت اس لیے پڑی کہ جب کوئی جانور یا کوئی شربت وغیرہ

جو کسی ولی اللہ کے نام پر مشہور کیا جائے وہ چاہتا ہے کہ اس کو حرام ثابت
کرے لیکن پھر بھی یہ تاویل اس کے واسطے اس لئے مفید نہیں ہو سکتی ہے
کہ اگر کوئی شخص بالفرض مان لے کہ بحیرہ اور سائبہ اور حامی اس لئے حرام نہیں
کہ ان میں حرمت انتفاع بوجہ تعظیم و احترام ہے تو مولوی صاحب پر سوال
وارد ہوتا ہے کہ جب حرمت انتفاع بوجہ تعظیم کے فعل کی نفی ہے تو جس چیز
میں حلت انتفاع بوجہ تعظیم و احترام پائی جائے تو وہ چیز ضرور اپنی حلت
پر باقی رہے گی اور اس میں ہرگز حلت نہ آئے گی اور یہ بات بھی مولوی
صاحب کے عقیدہ کے موافق نہیں بلکہ مخالف ہے اور اس آیت کا مقصود
یہ ہے کہ جس حلال چیز کو بت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے برابر کہ منسوب
کرنے سے اس کے زعم میں حرمت انتفاع بوجہ تعظیم ہو یا حلت انتفاع
بوجہ تعظیم ہو دونوں صورتوں میں وہ چیز حلال ہے، اور حرام نہیں
جس طرح کہ مولانا عبدالحی کے فتاوے سے معلوم ہوا اور اسی طرح مولوی
رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی اقرار کیا ہے کہ برابر بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ
اور حامی مطلقاً حلال ہیں اور حرام نہیں۔ برابر کہ بت کی طرف منسوب
کرنے سے مقصد حلت انتفاع بوجہ تعظیم و احترام ہو یا حرمت انتفاع بوجہ
تعظیم و احترام ہو۔ جس طرح کہ اپنے فتاوے رشیدیہ میں لکھتے ہیں۔ سوال
جو جانور قبروں پر یا تھان یا نشان جھنڈہ پر چھوڑے جاتے ہیں مجاور یا

کوئی اور ان کو پکڑ کر اگر بیع کرے تو ان کا خریدنا حلال ہے یا حرام اور خود چھوڑنے والے خود تعرض بھی نہیں کرتے خواہ کوئی لے جائے اور اس قسم کے جانور بحیرہ و سائبہ حلال ہیں یا حرام مفصل ارقام فرمائیں۔ الجواب :- جو جانور مالک نے کسی بت یا تھان و قبر کے نام پر چھوڑا وہ ملک چھوڑنے والے سے نہیں نکلتا پھر اسکو اگر کوئی پکڑ کر دیوے اور مالک منع نہ کرے تو اس کا خریدنا مباح اور حلال ہے اور بحیرہ اور سائبہ کا حکم وہی ہے جو اوپر کی شق میں لکھا گیا کیونکہ بحیرہ وغیرہ کا کوئی مالک نہیں کیا جاتا بلکہ بت کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں۔ انتہی ملخصا۔

عجب ہے مولوی احتشام الحق اور مولوی صدر الدین صاحب اور مولوی محمد شفیع صاحب سابق مفتی دیوبند کی علمی لیاقت پر کہ جب مولوی رشید احمد صاحب کی تحقیق کے موافق بت کے نام کا جانور حرام نہیں تو حضرت امام حسینؓ کے نام کا شربت کیسے حرام ہو سکتا ہے۔ اس شربت کو حرام کہنا حضرت امام حسینؓ کے ساتھ عداوت کی علامت ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ کوئی حلال چیز نسبت کرنے سے ہرگز حرام نہیں ہو سکتی اور کسی طرف نسبت کرنے سے حرمت کا حکم ثابت نہیں ہو سکتا جس طرح کہ حیدر آباد میں مسجد مائی خیری کے نام پر ایک مسجد مشہور ہے اور کراچی میں میمن مسجد گاڑی کھاتہ اور میمن مسجد صدر۔ مسجد تو اللہ کے لئے ہوتی ہے جسطرح کہ فرماتا ہے اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ۔ اب بتائیے کہ وہ کون مولوی ہے جو ثابت کر سکے کہ اس نسبت کرنے سے اس مسجد میں نماز پڑھنا حرام ہے کہ غیر اللہ کی طرف منسوب

کی گئی ہے اور ایسی نسبت صحیح بخاری شریف میں موجود ہے۔

کما قال عن عبد اللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی اضمرت من الحفیاء وامدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وان عبد اللہ بن عمرؓ کان فیمن سابق بہا انتہی جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب ھل یقال مسجد بنی فلان ص ۲۹۔

اور عقیقہ کے وقت بکرے کی طرف اشارہ کر کے کہا جاتا ہے ھٰذہ عقیقۃ فلان بن فلان وقد جاء فی المشکوٰۃ عن الحسن عن سمرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام مرتھن بعقیقتہ تذبح عنہ یوم السابع ویسمی ویحلق راسہ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی باب العقیقۃ:۔ ص ۳۶۲۔

اس حدیث میں مذبوحہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں بلکہ مذبوحہ کی نسبت مولود کی طرف کی گئی ہے اور اس طرح حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کنوئے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ھذہ لام سعد اس حدیث میں اللہ تبارک وتعالےٰ کا نام بالکل نہیں لیا گیا ہے صرف ام سعد کے لئے کنواں ثابت کیا گیا ہے تو کون مولوی ہے جو کہے کہ یہ حرام تھا۔

کسی چیز کو حلال کرنا اور کسی کو حرام کرنا یہ کفار مکہ کا طریقہ تھا جس طرح کہ

دیوبندیہ اور وہابیہ کا طریقہ ہو رہا ہے کما قال اللہ تعالیٰ قُلْ اَرَاَیْتُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ۔ سورۃ یونس۔ قال فی تفسیر الجلالین تحت قولہ تعالیٰ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا کالبحیرۃ والسائبۃ والمیتۃ وفی تفسیر الصاوی تحت قولہ کالبحیرۃ والسائبۃ مثالان للحرام والمیتۃ مثال للحلال انتہی ملخصا وفی تفسیر الخازن تحت قولہ تعالیٰ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَلٰلًا وَّحَرَامًا یعنی ماحرموہ علی انفسہم فی الجاھلیۃ من الحرث والانعام کالبحیرۃ والسائبۃ والوصیلۃ والحامی قال الضحاک ھو قولہ سبحانہ وتعالیٰ وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا انتہی قال فی تفسیر ابن کثیر تحت قولہ تعالیٰ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قال ابن عباس ومجاھد والضحاک وقتادۃ و عبد الرحمٰن بن زید ابن اسلم وغیرھم نزلت انکارًا علی المشرکین فیما کانوا یحلون ویحرمون من البحائر والسوائب والوصائل کقولہ تعالیٰ وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا وقد انکر اللہ تعالیٰ علی من حرم مَا اَحَلَّ اللّٰہُ او احل ماحرم بمجرد الآراء والاھواء التی لامستند لھا ولادلیل علیھا انتہی ملخصا۔ معلوم ہونا چاہیے کہ مولوی احتشام الحق صاحب نے اور مولوی

صدر الدین صاحب نے جو حرمت کے لئے خوشنودی اور رضا کو استدلال میں ذکر کیا ہے یہ لغو ہے کیونکہ رضائے حسینؓ رضائے رسولؐ اور رضائے رسولؐ رضائے خداؐ ہے اور رضائے یا اکرام واحترام سے کبھی حرمت ثابت نہیں ہو سکتی جس طرح مہمان کی شکم سیری کے لئے تو دال اور روٹی اور کھجور بھی کافی ہو سکتی ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی عالم یا پیر یا دوست مخلص کے لئے بجائے دال روٹی اور کھجور کے بجائے اس کے لئے مرغی یا بکری ذبح کرے تو اس میں حرمت نہیں بلکہ عین ایمان کامل کی علامت ہے اور عدم احترام و عدم رضائے ناقص کی علامت ہے

قال فی المشکوٰۃ عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسینؓ منی وانا من حسینٍ احب اللہ من احب حسیناً حسین سبط من الاسباط رواہ الترمذی باب مناقب اہل بیت النبیؐ الفصل الثانی ص۵۷۱ - وایضاً فی المشکوٰۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ باب الضیافۃ الفصل الاول ص۳٦۸ - و عن ابی ہریرۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ولیلۃ فاذا ھو بابی بکر وعمر فقال ما اخرجکما من بیوتکما قوموا فقاموا معہ فاتی رجلاً من الانصار اذا ھو لیس فی بیتہ فلما رأتہ المرأۃ قالت مرحباً واھلاً فقال لھا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم این فلان قالت ذھب یستعذب لنامن الماٗ اذجاء الانصاری فنظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ ثم قال الحمد للہ ما احد الیوم اکرم اضیافا فامنی فانطلق فجاءھم بعذق فیہ بسر وتمر ورطب فقال کلوا من ھذہ واخذ المدیۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایاک والحلوب فذبح لھم فاکلوا من الشاۃ ومن ذلک العذق وشربوا وفی الحاشیۃ عن الطیبی تحت قولہ الحمد للہ فیہ استحباب اظھار البشر والفرح یصف فی وجھہ وفیہ استحباب تقدیم الفاکھۃ علی الطعام والمبادرۃ الی الضیف بما تیسر انتھی ؛

ان دلائل شرعیہ سے واضح ہوا کہ شربت حسینؓ یا سبیل حسینؓ کے کہنے سے یہ شربت اور سبیل حرام نہیں ہوسکتی اور رضائے حسینؓ رضائے رسولؐ اور رضائے رسولؐ رضائے خدا تعالیٰ ہے جبکہ مولوی رشید احمد صاحبؒ اور مولوی اشرف علی صاحبؒ کے کلام سے معلوم ہوا کہ بحیرہ، سائبہ اور وصیلہ اور حامی حرام نہیں تو شربت حسینؓ ہرگز حرام نہیں ہوسکتا۔

اور مولوی احتشام الحق آیت وَجَعَلُوا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا ھٰذَا لِلّٰہِ بِزَعْمِھِمْ وَھٰذَا لِشُرَکَائِنَا کو نہ کہ تنہا بلکہ تمام دیوبندیوں سے مدد لے کر اگر یہ ثابت کریں کہ یہ آیت کسی

چیز کی حرمت کے لئے ہے تو اس کو پچاس روپیہ انعام دیا جائے گا اور امید ہے کہ کوئی ثابت نہیں کر سکے گا تو اس کو مجبور ہو کر اپنی بے علمی کا اقرار کرنا پڑے گا اسکو چاہیئے کہ قلم کی پاک زبان کو ایسی آلودگی سے پاک رکھے اللّٰھمّ اھدنا الصراط المستقیم۔

این تحقیقات از رشحاتِ قلم خادم العلم تاج محمد حفظ اللہ الاحد سندیافتہ علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وہتمم و مدرس دار العلوم جامعہ عربیہ آریجہ ضلع لاڑکانہ بظہور رسید ؛

مورخہ ۱۴ ذلقعدہ ۱۳۷۵ھ

عذرِ گناہ بدتر از گناہ!

مولانا احتشام الحق تھانوی کا غیر تسلی بخش بیان

بسلسلہ سبیلِ محرم

کراچی ۶ ستمبر۔ مولانا احتشام الحق تھانوی سے انجمن حامیان حق کی جانب سے استفسار کیا گیا تھا کہ اس مرتبہ محرم الحرام کے عشرہ میں شمشیر صداقت کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آپ نے امام حسین علیہ السلام کی سبیل کے پانی کو گدھے کا پیشاب کہا ہے اور شربت کو حرام فرمایا ہے۔ استفسار میں کہا گیا تھا کہ مولانا رشید ترابی صاحب نے تمام امام باڑوں میں آپ کا نام لے کر اس قسم کے الزامات عائد کئے ہیں اور مسلمانوں میں اشتعال پیدا کیا ہے اس کی حقیقت واضح فرمائیے۔ اس کے جواب میں مولانا احتشام الحق نے کہا ہے کہ مذکورہ استفسار میں ایک حصہ شربت محرم و سبیل کے پانی کی شرعی حیثیت کے بارے میں ہے اور دوسرا حصہ مجالس محرم میں بعض غیر ذمہ دار مقرروں کی اس بہتان تراشی سے متعلق ہے جو علی الاعلان میرا نام لے کر کی گئی ہے جہاں تک مجالس محرم میں اس غیر سنجیدہ اور شر انگیز روش کا تعلق ہے وہ اگرچہ ایک حد تک شخصی اور ذاتی مخالفت کا مسئلہ ہونے کی وجہ سے کچھ زیادہ قابل اعتنا اور موجب تشویش نہیں ہے لیکن ابھی حال کے چند سالوں سے جب سے ان مجالس کو بعض عمال حکومت کی اخلاقی و مذہبی سرپرستی حاصل ہوئی ہے یہ سلسلہ ایک منظم مہم کے طور پر جاری ہے جس کے پیچھے کچھ تباہ کن منصوبے بھی ہیں اور موثر و خفیہ ہاتھ بھی۔ پاکستان کے ابتدائی سالوں میں تمام اسلامی فرقوں

کے مابین اخوت و یگانگت کے جو بہترین جذبات موجود تھے ان کا اندازہ اس سے قائم کیا جا سکتا ہے
کہ ہر مکتب خیال کے ۳۱ علماء کے اجتماع کی دعوت پر سب فرقوں نے بڑی وسعت اور فراخدلی کے
ساتھ لبیک کہا اور اسلامی مملکت کے بنیادی اصول اتفاق رائے سے مرتب کئے اس اجتماع سے نہ
صرف یہ کہ گذشتہ دورِ غلامی کے تباہ کن اختلافات کی گندگی دھل گئی بلکہ دورِ حاضر کے اس
معجزانہ و یادگار اتحاد نے ہمیشہ کے لئے اسلامی تاریخ میں ایک شاندار اور درخشاں باب کا اضافہ
بھی کر دیا مگر جوں ہی اسلامی مملکت کے قیام کے آثار نمایاں ہونے لگے اور باطل کو اس نظامِ حق
کے اپنی موت کا نقشہ نظر آیا اسوقت سے اہلِ باطل نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اسلامی فرقوں کی
باہمی خوش اعتمادی اور اتحاد کو بے اعتمادی اور انتشار میں تبدیل کرنا شروع کر دیا اور بدقسمتی
سے اس مہم کو سر کرنے کے لئے کچھ ایسے پیشہ ور مقرر فراہم ہو گئے جن کے اسلامی ریاستوں کے
خون سے رنگے ہوئے ہاتھ ابھی تک خشک نہیں ہوئے۔ چنانچہ ہر فرقہ کے ۳۱ علماء کے اجتماع کے بعد سے
ہی اس افتراق انگیزی اور فرقہ واریت کو تیز سے تیز تر کر دیا گیا۔ اور ریاست خیرپور اور کراچی وغیرہ
میں ایسے امن سوز حالات رونما ہونے لگے کہ بالآخر میں نے ۴ جنوری ۱۹۵۲ء کے
تمام اخبارات میں ملک کے رہنما اور ارباب اقتدار کو بروقت اس فتنہ سے آگاہ کرنے کے
لئے ایک بیان دیا جس پر انجمن حسینی ماتلی سندھ کی طرف سے اظہارِ تشکر بھی کیا گیا اور
اسی زمانے میں کاسموپولیٹن کلب کی ایک مشترکہ مجلس محرم میں جس میں حکومت کے اعلیٰ
ذمہ دار افراد بھی موجود تھے میں نے تقریر کرتے ہوئے اس آنے والے فتنہ کی روک
تھام کے لئے اپیل کی تھی مگر مطلق احتیاط نہیں برتی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ارباب مجالس کی
یہ روش ہر سال فضا کو مکدر کرتی رہی اور حال کے چار سالوں میں کوئی سال ایسا نہیں گزرا
کہ مجالسِ محرم میں میرا نام لے کر کوئی نئی شر انگیزی نہ کی گئی ہو اس کا جواب نہ ہماری

طرف سے پہلے کبھی دیا گیا اور نہ اب اس کے لئے تیار ہیں کہ اس قسم کی مخلوق کا دروازہ کھول کر ملک وملت کو فتنہ میں مبتلا کریں اور ہمارا یہ مسلک ہے کہ ایک مرتبہ کے ظالم بننے سے بار بار مظلوم بننا اسوۂ حسینی سے زیادہ قریب ہے نیز یہ کہ جب ہم ہر سال اکابر صحابہؓ کی اہانت کو محض ملکی و ملی مصلحت کی خاطر انگیز کرتے رہے تو محض اپنی ذات سے متعلق افترا پردازی پر چیں بہ جبیں ہونے اور جواب دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تاہم اس موقع پر ایک مرتبہ ہم پھر آگاہ کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم سب گذشتہ تاریخ کے صفحات سے عبرت حاصل کریں اور غیر ذمہ دارانہ روش سے تلخ دور تاریخ کو دہرانے کی حرکات سے باز رہیں یہی میرا جواب ہے اور بس۔ رہی یہ بات کہ میری جانب سے کوئی ایسا فتویٰ شائع ہوا ہے کہ جس میں شربت یا سبیل کے پانی کو گدھے کا پیشاب کہا گیا ہے سو یہ بالکل دروغ بیانی اور شرانگیزی ہے نہ میں نے اپنی جانب سے اس قسم کا کوئی فتویٰ شائع کیا اور نہ کبھی کسی فتوے میں ایسے غیر مہذب دل آزار و انسانیت سوز الفاظ میں نے استعمال کئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پیشاب یا پاخانہ سے تشبیہ دینا بد تہذیبی اور کفران نعمت کی بدترین مثال ہے۔ البتہ تقریباً سال بھر پہلے کسی نامعلوم مستفتی نے اپنی ذاتی معلومات کے لئے مفتی صدرالدین صاحب جو ہمارے دارالافتاء کے مفتی ہیں شربت و سبیل کے پانی کی شرعی حیثیت کے متعلق سوال کیا تھا جس کا جواب انھوں نے اپنے قلم و دستخط سے تحریر کیا اور تصحیح جواب کے دستخط میری طرف سے کئے گئے اس جواب میں صرف یہ حقیقت ظاہر کی گئی تھی کہ چونکہ شربت و سبیل کے بارے میں عوام جہلا تقرب غیر اللہ کی نیت رکھتے ہیں حالانکہ تقرب صرف اللہ کا حق ہے اس لئے اس قسم کا شربت و پانی ناجائز و حرام ہے اور یہ جواب اسلامی تعلیمات کی رو سے اپنی جگہ پر صحیح ہے۔ باقی

سائل نے نہ فتوے کی اشاعت کا ارادہ ظاہر کیا نہ ہم سے اشاعت کی اجازت لی بوجہ
تفہیم عوام کے خیال سے وہ جواب اپنے تمام پہلوؤں کے ساتھ تفصیلی طور پر لکھا جاتا سائل
نے مغالطہ آمیز تلبیس کے انداز میں اس فتوے کو شائع کیا کہ سرورق جلی حرفوں میں یہ کہہ کر
کہ شربت یا سبیل کے پانی کو گدھے کا پیشاب کہا گیا ہے لیکن فتوے کی وہ عبارت
جس پر مجیب کے دستخط ہیں اور ہم اس تحریر کے ذمہ دار ہیں کہیں ایسے ناشائستہ الفاظ
موجود نہیں ہیں اور نہ کبھی خلاف تہذیب الفاظ استعمال کرنے کو ہم پسند کرتے
ہیں۔ دنیا میں اس قسم کے سفید جھوٹ اور صریح کذب وافترا کی مثالیں صرف
انھیں نام نہاد رہنماؤں کے حلقے میں مل سکتی ہیں جنھوں نے اپنے مفتریات
سے اسلامی تاریخ کے درخشندہ ابواب کو بھی تاریک بنا دیا ہے فتوی کے جواب
میں نام نہاد مولویوں کی جو سوقیانہ اور بازاری تحریر شائع ہوئی اور جس میں مولانا
الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی جماعت سے لگا کر تمام اکابر دیوبند مولانا اسمٰعیل
شہیدؒ وحضرت سید احمد صاحب شہیدؒ تک ہر ایک کو گالیوں سے نوازا گیا ہے
میرے نزدیک مبتدعین کی یہ آج نئی حرکت نہیں ہے بلکہ وہ ہمیشہ اسلاف اور
اکابر کے منہ آتے رہے ہیں اور اب پھر انھیں قدیم اختلافی مسائل کو زندہ کر کے
لوگوں کے جذبات سے کھیلنا چاہتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان ہزل گو
مولویوں کو گالیوں میں شاعری کرنے کے لئے کسی قافیہ کی تلاش تھی اور جب
کوئی قافیہ نہ مل سکا تو اس سیدھی سادھی تحریر ہی کو قصیدہ ہجویہ کا قافیہ بنا
لیا گیا۔ میں طبعاً اور ملی وملکی مصلحت کی بناء پر اس قسم کے مسائل میں مباحثہ
ومناظرہ کا نہ تو عادی ہوں اور نہ ہی جواب وسوال کے ذریعے ان مباحث کو

چھیڑنا چاہتا ہوں تاہم اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے جو ایک کتاب شمشیر صداقت کے ذریعے پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے اور بے بنیاد عبارت و الفاظ میری طرف منسوب کئے گئے ہیں ضروری سمجھتا ہوں کہ شربت یا سبیل حسینؓ کے بانی کی شرعی حیثیت عام پبلک پر واضح کر دوں اور وہ یہ ہے۔ انسان کا ہر عمل خواہ پانی پلانا ہو یا شربت پلانا۔ بکرا دینا ہو یا کھانا کھلانا اگر غیر اللہ کے لئے ہو اور اس سے غیر اللہ کا تقرب مقصود ہو تو یہ عمل بھی ناجائز ہے اور وہ غیر اللہ کے نام کی چیزیں بھی حرام و ناجائز ہیں اور جو عمل اللہ کے لئے ہو اور اللہ کا تقرب مقصود ہو تو وہ عمل عبادت ہے۔ داخل حسنات ہے نیکی ہے اور اللہ کے نام کی چیزیں بھی جائز و حلال ہیں اور ان کی تمام عبادتوں کا ثواب نبیؐ کو اہل بیتؓ کو صحابہؓ کو حسنین رضی اللہ عنہما کو۔ اولیاء اللہ کو۔ والدین کو اور تمام مسلمانوں کی ارواح کو بخشا جا سکتا ہے۔ شریعت میں ایصال ثواب کا یہی طریقہ ہے اور ایصالِ ثواب ہمارا اعتقاد ہے بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ کے رسولؐ کے لئے بھی صحابہؓ کے لئے بھی۔ اہل بیتؓ کے لئے بھی اور ہر مرحوم کے لئے صدقات و حسنات کے ذریعے ثواب بخشتے رہیں اور کراچی کے مسلمان شاہد ہیں کہ میں نے جابجا اپنی تقریروں میں بالخصوص محرم کے زمانے میں اہل بیت کے لئے ایصال ثواب کی ترغیب بھی دی ہے البتہ ایصالِ ثواب کا اسلامی طریقہ صرف یہی ہے کہ جو کام کرو اللہ کے لئے کرو اور جب اس کا ثواب تم کو ملے تو وہ ثواب جس ہستی اور بزرگ کو چاہے بخش دو۔ اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے آخر میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے مہلک فتنوں سے گریز کریں

جو بعض مفاد پرستوں کی طرف سے فرقہ وارانہ رنگ میں ابھارے جارہے ہیں اور جن سے اس نوزائیدہ اسلامی ملک کی جڑیں کھوکھلی ہوتی جارہی ہیں اسلامی فرقے سب مسلمان ہیں اور اپنی اپنی حدود میں بغیر کسی پر تکفیر کئے ہوئے اپنے اپنے مراسم مذہبی کو ادا کرتے رہیں۔

الجواب

مولانا عبدالنبی صاحب اکبرآبادی

اخبار انجام کراچی مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۵۵ء میں ایک طویل تحریر حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کی نظر سے گزری جس کے دو حصے ہیں (۱) شربت وسبیل محرم سے متعلق ہے (۲) مجالس محرم میں ان کے فتوے کے رد ابطال کرنے والے علماء کی تقاریر کے سلسلے میں ہے۔

دوسرا حصہ تو ایک فرسودہ وعظ ہے جو ہندوستان میں بھی چلتا رہتا ہے اور وہی پرانا رونا ہے جس کے آنسو زمین ہند پر ابھی تک خشک نہیں ہوئے ہیں۔

جناب مولوی صاحب آپ نے اپنے جملے "پاکستان کے ابتدائی سالوں میں تمام فرقوں کے مابین" سے لے کر" اور ریاست خیرپور۔ کراچی اور لاہور میں ایسے امن سوز حالات رونما ہونے لگے" تک جو کچھ تحریر فرمایا وہ حقیقت سے بالکل دور ہے یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ آپ دیوبندی خیال کے حامی بلکہ مسلک دیوبندیت کے مبلغ ہیں مگر ابتداء میں آپ کچھ خاموش سے رہے اس لئے آپ کی طرف کسی نے توجہ

نہ کی۔ مگر یہ خاموشی کب تک رہتی نہ رہا گیا تو مسلک دیوبندیت کی آہستہ آہستہ تبلیغ شروع فرما دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو لوگ دیوبندیت کو اہل سنت کے لئے خطرہ سمجھتے تھے انھیں روک تھام کرنی پڑی۔ اب آپ اسے فرقہ واریت سمجھیں اور بلاء اقتصادی وانتشار تصور کریں اور اس کی نحوست دوسروں کے سر تھوپنے کی کوشش کریں یہ آپ کو اختیار ہے مگر اہل نظر تو یہی سمجھیں گے کہ ابتداء آپ ہی کی طرف سے ہوئی آپ خاموش رہتے تو کوئی نہ بولتا۔ جناب مولوی صاحب واقعات ماضیہ تو کچھ اور بتا رہے ہیں۔ جن کو آپ نے پیشہ ور مقرر۔ اہل باطل جیسے بازاری لفظ سے یاد فرمایا ہے وہی مسلم لیگ کے بانی اور قائد اعظم اور قائد ملت کے رفیق تھے۔ پاکستان بنانے میں سب سے زیادہ ان ہی کا حصہ تھا نہ کہ داعیان دیوبند کا۔ دیوبندی بھی تو کانگریس کے ہمنوا اور پاکستان کے مخالف تھے اس وقت جناب کی آواز تک کسی گوشہ میں سنائی نہ دیتی تھی۔ نہ کسی پلیٹ فارم پر دیکھا نہ کسی مظاہرے میں پتہ چلا۔ مگر پاکستان بن جانے کے بعد ماشاء اللہ خیر خواہی کی صف اول میں آپ ہی نظر آئے۔ خدا مبارک کرے۔ جناب مولوی صاحب پیشہ ور مولوی مجالس وعظ یا امامت و تدریس سے بوجہ شرعی نذرانہ ومشاہدہ پا لیتے ہیں مگر خیانت کر کے چالیس پچاس ہزار کی رقم ہڑپ نہیں کرتے غالباً آپ بھی اس کو تسلیم کریں گے کہ حلال وطیب بوجہ شرعی ملے تو اس حرام سے کہیں بہتر وبا برکت ہے جو خیانت جیسے حرام طریقے سے وصول ہو۔

ان سطور میں آپ نے ایک لفظ شرعی قانون کے خلاف لکھا ہے۔ بلکہ دور حاضرہ کے اس معجزانہ دیادگار اتحاد" معجزہ اور معجزنما اور معجزانہ کا لفظ اسی

وقت استعمال کیا جائے گا جب وہاں نبی کا ذکر ہو گا۔ اصطلاح اہل اسلام میں یہ لفظ نبی کے ساتھ خاص ہے یہاں چونکہ نبی کا ذکر نہیں لہٰذا معجزانہ کا لفظ شرعاً ناجائز ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنے لفظ کو بقاعدۂ شرعیہ واپس لیں گے۔

پہلے حصہ میں آپ نے اپنے فتوے کا ذکر فرمایا ہے اور نہ معلوم کس وجہ سے آپ نے ایصال ثواب کا اقرار کیا ہے۔ بہرحال ہمیں آپ کے اس جملہ "لیکن فتویٰ کی وہ عبارت جس پر مجیب کے دستخط ہیں اور ہم اس تحریر کے ذمہ دار ہیں" سے یہ تو اطمینان ہے کہ آپ نے اس فتوے کو اپنا فتویٰ تسلیم فرما لیا ورنہ یہیں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ مشورہ و تجویز میں شریک رہیں۔ رائے دیں اور دستخط کریں پھر اس کے خلاف کارروائی کرنے پر آمادہ ہوں اور اپنے دستخطوں کی بھی لاج نہ رکھیں۔ خود ذمہ دار افراد ہو کر آزاد رہیں اور دوسرے جیل چلے جائیں۔

یہ بالکل صحیح ہے کہ آپ نے اپنی دستخطی تحریر میں شربت و آب سبیل کو پیشاب نہیں کہا ہے اور نہ کسی واعظ نے آپ کی طرف یہ نسبت کی ہے کہ آپ نے پیشاب بتایا ہے اور نہ شمشیر صداقت کے سرورق پر جلی حروفوں سے یہ لکھا گیا ہے کہ آپ نے شربت یا سبیل کے پانی کو گدھے کا پیشاب کہا ہے اس کی عبارت صرف یہ ہے "اس میں بتایا گیا ہے کہ وہابیہ دیوبندیہ محرم میں سبیل کے شربت کو پیشاب سے تشبیہ دیتے ہیں"۔ گدھے کا لفظ آپ نے اضافہ فرمایا ہے۔ ذرا ایک مرتبہ وہ جلی حرفوں سے لکھا ہوا پھر ملاحظہ فرما لیجئے پھر بالتعیین آپ کا نام نہیں وہابیہ، دیوبندیہ ہے اور بعض وہابی ایسے ہیں جو پیشاب کہتے ہیں چنانچہ سوال میں عارفین کا مقولہ درج ہے۔

اور وہ آپ کا معتقد بھی ہے (مقولۂ حرام مثل پیشاب سمجھتا ہوں) اور رسائل کے وہابی ہونے میں شک نہیں اس لئے بالعموم وہابیہ لکھدیا۔ اس میں آپکو چراغ پا ہونے کی ضرورت نہ تھی بات کے الفاظ اور انداز پر غور کرنے کی ضرورت تھی علاوہ اس کے ہم نے مانا کہ آپ کے قلم سے پیشاب والا جملہ نہ نکلا مگر کیا فرمائیں گے آپ ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے نیاز و نذر کی تمام چیزوں جن میں یہ شربت و سبیل بھی داخل ہے ناپاک اور سور کی طرح ناپاک لکھا ہے۔

دیکھئے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید میں لکھتا ہے المراد ما قیل فی حقہ انہ النبی او ولی بصیر حراما و نجسا مثل الخنزیر آپ کے بزرگ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان میں لکھا ہے "کسی مخلوق کے نام پر کوئی جانور مشہور ہو گیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی۔ یہ بکرا شیخ سدو کا سو وہ حرام ہو جاتا ہے"۔ پھر آگے چل کر لکھا" اور ناپاک اور کرنے والے پر شرک ثابت ہوتا ہے"۔ اور مولوی خلیل احمد انبیٹوی نے براہین قاطعہ میں کہا" مگر طعام سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا بدعت ہے اور نجاست معنوی"۔

ذرا ان الفاظ پر نظر ڈالئے۔ نجس مثل خنزیر کے۔ ناپاک۔ نجاست معنوی۔ فرمائیے یہ سب ناپاک کہہ رہے ہیں یا نہیں۔ فرمائیے یہ لوگ خدا کی نعمتوں کو سور سے تشبیہ دے کر ناپاک کہکر کفران نعمت کر رہے ہیں یا نہیں اور ناشائستہ اور خلاف تہذیب جملے استعمال کر رہے ہیں یا نہیں۔ فرمائیے یہ افترا اور بہتان نہیں بلکہ ان کی کتابوں میں چھپا ہوا موجود ہے اور فرمائیے کہ آپ اپنے ان پیشوایان مذہب کو کن لفظوں سے یاد فرمائیں گے جبکہ وہ کفران

لعنت کر رہے ہیں اور ناشائستہ اور غیر مہذب جملے استعمال کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب آپ ان ہی کے مسلک کے مبلغ و موید ہیں اگرچہ آپ نے اس نت ناپاک یا پیشاب نہ کہا مگر یہ تخیل آپ کا جزو مذہب ہے اس لئے کہ آپ کے پیشواؤں کی یہی تعلیم ہے اگر آپ کا ایسا خیال نہیں ہے تو ان لوگوں کے واسطے جنہوں نے سور کی مثل اور پیشاب کہا ہے ذرا فتوے تو صادر فرما دیجئے اگر آپ نے انکے خلاف فتوے دیا تو ہم سمجھیں گے کہ آپ ان کے ہم خیال نہیں ورنہ پھر آپ کو ان سے اور ان کے خیال سے کوئی جدا نہ سمجھے گا۔ رہی حرمت اور عدم جواز تو اس کے آپ اقراری ہیں اگرچہ تقرب کی قید لگا کر مگر وہ بھی اس طرح کہ تینوں پر بے جا حملہ" چونکہ شربت و سبیل کے بارے میں عوام جہلا غیر تقرب اللہ کی نیت رکھتے ہیں۔ حالانکہ تقرب صرف اللہ ہی کا حق ہے اس لئے اس قسم کا شربت و پانی ناجائز و حرام ہے"۔

اولاً تو جب وہ جہلا اور عوام ہیں تو انھیں تقرب کے معنی و مفہوم کی کیا خبر ہوگی جو وہ غیر اللہ کے تقرب کی نیت کریں گے لہٰذا اس کی بچر لگانا بالکل بے کار اور گویا سرے ہی سے معدوم کرنے کی ترکیب ہے۔

ثانیاً آپ کو بلکہ کسی مفتی کو یہ حق حاصل نہیں کہ محتمل الوجوہ قول و فعل میں خود جرم کا پہلو متعین کر لے اور پھر اس پر سزا الول دے۔ جو شخص صراحۃً تقرب کی نیت بتائے گا اس پر مواخذہ درست ہوگا۔ لہٰذا یہ صورت شان افتار کے خلاف ہے۔

ثالثاً ماشاء اللہ آپ تو عوام اور جہلا میں سے نہیں آپ تو تقرب

نہیں کر سکتے تو کیا آپ کوئی ایسا گواہ پیش کر سکتے ہیں کہ آپ نے کبھی شربت کیا ہو۔ سبیل لگائی ہو اور پلایا ہو۔ مگر آپ تو دوسری وجہ تلاش کریں گے اور فرما دیں گے کہ چونکہ تشبیہ بروافض ہے اس لئے حرام ہے کہ یہ فتویٰ آپ کے متعلقہ بزرگ جناب مولوی رشید احمد صاحب دے چکے ہیں وہ فرماتے ہیں "محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا۔ شربت پلانا۔ یا چندہ سبیل و شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہے (فتاویٰ رشیدیہ ج ۳)

ذرا یہ تو فرمائیے کہ یہ فتوے آپ کے نزدیک حق ہے یا نہیں اگر حق ہے تو آپ نے ذکر شہادت کی مجلس میں تقریر فرما کر کیوں ارتکاب جرم کیا اور اگر ناحق ہے تو مولوی رشید احمد صاحب کے فتوے کی تغلیط فرمائیے۔

بہر حال آپ کا فتوائے حرمت و عدم جواز کوئی فتوائے شرعی نہیں آپ کے فتوے کے نقائص پر مفصل گفتگو فتاوے علمائے مندرجہ شمشیر صداقت خصوصاً حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب حقانی مفتی آگرہ کے فتوے میں پیش کی گئی ہے وہی کافی دلیل ہے

جناب مولوی صاحب کے آخر کے یہ جملے "فتویٰ کے جواب میں نام نہاد مولویوں کی جو سوقیانہ اور بازاری تحریر شائع ہوئی ہے اور جس میں مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی جماعت سے لگا کر تمام اکابر دیوبند مولانا اسمٰعیل شہید، حضرت سید احمد صاحب شہید تک ہر ایک کو گالیوں سے نوازا گیا ہے۔ عجیب و غریب ہیں اور گویا یہ حضرات ایسے مقدس ہیں کہ کبھی ان سے کوئی غلطی ہی نہیں ہوئی۔ ان کی غلطیوں کو ظاہر کر دینا آپ کے نزدیک گالیاں ہیں مگر انھوں نے جو کچھ کہا وہ سب

زعم خلوہ ہے کیا مولوی الیاس صاحب نے اپنے آپ کو مثل انبیاء مبعوث ہونے کا اظہار کر کے مقام نبوت پر کھڑے ہونے کا ارادہ نہ کیا۔ دیکھئے ملفوظات مولوی محمد الیاس مرتبہ مولوی منظور نعمانی کیا مولوی محمد قاسم صاحب نے حضور کی ختم نبوت کو عوام کا خیال نہ بتایا۔ دیکھئے تحذیر الناس۔ کیا مولوی رشید احمد صاحب نے خدا کو جھوٹ بولنے پر قادر نہ کہا۔ دیکھئے فتاوی رشیدیہ کیا مولوی خلیل احمد صاحب نے حضور کے علم سے شیطان کے علم کو وسیع نہ کہا۔ دیکھئے براہین قاطعہ۔ کیا مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور کے علم کو زید عمر بچے۔ پاگل جانور۔ چوپایوں ایسا علم نہ کہا۔ دیکھئے حفظ الایمان کیا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے خدا کو جھوٹ بولنے پر قادر نہ بتایا دیکھئے رسالہ یکروزی کیا سید احمد صاحب نے نماز میں حضور کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر نہ ٹھہرایا۔ صراط مستقیم۔

علاوہ بریں کیا سید احمد صاحب اور مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب نے انگریزوں سے جہاد کرنے کو ناجائز نہیں بتایا بلکہ ان سے لڑنے والوں سے لڑنے کو فرض قرار دیا۔ دیکھئے تواریخ عجیبہ اور حیات طیبہ کیا مولوی رشید احمد صاحب نے یہ نہیں کہا۔ "بعض سروں پر موت کھیل رہی تھی انھوں نے کمپنی کے امن وعافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحمدل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔ دیکھئے تذکرۃ الرشید یہ حصہ اوّل۔ کیا مولوی الیاس صاحب وظیفہ اور مولوی اشرف علی صاحب چھ سو روپیہ ماہوار گورنمنٹ برطانیہ سے نہیں پاتے تھے دیکھئے مکالمۃ الصدرین۔ کیا مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب نے تقویت الایمان لکھ کر تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک نہیں بنایا۔

بالآخر ان لوگوں کے یہ اعمال نیک پبلک پر بونیت ظاہر کردیے گئے تو کیا کسی منصف مزاج کے نزدیک یہ سوقیانہ اور بازاری گفتگو ہوگی۔ اتہام و افتراء ہوگا۔ دریدہ دہنی یا ناشائستگی ہوگی۔ یا اظہار حقیقت ہوگا۔

مولوی صاحب ان لوگوں کو آپ کتنا ہی مقدس بنانا چاہیں۔ تقدس کا کتنا ہی بڑا خطبہ پڑھیں مگر جو خلاف اسلام ان سے باتیں سرزد ہوئی ہیں وہ سہ

وہ دھبہ نہ مٹ سکے گا مٹائے سے حشر تک

خونِ شہیدِ ناز ہے رنگِ حنا نہیں

آخر میں مسلمانوں سے اپیل کروں گا کہ وہ اپنے معمولات فاتحہ، نذر و نیاز میلاد، قیام عرس وغیرہ کو ادا کرنا چاہیں تو ادا کرتے رہیں اور ایسے غلط فتووں سے اثر نہ لیں بلکہ ایسے مفتیوں کے پاس سے فتوے حاصل نہ کریں جن کی نگاہ میں اس قسم کے معمولات ادا کرنے والے مشرک اور بدعتی دکھائی دیتے ہوں۔

مجھے اس سلسلے میں فتاوی کے ہوتے ہوئے کچھ لکھنے کی ضرورت نہ تھی مگر مولوی صاحب کی تحریر نے مجبور کیا کہ میں امر حق واضح کردوں۔

والسلام

مختصر عقائد علماءِ دیوبند

علماء دیوبند حق سبحانہٗ تعالےٰ کے جھوٹ بولنے کو معاذ اللہ جائز اور ممکن جانتے ہیں ان کی عبارت کے الفاظ یہ ہیں۔

(۱) "امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں"۔ انتہی بلفظہ براہین قاطعہ مطبوعہ قاسمی دیوبند صؔ مولفہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری ومصدقہ مولانا رشید احمد صاحب۔

(۲) علماء دیوبند ہندی وہابی کے نزدیک حق سبحانہٗ تعالےٰ بھی ہر وقت عالم الغیب نہیں ہے البتہ جب چاہے تو دریافت کرنے کا حق رکھتا ہے بعینہٖ عبارت یہ ہے۔ "سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لے یہ اللہ تعالےٰ ہی کی شان ہے۔ کسی ولی۔ نبی۔ جن۔ فرشتہ۔ پیر۔ شہید کو امام وامام زادے کو۔ بھوت و پری کو اللہ تعالےٰ نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں"۔ انتہی بلفظہ تقویۃ الایمان مطبوعہ افغانی دہلی صؔ مولفہ مولانا اسمٰعیل دہلوی۔

(۳) علما دیوبندی وہابیوں کے پیشوا مولانا اسمٰعیل دہلوی حضورِ انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کھلی توہین کرتے ہیں کہ نماز میں آپ کا خیال آنا گائے اور گدھے کے خیال سے بھی بدتر ہے۔ نعوذ باللہ تعالےٰ منہا۔ بعینہٖ الفاظ یہ ہیں۔

"وصرفِ ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب ؐ باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورتِ گاؤ خرِ خود است" انتہی بلفظہ صراط مستقیم

مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۶۸ مؤلفہ مولانا اسمٰعیل دہلوی۔

(۴) علماء دیوبندی وہابیوں کے نزدیک حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ غیب کو بچوں اور پاگلوں اور چوپایوں جیسا ہے بجنسہ عبارت یہ ہے:۔
پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ مراد اس سے بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے انتہٰی رسالہ حفظ الایمان مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۸ مؤلفہ مولانا اشرف علی تھانوی۔

(۵) علماء دیوبند کے نزدیک شیطان کی وسعت علمی کو ماننا تو ایمان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علمی کو ماننا شرک و بے ایمانی ہے بعینہ الفاظ یہ ہیں:۔
شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی ہے فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ انتہٰی بلفظہ براہین قاطعہ مطبوعہ قاسمی دیوبند ص۵۱ مؤلفہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری و مصدقہ مولانا رشید احمد گنگوہی۔

(۶) وہابی فرقہ کے نزدیک انعقاد مجلس میلاد ہر حال ناجائز ہے جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ ۲ مطبوعہ قاسمیہ دیوبند ص۹۳ میں ہے۔

الجواب انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے انتہٰی بلفظہ

(۷) اور براہین قاطعہ مطبوعہ قاسمی دیوبند ص۱۴۸ میں ہے کہ:۔

یہ مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت و منکرہ ہے اور شرعاً کوئی صورت جواز اسکی نہیں ہو سکتی انتہی بلفظہ۔

اور براہین قاطعہ مطبوعہ قاسمی دیو بند کے اسی صفحہ۱۴۸ میں ہے کہ مجلس میلاد میں قیام کرنا مثل سانگ ہنود جنم کنہیا ہے اور مثل روافض کے ہے جو ہر سال نقل شہادت اہل بیت کرتے ہیں۔ بجنسہٖ عبارت یہ ہے۔

"قیام کرنا وقت وقوع ولادت شریفہ کے ہونا چاہیئے اب ہر روز کونسی ولادت ہوتی ہے۔ پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں" انتہے بلفظہ

(۸) علماء دیو بند کے نزدیک درود تاج کا پڑھنا بدعۃ ضلالہ ہے اس کی تعلیم دینا زہر قاتل ہے اس میں شرک کی تعلیم ہے اس سے عوام کا عقیدہ خراب ہوتا ہے عجیب حیرت ہے کہ دیو بندی زہر کو تو قاتل یقین کرتے ہیں۔ مگر رحمۃ للعالمین جیسی مجسم رحمت الہیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء سمجھنے کو موجب ہلاکت و شرک اور بدعت ضلالہ کہتے ہیں بعینہٖ عبارت یہ ہے۔

الجواب آنچہ فضائل درود تاج کہ بعض جہلا بیان کنند غلط است و قدر آں بجز بیان شارع علیہ السلام معلوم شدہ محال لی و تالیف ایں درود بعد مرور صدہا سال واقع شد پس چگونہ درد ایں صیغہ را موجب ثواب قرار دادہ شود و آنچہ در احادیث صحاح صیغہائے درود وارد شدہ آنرا ترک کردن و ایں را موعود بثواب جزیل پنداشتن و ورد ساختن بدعت ضلالہ ہست و چوں آنکہ در آں کلمات شرکیہ مذکور اند اندیشہ خرابی عقیدۂ عوام است لہٰذا ورد آں ممنوع ہست پس تعلیم درود تاج ہمانا سم قاتل بعوام میدہ است کہ صدہا مردم

بفساد عقیدہ شرکیہ مبتلا شوند موجب ہلاکت ایشان گردد فقط واللہ تعالٰی اعلم۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ انتہٰی بلفظہ فتاوی رشیدیہ حصہ سوم ص۲۴ مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد۔

علماء دیوبندی وہابی کے نزدیک قیام میلاد کسی صورت میں جائز نہیں ہے بلکہ بدعت و منکر بلکہ فسق و حرام و کبیرہ اور کفر و شرک ہے۔ جیساکہ براہین قاطعہ مؤلفہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری و مصدقہ مولانا رشید احمد گنگوہی مطبوعہ قاسمی دیوبند ص۱۴۸ میں ہے کہ الحاصل یہ قیام صورت اولٰی میں بدعت و منکر اور دوسری صورت میں حرام و فسق اور تیسری صورت میں کفر و شرک چوتھی صورت میں اتباع ہوا اور گناہ کبیرہ ہوتا ہے پس کسی وجہ سے شروع و جائز نہیں انتہٰی بلفظہ (براہین قاطعہ ص۱۴۸ اور اسی کتاب براہین قاطعہ مطبوعہ قاسمی دیوبند کے ص۱۴۸ میں صاف اور صریح طور پر قیام میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنود کے فعل تعظیم میلاد کنہیا کے مشابہ قرار دیا ہے کتاب کے الفاظ یہ ہیں:۔

"قیام مشابہ فعل ہنود کے ہی ہے کہ وقت ولادت کنہیا ہنود بھی ولادت فرض کرکے ایسی تعظیم کرتے ہیں"

دربار رسالت میں ایسی اشتعال انگیز گستاخیوں اور صاف توہین کے باوجود دیوبندی فرقہ کے مؤلف و مصدقہ رسالہ المہند میں بار بار کذب بیانی اور عیاری سے یہ ڈھنڈورہ پیٹتا ہے کہ ہمارے خلاف مبتدعین دجالوں نے افترا گھڑے ہیں جیساکہ جواب سوال ۲۲ میں کہتا ہے کہ "یہ بھی مبتدعین دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے"۔ اب مسلمان خود انصاف کریں کہ فساد انگیز گستاخ ظالم کون ہیں اور مظلوم کون ہیں۔

ادھر درود تاج پڑھنے والے مسلمانوں کو اور قیام میلاد کرنے والوں کو فاسق بدعتی مشرک کافر قرار دیا جاتا ہے اور ادھر دیوبندی فرقہ کا بڑا پیشوا مولانا اسمٰعیل دہلوی نام نہاد توحید کے پردہ میں لوگوں کو کھل کر گناہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور مشرکوں کو متقی مان کر

ان سے موحد فاسقوں کو ہزار درجہ بہتر کہتا ہے اور موحدوں کا فسق و گناہ دوسروں کی عبادت سے بہتر بتاتا ہے اب متقی مشرک کی منطق کون سمجھے بہر حال تقویۃ الایمان مطبوعہ افتخار دہلی ص۳۲ مؤلفہ مولوی اسماعیل صاحب میں ہے کہ

سو جان لینا چاہیئے کہ جسکی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کر سکتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے ۔ انتہی بلفظہ

دیوبندی فرقہ تمام انبیاء علیہم السلام کو اپنا بڑا بھائی کہکر ان کی تعظیم بڑے بھائی جیسی قرار دیتے ہیں جیسا کہ تقویۃ الایمان مطبوعہ افتخار دہلی ص۶۰ میں یہ الفاظ ہیں ۔

" اولیا انبیاء امام و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی "

غرضیکہ کہاں تک ان کے عقائد کا تذکرہ کیا جائے ۔ اس کی تفصیل خود ایک کتاب ہو جائے گی ۔ خدا ہر سُنی مسلمان کو ان کے عقائد اور خیالات سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم سے گمراہ نہ ہوں ۔

تمت

ملنے کا پتہ :- اظہر بکڈپو متصل مسجد آرام باغ کراچی

(جملہ حقوق طباعت محفوظ ہیں)

اگر آپ کرشمہ قدرت دیکھنا چاہتے ہیں تو ۹۷/۱، پیر الہٰی بخش کالونی کراچی ۵ سے طلب کیجیے

(مطبوعہ رئیس پرنٹنگ پریس کراچی)

کیا فرماتے ہیں؟

مولانا احتشام الحق صاحب

و

مفتی محمد شفیع صاحب

اصل فتویٰ کا فوٹو

ملاحظہ فرمایئے

اور

کیا جواب دیتے ہیں

ہمارے علماء اہلِ سنت والجماعت

وہ اطمینانِ قلب کے ساتھ پڑھئے اور حق و صداقت کا فیصلہ کیجئے

فضل احمد نقشبندی